290

برائے فاضل عربی

2096

عربی — اردو

الکامل للمبرد

(ابواب امثال العرب)

مترجم

حضرت مولانا خیر اللہ صاحب صدر المدرسین جامعہ رحیمیہ

ترتیب و اصلاح

محمد امین [illegible]

ناشر

شیخ محمد بشیر اینڈ سنز
وقف جلال الدین بلڈنگ
[illegible] اردو بازار لاہور ۲

Marfat.com

Marfat.com

ابواب امثال العرب

الکامل للمبرد

مترجم

محمد امین کھوکھر

مولانا اخبار اللہ

ناشر

شیخ محمد بشیر اینڈ سنز

چوک اُردو بازار لاہور

Marfat.com

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)

60154

نام کتاب ——— الکامل للمبرد

طابع ——— ابوبکر صدیق

مطبوعہ ——— شیخ محمد بشیر اینڈ سنز

مطبع ——— معراج پرنٹرز

تعداد ——— ایک ہزار

بار ——— سوم

کتابت ——— دارالکتابت حضرت کیلیانوالہ
ضلع گوجرانوالہ

قیمت ——— ۱۸/ روپے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب الامثال من کامل للمبرد

اسم صاحب الکتاب محمد بن یزید المعروف

قال ابو العباس: من امثال العرب: لم يذهب من
ابو العباس نے کہا ہے عرب کی مثالوں میں سے ایک مثال یہ ہے کہ تیرے مال سے
مالک ما وعظک. يقول: اذا ذهب من مالک
ضائع نہیں گیا کھویا نہیں جو تجھے نصیحت دے گیا یعنی وہ کہتا ہے جب تیرے مال سے
شيء فحذرت ان يحل بك مثله فتأديبه اياك عوض
کوئی چیز ضائع ہو جاتی ہے تو تجھے ڈرا دے تاکہ دوبارہ اس صورت پیش نہ آئے
من ذهابه. ومن امثالهم: رب عجلة تهب
اس کا ادب سکھانا اس کے ضائع ہونے کا بدلہ ہے۔ ان کی ایک ضرب المثل یہ ہے بہت
ريثا. وتأويله ان الرجل يعمل العمل فلا
سی جلد بازیاں تاخیر کا باعث بنتی ہیں۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ ایک آدمی کوئی کام کرتا ہے
يحكمه للاستعجال به
لیکن جلدی کی وجہ سے اچھے طریقے سے نہیں کرتا۔

فيحتاج الى ان يعود فينقضه. ثم يستأنف
لئے دوبارہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اسے توڑتا ہے پھر نئے سرے سے کرتا ہے
والريث الابطاء. وراث عليه امره اذا تأخر
اور الريث کا معنی تاخیر ہے۔ راث علیہ امرہ تب کہا جاتا ہے جب اس کا معاملہ مؤخر

Marfat.com

ومن أمثال العرب: عش ولا تغتر۔ وأصل ذلك

ہو جائے۔ ان کی ضرب المثل ہے کہ اونٹ کو چرانے کے لیے لے جاؤ اور دھوکہ میں نہ پڑو۔ اصل

أن يمر صاحب الإبل بالأرض المكلئة فيقول ادع

قصہ یہ ہے کہ اونٹ والا گھاس والی زمین سے گزرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں اپنے اونٹ کو یہاں

أن أعشي إبلي منها حتى ادع على الاخرى ولا يدري ما الذي

سے نہیں چراتا بلکہ آگے کوئی مقام آئے گا تو چرا لوں گا۔ لیکن اس کو کیا معلوم ہے کہ بعد میں کیسی

يرد عليه - وقريب منه قولهم: أن ترد الماء بماء

صورت پیش آئے گی۔ اور اس کے قریب ہی ان کا یہ قول ہے کہ پانی کو لے کر تو چشمہ پر

اکیس۔

وارد ہو تو بہتر ہے

وتأويله ان يمر الرجل بالماء فلا يحمل منه۔

اس کی تاویل یہ ہے کہ ایک آدمی کسی چشمہ کے پاس سے گزرتا ہے لیکن پانی نہیں لیتا۔ اس

اتكالاً على ماءٍ آخر يصير اليه - فيقال له: ان

کا خیال ہوتا ہے کہ آگے پانی اسے مل جائے گا جہاں وہ جا رہا ہوتا ہے۔ اسے کہا جاتا ہے اگر تو

تحمل معك ماءً احزم لك فان اصبت ماءً آخر

پانی اپنے ساتھ لے لے گا تو یہ تیرے لیے بہتر ہے۔ اگر دوسری جگہ پانی مل بھی گیا تو تجھے کچھ

لم يضرك - فان لم تحمل فخففت من الماء

نقصان نہ ہوگا لیکن اگر تو نے پانی اپنے ساتھ نہ لیا یا تجھے نہ ملا، تیرا بوجھ تو ہلکا ہوگا۔ لیکن تو

عطشت۔

ہلاک ہو جائے گا۔

ومن امثالهم: قد أحزم لو أعزم - يقول:

عرب کی مثالوں میں سے ایک مثال یہ ہے کہ جب میں عزم کر لیتا ہوں تو محتاط ہو جاتا ہوں۔

Marfat.com

اعرفُ وجہ الحزم۔ فان عزمتُ فامضیت الرّأی

کہتا ہے کہ مجھے حزم اور احتیاط کی راہ مل جاتی ہے۔ جب میں عزم کروں اور اپنے ارادہ اپنی رائے کو

فانا حازمٌ۔ وان ترکتُ الصواب وانا اراہ وضیّعتُ

جاری کردوں۔ میں دانا ہوں لیکن اگر دیکھتے ہوئے بھی درست کو چھوڑ دوں اور عزم کو ضائع

العزمَ لم ینفعنی حزمی۔

کردوں تو میری دانائی مجھے کچھ نفع نہیں دے گی

ومثلہ قول النابغۃ الجعدی:

اور نابغہ جعدی نے کہا ہے

ابی لی البلاء وانّی امرؤٌ اذا ما تبیّنتُ لم ارتبِ

(میرے تجربات) اور وقت عزم نے ذلت قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ میں ایسا انسان ہوں

جب کوئی معاملہ مجھ پر واضح ہوتا ہے پھر اس میں کوئی شک نہیں کرتا۔

وقال اعرابی یمدح سوار بن عبد اللہ:

ایک اعرابی سوار بن عبد اللہ کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے

وقوفٌ عند الامور ما لم یضح لہٗ ۔ وامضی اذا ما شکّ من کان ماضیا

وہ جب تک کوئی معاملہ اس پر واضح نہ ہو وہ بہت توقف کرتا ہے لیکن جب شک نہ ہو تو

گزرنے والے سے زیادہ گزرتا ہے۔

فالذی غمّت مضامر نتیجتہ رشدہٗ فاما الوقوف علی الغرر والرکوب لامر

جس کام کا نتیجہ معلوم نہ ہو اس پر رکنا قابل تعریف ہے اور تجربات پر رکنا

علی الخطر فلیس بمحمود عند ذوی الالباب وقد یحمدون بمنازلۃ القتال لما

کام پر سوار ہونا عقلاء کے نزدیک قابل تعریف نہیں ہے لیکن وہ جیسے کہ ...

قال ابو سعد بن ناشب المازنی عن الریاشی وغیرہ

اچھا سمجھتے ہیں جیسے سعد بن ناشب مازنی نے کہا ہے:

Marfat.com

علیکم بدارِی فاھدِموھا فانّھا ؛ تراث کریمٍ لا یخاف العواقبا
(میرے گھر کو ضرور گرا دو مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے کیونکہ یہ ایک ایسے سخی آدمی کا مال ہے جو انجام کی پرواہ نہیں کرتا۔)

اذا ھمّ القیٰ بین عینیہ عزمہ ؛ واعرض عن ذکر العواقب جانبا
(جب کسی کام کا ارادہ کر لیتا ہے تو ہر وقت اس کو پیش نظر رکھتا ہے۔ انجام کے ذکر سے پہلو بچا جاتا ہے۔)

ولم یستشیر فی رأیہ غیر نفسہ ؛ ولم یرض الا قائم سیفٍ صاحبا
(اور اپنی رائے میں اپنے نفس کے سوا کسی سے مشورہ نہیں لیتا۔ اور تلوار کے دستہ کے سوا کسی کو اپنا ساتھی پسند نہیں کرتا۔)

فھذا شان الفتاک۔ وقال آخر:
اور یہ بہادر لوگوں کا کام ہے۔ ایک دوسرا شاعر کہتا ہے ؎

غلام اذا ھمّ بالفتک لم یبل ؛ الامنۃ قلیلا ام کثیرا عواذلہ
(وہ ایسا نوجوان ہے کہ جب کسی پر اچانک حملہ کا ارادہ کرتا ہے پھر یہ پرواہ نہیں کرتا کہ اس کی ملامت گر عورتیں تھوڑی ہوں یا بہت زیادہ۔)

وقال آخر:
دوسرے نے کہا ؎

وما العجز الا ان تشاور عاجزا ؛ وما الحزم الا ان تھم فتفعلا
(عاجز سے مشورہ لینا عجز کی علامت ہے اور دانائی یہ ہے کہ تو ارادہ کرے تو اسے کر گزرے۔)

واما قول علی بن ابی طالب رض: من اکثر الفکرۃ فی العواقب لم یشجع۔ فتأویلہ انہ من فکر فی ظفر قرنہ بہ و
لیکن حضرت علی رض بن ابی طالب کا جو فرمان ہے کہ انجام کے متعلق جو بہت زیادہ سوچ بچار کرتا ہے وہ بہادر نہیں بن سکتا۔ اس کا معنی یہ ہے کہ جو شخص اپنے مدّمقابل کے متعلق فکر کرتا ہے کہ

Marfat.com

علوۃ علمہ لم یقدم ۔ دانما کان الحزم

وہ اس پر غالب نہیں آسکتا بلکہ اسے مجھ پر برتری نہ حاصل ہوگی۔ وہ آگے نہیں بڑھ سکتا۔ البتہ

عند علی رضی اللہ عنہ ان یحظر امر الدین ثم لا یفکر

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں دانائی اور حزم کا مطلب یہ تھا کہ دینی امور سے بچا جائے۔ پھر موت کے

فی الموت ۔

متعلق سوچ بچار نہ کرے۔

وقد قیل لہ: تقتل اھل الشام بالغداۃ وتظہر

انہیں کہا گیا کہ صبح کے وقت آپ اہل شام سے جنگ و جدال کر رہے ہیں اور شام کے

بالعشی فی ازار ورداء: فقال: أبالموت أخوف؟

وقت آپ تہبند و چادر اوڑھے ہوئے ہیں۔ فرمانے لگے کیا مجھے موت سے خوفزدہ کیا

واللہ ما ابالی اسقطت علی الموت ام سقط الموت علی۔

جاتا ہے؟ خدا کی قسم مجھے پرواہ نہیں کہ موت مجھ پر گرے یا میں موت پر جا کر گروں

قال الحسن ابنہ: لا تدعون احدا الی مبارزۃ۔ فان دعیت الیہا

انھوں نے اپنے فرزند حسن رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم کبھی کسی کو مقابلہ کے لئے نہ بلانا۔ اگر تجھے دعوت

فاجب ۔ فان الطالب لہا باغ ۔ والباغی

دی جائے تو اسے قبول کرو کیونکہ اس کا مطالبہ کرنے والا باغی ہے اور باغی پچھاڑ

مصروع ۔

کھا جاتا ہے۔

وکان عمر بن الخطاب رض یلتف فی کسائہ وینام فی ناحیۃ

اور عمر بن خطاب رض چادر لپیٹ کر مسجد کے ایک کونے میں سو جاتے تھے۔ جب مرزبان آپ

المسجد فلما وفد بالمرزبان علیہ ۔ اکذا وقعت الروایۃ المرزبان

کے پاس آیا۔ اور روایت میں اسی طرح یہ لفظ مرزبان ہے یعنی ہمدان کا سردار

Marfat.com

الصواب الهرمزان وكان صاحب تستر) جعلوا يسألون عنه فيقال

حکمران تھا، وہ حضرت عمرؓ کے متعلق پوچھنے لگے۔ جواب میں انھیں کہا جاتا، ابھی یہاں سے

مرّ ھنا آنفا۔ فيصغر في قلب المرزبان اذ راه كبعض

گزرے ہیں۔ مرزبان کے دل میں آپ کی وقعت کم ہونے لگی۔ جب اس نے دیکھا کہ عام

السُّوقِ۔ حتى انتهى اليه وهو نائم في ناحية المسجد

لوگوں کی طرح چل پھر رہے ہیں یہاں تک کہ آپ کے پاس پہنچا جبکہ آپ مسجد کے ایک گوشہ میں

فقال المرزبان: هذا والله الملك الهنيء۔

سو رہے تھے۔ مرزبان کہنے لگا۔ بخدا یہ ایک نیک بخت بادشاہ ہے۔

يقول لا يحتاج الى احراس ولا عدد۔ فلما جلس

کہتا ہے کہ پاسبانوں اور محافظوں کی ضرورت نہیں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھ کر بیٹھ گئے

عمر امتلأ قلب العلج منه هيبة لما راى عنده من الجد والاجتهاد

اور جب ان کی کوشش اور محنت کو دیکھا تو عجمی کافر کا دل رعب اور دبدبہ سے بھر گیا اور

والبس من هيبة التقوى۔

تقویٰ کی ہیبت اس پر چھا گئی۔

وقال الكلبي: قال لي خالد بن عبد الله بن يزيد بن اسد بن كرز

کلبی کہتا ہے کہ مجھے خالد بن عبداللہ بن یزید بن اسد بن کرز قسری نے کہا کہ تم سرداری

القسري ما تعدون السؤدد؟ فقلت اما في الجاهلية فالرياسة۔ واما

کسے شمار کرتے ہو؟ میں نے کہا جاہلیت میں اس سے مراد بڑائی اور حکومت ہے۔ لیکن اسلام

في الاسلام فالولاية وخير من ذا وذاك التقوى۔ فقال لي صدقت

میں اس سے مراد ولایت ہے۔ لیکن ان دونوں سے بہتر تقویٰ ہے۔ پس اس نے کہا۔ تو

كان ابي يقول: لم يدرك الاول الشرف الا بالفعل ولا

نے سچ کہا۔ میرے والد کہا کرتے تھے۔ پہلوں نے شرف اور کارنامے حاصل نہیں کیے مگر

Marfat.com

يدركه الآخر الا بما ادرك به الاول قال فقلت
نفس کے ساتھ اور بعد میں آنے والے اسی طرح حاصل کر سکتے ہیں جس طرح پہلوں نے کیا۔ میں
صدق ابوك. ساد الاحنف بحلمه وساد مالك
نے کہا تیرے باپ نے سچ کہا۔ احنف اپنے حلم کی وجہ سے اپنی قوم کا سردار بن گیا۔ مالک بن
بن مسمع بمحبته [illegible] وساد قتيبة
مسمع اس لیے سردار بن گیا تھا کہ قوم اس سے محبت کرتی تھی۔ قتیبہ اپنی سیاست کی وجہ
بدهائه وساد المهلب بجميع هذه الخصال. فقال لي صدقت
سے سردار بنا اور مہلب میں یہ تمام خصال موجود تھیں۔ وہ کہنے لگا تو نے سچ کہا۔ میرے والد
كان ابي يقول خير الناس من كان خيرا لنفسه [illegible] وذلك
فرمایا کرتے تھے۔ لوگوں میں بہتر وہ ہے جو اپنے نفس کے لیے سب سے بہتر ہے اور یہ
انه اذا كان كذلك اتقى على نفسه من السرق [illegible]
بات ثابت ہے کہ جب وہ ایسا بن جائے تو اپنے نفس کو چوری سے بچائے تاکہ اس کا ہاتھ
يقطع. ومن القتل لئلا يقاد [illegible] ومن الزنا
نہ کاٹا جائے۔ وہ قتل سے اجتناب کرے تاکہ اس سے قصاص نہ لیا جائے اور زنا سے پرہیز
لئلا يحد [illegible]
کرے تاکہ اس پر حد نہ جاری کی جائے۔ اگر [illegible] گے [illegible] لیے
على نفسه [illegible]
کہ وہ اپنے نفس پر [illegible] تا ہے

قال [illegible] ابو العباس [illegible]
ابو العباس کہتے ہیں [illegible]
قال لنا عبد الملك يوما ما [illegible] فقال [illegible]
عبدالملک نے [illegible]

Marfat.com

عَبْلَدَ عَلَيَّ مَعَهُمَا ۔ الرِّضَا عَنِ اللّٰهِ وَ الْغِنٰی

ایسی ہیں کہ جن کی موجودگی میں مجھے کسی چیز کی احتیاج نہیں۔ میں اللہ سے راضی ہوں۔ اور

عَنِ النَّاسِ ۔ فَلَمَّا نَهَضَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ ۔ قِيْلَ لَهٗ : هَلَّا

لوگوں سے مستغنی ہوں۔ جب وہ اس کے پاس سے اٹھ کر علیحدہ ہوا اس سے کہا گیا کہ اپنے

خَبَّرْتَهٗ بِمِقْدَارِ مَالِكَ ؟ فَقَالَ لَو يُعِدُّ اَنْ يَكُوْنَ قَلِيْلًا

مال کی بابت مقدار تم نے کیوں بیان نہ کی ؟ کہنے لگے۔ دو ہی باتیں تھیں۔ اگر مال اس کے خیال سے

فَيَحْتَقِرَنِيْ اَوْ كَثِيْرًا فَيَحْسُدُنِيْ ۔

کم ہوتا تو مجھے حقیر سمجھنے لگ جاتا اور اگر زیادہ ہوتا تو حسد کرنے لگ جاتا۔

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَكُوْنَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے یہ بات پسند ہے کہ وہ لوگوں میں سے زیادہ

اَعَزَّ النَّاسِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ ۔ وَمَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَكُوْنَ اَغْنَى

عزت والا ہو اسے اللہ سے ڈرنا چاہیئے۔ جسے یہ بات پسند ہے کہ وہ سب سے بڑھ کر غنی

النَّاسِ فَلْيَكُنْ بِمَا فِيْ يَدِ اللّٰهِ اَوْثَقَ مِنْهُ بِمَا فِيْ يَدِهٖ ۔

بن جائے اسے چاہیئے کہ اللہ کے پاس جو کچھ ہے اس پر اسے بہت زیادہ اعتماد ہو۔ اس سے

وَمَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَكُوْنَ اَقْوَى النَّاسِ فَلْيَتَوَكَّلْ

جو کچھ اس کے پاس ہے۔ جو سب لوگوں سے بڑھ کر طاقتور بننا چاہتا ہے اسے اللہ پر بھروسہ

عَلَى اللّٰهِ ۔

کرنا چاہیئے۔

وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رض : مَنْ سَرَّهُ الْغِنٰى بِلَا مَالٍ ، وَ الْعِزَّ

حضرت علی رض فرمایا کرتے تھے جو یہ پسند کرتا ہے کہ بغیر مال کے دولتمند بن جائے اور بغیر

بِلَا سُلْطَانٍ وَ الْكَثْرَةَ بِلَا عَشِيْرَةٍ فَلْيَخْرُجْ

Marfat.com

من ذلِ معصية الله الى عزّ طاعته فانّه

چاہیے کہ اللہ پاک کی نافرمانی کی، معصیت کی ذلت سے نکل کر اللہ پاک کی طاعت کی عزت

واجد ذلك كلّه -

میں چلا آئے۔ اسے یہ سب کچھ حاصل ہو جائے گا۔

وخطب رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم فحمد الله

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا۔ اللہ پاک کی تعریف بیان

بما هو اهله ثمّ اقبل على الناس فقال: ايها الناس انّ لكم

کی جس کا وہ اہل ہے پھر لوگوں سے متوجہ ہوئے اور فرمایا اے لوگو! تمھارے لیے ایک حد مقرر

معالم فانتهوا الى معالمكم وان لكم نهاية فانتهوا الى نهايتكم

کی گئی ہے تم اپنی حد پر رک جاؤ۔ اور تمھاری ایک انتہا ہے اپنی انتہا سے آگے نہ بڑھو۔

ان العبد بين مخافتين: اجلٌ قد مضى لا يدرى ما الله

دی دو خوفوں کے درمیان بندہ ہے ایک عمر گزر چکی ہے وہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ اس میں

عل فيه، واجل باقٍ لا يدرى ما الله قاضٍ فيه فليأخذ

کرنے والا ہے۔ اور کچھ عمر باقی ہے وہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ اس میں کیا فیصلہ کرنے والا ہے

العبد من نفسه لنفسه ومن دنياه لآخرته

ان اپنی جان کی نجات کے لیے اپنے نفس سے لے لے۔ اپنی آخرت کے لیے دنیا سے

من الشبيبة قبل الكبر ومن الحياة قبل الممات۔ فوالذي

اپنے سے پہلے اپنی جوانی سے لے اور مرنے سے پہلے زندگی سے لے لے۔ خدا کی قسم

نفس محمد بيده ما بعد الموت من مستعتب ولا بعد الدنيا

جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے موت کے بعد کسی سے رضا طلب کرنے کا موقع نہیں ہے

دار الا الجنة او النار

کے بعد نہیں ہے مگر جنت یا دوزخ۔

Marfat.com

وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: امرنی ربی بتسع:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور موقع پر فرمایا۔ میرے رب نے مجھے نو باتوں کا
الاخلاص فی السر والعلانیۃ والعدل فی الغضب والرضا
حکم دیا ہے کہ ظاہر و باطن میں اخلاص برتوں۔ ناراضگی اور رضامندی میں انصاف برتوں۔
والقصد فی الفقر والغنی وان اعفو عمن ظلمنی
فقر اور غنا میں میانہ روی اختیار کروں۔ اور معاف کروں اس شخص کو جس نے مجھ پر ظلم کیا ہے۔
واصل من قطعنی واعطی من حرمنی وان یکون نطقی
اور جو مجھے چھوڑے اس سے ملوں۔ اور جو مجھے محروم کرتا ہے اسے دوں۔ میرا نطق ذکر الٰہی
ذکرا وصمتی فکرا ونظری عبرۃ۔
ہو۔ میری خاموشی فکر ہو اور میری نظر عبرت ہو۔

وحدثت انہ التقی حکیمان فقال احدھما للآخر: انی لاحبک
مجھے بتایا گیا کہ دو دانا شخص ملے ایک دوسرے کو کہنے لگا کہ میں اللہ کی وجہ سے تمہارے
فی اللہ۔ فقال لہ الآخر: لو علمت منی ما اعلمہ من نفسی
ساتھ محبت کرتا ہوں۔ دوسرا کہنے لگا کہ اگر میرے نفس کے عیوب جو میں جانتا ہوں تو جان لے
لابغضتنی فی اللہ۔ فقال لہ صاحبہ: لو علمت منک ما
تو اللہ کی وجہ سے مجھ سے بغض کرنے لگ جائے۔ اس کا دوست کہنے لگا اگر مجھے ان عیوب کا
تعلمہ من نفسک لکان لی فیما اعلمہ من نفسی شغل۔
پتہ چل جائے جو تو اپنے بارے میں جانتا ہے تو میں اپنے نفس کی اصلاح میں مشغول ہو جاؤں۔

وکان مالک بن دینار یقول: جاھدوا اھواءکم کما تجاھدون
مالک بن دینار فرمایا کرتے تھے اپنی خواہشات کے ساتھ اسی طرح جہاد کرو جس طرح اپنے
اعداءکم۔ وکان یقول: ما اشد فطام الکبیر۔

Marfat.com

وقيل لعمر بن عبد العزيز اى الجهاد افضل فقال جهادك

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سے سوال کیا گیا کہ کونسا جہاد افضل ہے؟ فرمانے لگے اپنی خواہش

هواك ۔

سے جہاد کرنا افضل ہے۔

وكان الحسن يقول: حادثوا هذه القلوب فانها سريعة

حسن بصریؒ فرمایا کرتے تھے اپنے قلوب صیقل کیا کرو کیونکہ ان کو بہت جلد زنگ لگ جاتا

الدثور واقدعوا هذه الانفس فانها طلعة وانكم الا تقدعوها

ہے اور ان نفوس کو روکا کرو کیونکہ یہ خواہشات کی طرف بہت مائل ہوتے ہیں۔ اگر نہیں روکو

تنزع بكم الى شر غاية ۔

گے تو تمہیں برائی کی انتہا تک لے جائیں گے

قوله حادثوا معناه اجلوها واشحذوها تقول العرب

حادثوا کا لفظ جلو کے معنی میں بولا گیا۔ اس کا معنی ہے صیقل کرنا اور روشن کرنا۔ عرب

حادث فلان سيفه اذا جلاه وشحذه ۔

بالخصوص بولتے ہیں "حادث فلان سیفہ" جب وہ اسے تیز اور صیقل کرے۔

وقال زيد الخيل

زید الخیل نے کہا ہے

ولقد علمت سلامة ان سيفي كريه كلما دعيت نزال

تحقیق سلامہ قبیلہ خوب جانتا ہے کہ جب لڑائی کی دعوت پیش کی جائے اور نزال کہا جائے تو

میری تلوار بہت بری اور ناخوشگوار ہے۔

احادثه بصقل كل يوم واعجمه بهامات الرجال

اسے روز صیقل سے میں اسے تیز کرتا ہوں اور آدمیوں کی کھوپڑیوں سے اس کو دندانہ دار بناتا ہوں

قوله اعجمه بهامات الرجال اى اعضه يقال عجمه اذا عضه ۔

Marfat.com

والدثور الدروس يقال دثور الربع اذا امّحی ۔ ومعناه

اور دثور کا معنی الدروس (مٹ جانا) ہے چنانچہ دثور الربع کہا جاتا ہے جبکہ وہ مٹ جائے اس

تعہدوھا بالفکر والذکر ۔ وقولہ فانہا طلعۃٌ یقول

کا معنی ہے کہ قلوب کی ذکر و فکر کے ساتھ حفاظت رکھو ۔ وقولہ فانہا طلعۃ کا معنی ہے کہ

کثیرۃ التشوف والتری الی ما لیس لہا ۔ وانشد الاصمعی :

ایسی اشیاء کی طرف مائل اور جھکا ہوا جوان کے لیے مناسب نہیں ہیں اور اصمعی نے یہ شعر پڑھا :

والو تملیت نفس مالٍ وزعمرٍ ۔ الآبا سار نفس الحاسد لطلعۃ

دتو مال اور عمر سے متمتع نہ ہو مگر جو کہ ایک حاسد اور رسائل یہ خواہشات نفس کو بُرا لگے ۔)

الروایۃ الصحیحۃ بکسر التاء لا غیر لانہ یخاطب امرأۃ تقدم

صحیح روایت کسرۂ تاء کے ساتھ ہے کیونکہ شاعر ایک عورت سے خطاب کر رہا ہے جس کا

ذکرھا فی الشعر یدعوا علیھا او دعا علیہا قال ویقال للجاریۃ اذا

ذکر پہلے شعر میں موجود ہے اور اس پر بد دعا کرتا ہے ۔ ایسی لونڈی کو جو اپنا چہرہ ننگا کرتی

کانت تبرز وجھھا لتری حسنھا ثم تخبئہا توھم الحیاء ۔

ہے تاکہ اس کا حسن دیکھا جا سکے اور پھر اسے چھپا لیتی ہے تاکہ اسے حیادار سمجھا جائے ۔

خبأۃ طلعۃ ۔

خبأۃ ۔ طلعۃ کہا جاتا ہے ۔

وکان عمر بن عبد العزیز رح یقول : ایھا الناس انما خُلِقتُم

اور عمر بن عبد العزیز فرمایا کرتے تھے : لوگو ! تم ہمیشہ زندہ رہنے کے لیے پیدا کیے گئے

للابد ولکنکم تنقلون من دار الی دار ۔

ہو لیکن تمھیں ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف منتقل ہونا ہے ۔

ویروی عن المسیح صلوت اللہ علیہ وسلامہ انہ کان یقول ان جعتم

اور مسیح علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر تم لوگوں کے محتاج بن جاؤ ،

الی الناس فکلوا قصدًا وامشوا جانبًا ۔

Marfat.com

ولما حضر قيس بن عاصم قال لبنيه يا بَنيّ! احفظوا

جب قیس بن عاصم کی موت کا وقت آیا اپنے بیٹوں سے کہنے لگے: میرے بیٹو! میری

عنّي ثلاثًا لا احدٌ انصحُ لكم منّي۔ اذا انا مِتُّ

تین باتوں کو یاد رکھنا۔ مجھ سے بڑھ کر کوئی تمہارا خیرخواہ نہیں ہوسکتا۔ (۱) جب میں مر جاؤں

فسوِّدوا كبارَكم ولا تسوّدوا صغارَكم فيحقر الناس

تو تم میں سے جو بڑا ہے اسے اپنا سردار بناؤ۔ (۲) چھوٹے کو سردار نہ بنانا، لوگ تمہارے

كبارَكم وتهونوا عليهم وعليكم بحفظ المال

بڑوں کو حقیر خیال کریں گے اور تم ان کے نزدیک ذلیل ہوجاؤ گے۔ (۳) اپنے مال کی

فانه منبهة للكريم ويستغنى عن

حفاظت کرنا۔ وہ ایک شریف آدمی کے لیے انتباہ کا باعث ہے اور کمینہ صفت آدمی سے

اللئيم۔ واياكم والمسألة فانها آخرُ كسب الرجل۔ آخِرُ

استغناء کا سبب ہے۔ سوال کرنے سے بچو، یہ آدمی کا انتہائی برا کسب ہے۔ آخر

بضم الهمزة الخبر ومن رواه بالمد

ہمزہ مضمومہ کے ساتھ ہے جس نے ہمزہ ممدودہ سے روایت کیا ہے اور آخر پڑھا ہے

اخطأ۔

اس نے غلطی کی ہے۔

ومعنى قوله آخر: ادنى وارذل۔

اس کا معنی ردی اور رذیل ہے۔ (باب ۹)

قال ابو العباس: انشدني رجل من الاعراب يرثي

ابو العباس کہتے ہیں مجھے ایک اعرابی نے یہ اشعار پڑھ کر سنائے تھے۔ وہ اپنے

رجلاً منهم:

کسی آدمی کا مرثیہ کہتا ہے۔

Marfat.com

فلو کان شیخا قد لبسنا شبابه ⁂ ولکنه لم یعد ان طر شاربه

(اگر وہ بوڑھا ہوتا جس کی جوانی سے ہم فائدہ اٹھانے والے ہوتے۔ مگر ابھی تو اس کی مونچھیں بھی نہ آئی تھیں)

وقال الآخر من ودان بن عمه ⁂ یری منزا او انه ذل جانبه

اللہ تعالیٰ تجھے ہلاکت سے محفوظ رکھے۔ خدا ہلاک کرے اس شخص کو جو چاہتا ہے کہ اس کے چچا کا بیٹا فقیر دیکھا جائے یا اس کی جانب ذلیل اور ضعیف ہو جائے۔

وقال الآخر (حسان بن ثابتؓ) لامرأته:

ایک دوسرے شاعر حسان بن ثابتؓ ہیں۔ اپنی بیوی سے خطاب کرتے ہیں:۔

فاما هلکت فلا تنکحی ⁂ ظلوم العشیرة وحسادها

(جب میں ہلاک ہو جاؤں تو قبیلہ کے ظالم اور حاسد سے نکاح نہ کرنا)

یری مجده ثلب اعراضها ⁂ لدیه ویبغض من سادها

(وہ اپنی عزت اس میں خیال کرتا ہے کہ قبیلہ کی عزت کو نقصان پہنچائے، اور اس کے سردار سے بغض رکھے۔)

وقال آخر (قال ابوالحسن هو یزید بن حبناء او صخر بن حبناء

ایک دوسرے شاعر نے کہا۔ ابوالحسن کہتے ہیں یہ اشعار یزید بن حبناء یا صخر بن حبناء کے ہیں اور وہ

یقول لاخیه:

اپنے بھائی سے مخاطب ہیں:۔

لحی الله اکبانا زنادا و شرنا ⁂ والبرنا عن عرض والده ذبا

(خدا اس پر لعنت کرے ہم میں سے جس کا چقماق آگ نہیں نکالتا۔ اور سہل کرے اللہ تعالیٰ ہم پر اپنے والد کی عزت کی مدافعت کرنا، تاکہ ہمارے باپ پر حرف نہ آجائے۔)

رأیتك لما صلت مالا ومستنا ⁂ زمان تری فی حد انیابه شغبا

(میں نے تجھے دیکھا ہے کہ تجھے مال حاصل ہو چکا ہے اور ہمیں زمانہ نے فقر و احتیاج کے سامنے چھوڑا ہے۔ تو دیکھتا اس کے دانتوں کی تیزی میں شور و شر۔)

Marfat.com

جعلتَ ذنبًا لتمنعنا ... نسألُ ۞ فأمسكْ ولا تجعل غناك لنا ذنب

تو ہمیں قصوروار ٹھہرا رہا ہے تاکہ اس طرح اپنے عطایا روک لے۔ لیکن اپنی اس مایہ داری کو ہمارا جرم مت قرار دو۔

قوله أكبا زنادًا الزناد ... حتى تقدح ...

قولہ اکبا زنادا۔ زناد وہ پتھر ہے جس سے آگ جلائی جاتی ہے۔ زناد چقماق کو کہتے ہیں۔

اوری القادح اذا خرجت ... ... کبی

اوری القادح اس وقت بولا جاتا ہے جب چقماق کے رگڑنے سے آگ پیدا ہو۔ اور

اذا اخفق منه ... يضرب ...

اکبی اس وقت بولتے ہیں کہ جب آگ نہ نکلے۔ یہ ایک مثل ہے کہ اس پر مثال بیان کیا جاتا ہے

ينبعث الخير على يديه ... ويضرب الاسلام ...

اس شخص کے لیے جس کے ہاتھوں میں بھلائی کا ظہور ہو اور کبھی یہ مثال بیان کیا جاتا ہے اس

يمتنع الخير ... على يديه

شخص کے لیے جس کے ہاتھوں بھلائی کا ظہور نہ ہو۔

قال الاعشى

اعشیٰ نے کہا ہے

وزنادك خير ... ... مرخ ...

تیرا چقماق روشن ہونے والا ہے یعنی چقماق ہے جب مرخ کو عفار سے ملاتی ہے۔

لو بتَّ ... في ظلمة ... ...

اگر تو رات بسر کرتا تاریکی میں پھر وہ زند درخت پر رگڑتا تو آگ جلا دیتا۔

والمرخ والعفار شجر ... النار ...

مرخ اور عفار وہ درخت ہیں جو جلد آگ پکڑ لیتے ہیں اور یہ دونوں ضرب المثل ہے

شجر نار ... واستمجد المرخ والعفار ... واستمجد ...

یہ ایک درخت میں آگ ہے ... درخت مرخ ... زیادہ ہے ...

Marfat.com

بث ... الحبتہ ذما اذا اکثرت من

اپنی زیادہ ہوتا ہے کہا جاتا ہے احبتہ ... واحبتہ ذما میں نے اس کو بہت زیادہ

ذلک ۔ ومن ... ارخ ... و

کالی دی اور بہت زیادہ مذمت کی جب زیادہ کرے دونوں کو ۔ اور ان کی ضرب المثل ہے۔

استرخ ۔ ان ... ویقال : رجل ذو شغب

اپنے ہاتھ کو نرم اور سہل بنا لے بیشک چقماق مرخ سے ہے اور کہا جاتا ہے کہ آدمی ذو شغب

اذا کان یشغب علی خصمہ ۔ ضربہ مثلا للزمان الذی

ہے جبکہ اپنے دشمن کے لیے شوروغل کرنے والا اور برائی کا طلبگار ہو ۔ زمانہ کے لیے ضرب

یسر علی اربابہ ۔ ای یمسھم بالفقر

المثل بیان کی ہے جو اپنے اصحاب کو ناگوار صورت حال سے دوچار کر دیتا ہے اور انھیں فقر

والجدب ۔

اور قحط سالی میں مبتلا کر دیتا ہے ۔

وقال عبداللہ بن معاویۃ بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب :

عبداللہ بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کے اشعار ہیں ۔

رایت فضیلا کان شیئا ملففا ؛ فکشفہ التمحیص حتی بدالیا

میں نے فضیل کو دیکھا ۔ گویا وہ ایک لپٹی چیز تھی ۔ آزمائش نے اسے ظاہر کر دیا یہاں تک کہ وہ

میرے لیے ظاہر ہو گیا ۔

ءانت اخی مالم تکن لی حاجۃ ؛ فان عرضت ایقنت ان لا اخالیا

دکیا تو اس وقت میرا بھائی ہے جب تک مجھے کوئی حاجت نہیں پڑتی ۔ جب کوئی ضرورت پیش آتی

ہے تو مجھے یقین ہے کہ میرا کوئی بھائی نہیں ہے ۔

فلازاد ما بینی وبینک بعد ما ؛ بلوتک فی الحاجات الا تمادیا

(جبکہ میں نے تجھے حاجات میں آزمایا ہے تو میرے اور تیرے درمیان دوری ہی زیادہ ہوئی ہے ۔)

فلست براء عیب ذی الود کلہ ؛ ولا بعض ما فیہ اذا کنت راضیا

Marfat.com

وعین الرضا عن کل عیب کلیلۃ ÷ ولکن عین السخط تبدی المساویا

رضامندی کی آنکھ ہر عیب سے کوتاہ ہو جاتی ہے جبکہ ناراضگی کی آنکھ برائیوں کو ہی ظاہر کرتی ہے۔

کلانا غنی عن اخیہ حیاتہ ÷ ونحن اذا متنا اشد تغانیا

ہم میں سے ہر ایک زندگی میں ایک دوسرے سے بے پرواہ ہے اور جب ہم مر گئے تو بے پروائی بڑھ جائے گی۔

قولہ کان شیئا مستترا بقولہ کان امرا مغطی ۔ والتمحیص

قولہ کان شیئا ملتفا ۔ اس کا معنی ہے پوشیدہ اور مخفی معاملہ ۔ تمحیص کا معنی ہے

الاختبار ۔ یقال ادخلت الذہب فی النار فمحصتہ ای خرج عنہ

جانچنا اور پرکھنا ۔ کہا جاتا ہے کہ میں نے سونے کو آگ میں داخل کیا تو سونے سے وہ اجزا نکل

ما لم یکن منہ و خلص الذہب ۔ قال اللہ عز وجل ولیمحص اللہ

گئے جو اس میں شامل نہیں تھے اور سونا خالص ہو گیا ۔ اللہ پاک فرماتے ہیں اور تاکہ اللہ

الذین آمنوا ویمحق الکافرین ۔ ویقال محص فلان من

ایمان والوں کو پاک کر دے اور کافروں کو ہلاک کر دے ۔ اور کہا جاتا ہے کہ پاک ہو گیا فلاں شخص

ذنوبہ ۔ وقولہ : أأنت قلت للناس ۔ تقدیرہ

گناہوں سے ۔ اور شاعر کا کہنا ہے أأنت قلت للناس ۔ اس میں ہمزہ

لیس بالاستفہام ۔ ولکن معناہ التقریر ۔ ۔ ۔

استفہام کے لیے نہیں بلکہ تقریر کے لیے ہے ۔ اس کا معنی یہ ہے کہ آپ نے کہا تھا

لتظہر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ قول اللہ

خوف ظاہر ہو جانے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اللہ تعالیٰ

عز وجل : أأنت قلت للناس اتخذونی وأمی الہین من دون

فرماتے ہیں عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری والدہ کو اللہ پاک

اللہ ۔ ۔ انما ہو تنبیہ ۔ ۔ لیس ۔ ۔ بالاستفہام ۔ ۔

کے سوا دو معبود بنا لو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Marfat.com

وھو جل وعز عالم بان عیسیٰ لم یقلہ۔
کیونکہ اللہ عزوجل جانتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام نے ایسی بات نہیں کی۔

وقد ذکرنا التقریر الواقع بلفظ الاستفہام فی موضعہ من الکتاب المقتضب
تقریر ہم نے بزاواستفہام کی تقریر کو اپنی کتاب المقتضب میں پورے طور پر ذکر کر دیا
مستقصی وسنذکر منہ جملۃ فی ھذا الکتاب انشاء اللہ تعالیٰ۔
ہے اور اس کتاب میں بھی اس کا کچھ تذکرہ کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

وقال علی بن ابی طالب رض: ثلاثۃ لا یعرفون الا فی ثلاث۔ لا
حضرت علی بن ابی طالب رض فرماتے ہیں تین آدمیوں کی خوبیاں تین موقعوں پر معلوم ہوتی ہیں
یعرف الشجاع الا فی الحرب ولا الحلیم الا عند الغضب۔ ولا الصدیق الا
بہادر آدمی کا پتہ لڑائی میں۔ بردبار کا حلم غصہ کے وقت میں۔ اور دوست کا پتہ ضرورت
عند الحاجۃ۔
کے وقت میں چلتا ہے۔

وقال عبد اللہ بن معاویۃ ایضاً ذکر دعبل فی اخبار الشعراء لہ ان ھذا
عبداللہ بن معاویہ کے اشعار ہیں اور دعبل نے اخبار الشعراء میں ذکر کیا ہے کہ یہ اشعار
الشعر لعبد اللہ بن الزبیر الاسدی۔
عبداللہ بن زبیر اسدی کے ہیں ۔

أنّی یکون أخاً أو ذا محافظۃ ٭ من کنت فی غیبہ مستشعراً وجلا
(وہ تیرا بھائی اور محافظ کب بن سکتا ہے جس کی عدم موجودگی میں تو اس سے ڈر رہا ہے اور خوفزدہ ہے)
اذا تغیب لم تبرح تظن بہ ٭ سوءاً وتسأل عما قال او فعلا
(جب وہ غائب ہوتا ہے ہمیشہ تو اس کے متعلق بُرا گمان کرتا ہے اور سوال کرتا ہے کہ اس نے
کیا کہا ہے اور کیا کیا ہے)

Marfat.com

وقال آخر:

ایک دوسرے شاعر نے کہا ہے۔

سأشكر عمرًا ما تراخت منيتي ⁂ أيادي لم تمنن وإن هي جلت

اور جب تک میں زندہ رہوں گا عمرو کا شکریہ ادا کرتا رہوں گا کہ وہ اپنے احسانات کو نہیں جتاتے اگرچہ وہ کس قدر بڑے ہوں۔

فتى غير محجوب الغنى عن صديقه ⁂ ولا مظهر الشكوى إذا النعل زلت

وہ ایسا نوجوان ہے کہ اس کی دولتمندی اور مالداری اپنے دوست سے محجوب نہیں اور جب اس کے حالات بگڑ جائیں تو شکایت کا اظہار نہیں کرتا۔

رأى خلتي من حيث يخفى مكانها ⁂ فكانت قذى عينيه حتى تجلت

اس نے پوشیدہ جگہ سے میری ضرورت کا پتہ چلا لیا اور وہ اس کی آنکھ کا تنکا بن گئی یہاں تک کہ وہ دور کر دی یعنی حاجت پوری کر دی۔

وتمثل علي بن أبي طالب رضي الله عنه في طلحة بن عبيد الله رضي الله عنه:

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے متعلق بطور مثال یہ شعر پڑھے۔

فتى كان يدنيه الغنى من صديقه ⁂ إذا ما هو استغنى ويبعده الفقر

وہ ایسا نوجوان تھا کہ اس کی مالداری اسے دوست کو قریب کر دیتی تھی یعنی مالداری دوست کے قریب کر دیتا جبکہ وہ مالدار ہے اور فقر اس سے دور کر دیتا تھا۔

فتى لا يعد المال ربًا ولا ترى ⁂ به جفوة إن نال مالًا ولا كبر

وہ ایسا نوجوان تھا مال کو خدا قرار نہیں دیتا تھا اور اگر اسے مال حاصل ہوتا ہے تو اس میں تکبر اور ظلم پیدا نہیں ہوتا تھا۔

فتى كان يعطي السيف في الروع حقه ⁂ إذا ثوب الداعي وتشقى به الجزر

وہ ایسا نوجوان تھا لڑائی میں تلوار کا حق ادا کرتا تھا جب کوئی امداد کو پکارنے والا

Marfat.com

اس کو ہلاک نہ کرنا ۔ پس تو نے اس شخص کے قتل کی بجائے چھوڑ دینا بہتر سمجھا۔

وھون وجدی بعد سوف نزیدہ ٭ علی اثرہ یوماً وان نفس العمر

یہ بات میرے غم کو ہلکا کر دیتی ہے کہ میں بھی کسی روز اس کے پیچھے چلا جاؤں گا اگرچہ زندگی کتنی ہی مرغوب اور عمر دراز ہو۔

قال ابو الحسن بعضھم یقول ھو للاُبیرد الریاحی ۔ و بعد البیت

ابوالحسن کہتے ہیں کہ بعض ادباء کا خیال ہے کہ یہ اشعار ابیرد ریاحی کے ہیں اور تیسرے

الثالث :

شعر کے بعد یہ شعر ہے :

فلا یبعدنک اللہ اما ترکتنا ٭ حمیداً واودی بعدک المجدُ والفخرُ

اللہ تجھے ہلاک نہ کرے ۔ تو نے ہمیں قابلِ تعریف حالت میں چھوڑا ہے اور تیرے بعد مجد اور فخر تباہ ہو گئے۔

قال ابو العباس حدثنی التوزی قال حدثنی محمد بن عباد بن حبیب بن

ابوالعباس کہتے ہیں کہ مجھے توزی نے بیان کیا ۔ اس نے کہا مجھے محمد بن عباد بن حبیب بن

مہلب احسبہ عن ابیہ ۔ قال : لما انقضی یوم الجمل

مہلب نے خبر دی ۔ میرا خیال ہے کہ وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ جب یوم الجمل ختم ہوا

خرج علیّ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فی لیلۃ ذلک الیوم ۔ و معہ

تو حضرت علیؓ بن ابی طالب اسی دن کی رات کو میدانِ جنگ کی طرف نکلے ۔ ان کے ساتھ

قنبر ۔ وفی یدہ مشعلۃ من نار یتصفح القتلی ۔ حتی

ان کے غلام قنبر بھی تھے ۔ اس کے ہاتھ میں مشعل تھی اور وہ مقتولوں کی شناخت کر رہے

وقف علی رجل ۔

تھے ۔ یہاں تک کہ ایک شخص کے پاس کھڑے ہوئے ۔

قال التوزی فقلت أھو طلحۃ ۔ قال نعم ۔ فلما وقف علیہ

توزی کہتے ہیں کہ میں نے کہا کیا وہ حضرت طلحہؓ ہیں ؟ کہنے لگے ہاں ! جب ان پر کھڑے

60156

Marfat.com

قال: اعزز علیّ ابا محمدٍ ان الى معفّرًا تحت نجوم

ہوئے تو کہا اے ابو محمد! تم مجھ پر کس قدر معزز تھے۔ اور نہایت شاق ہے مجھ پر کہ میں تجھے

شفیت

الاودیۃ۔ الاسماء فی بطون

وادیوں کے پیٹ میں اور آسمانوں کے کواکب تلے مٹی میں لت پت دیکھ رہا ہوں میں نے

غجری الشکو الله فی نفسی و تقتلت معشری

اپنے آپ کو خوش کیا اور اپنے قبیلے کو مار ڈالا۔ میں اپنے چھوٹے اور بڑے غموں کی اللہ کی طرف

و بجری۔

شکایت کرتا ہوں۔

قولہ معفّرًا ای مصق ذوجہ بالتراب ویقال متترب العفر و

معفر کا معنی مٹی میں لت پت ہونا ہے۔ مٹی کو العفر و العفر کہا جاتا ہے۔ محاورہ

العفر۔ یقال ما دبّ علی عفر التراب مثل فلانٍ

ہے کہ فلاں آدمی کی مانند سطح زمین پر کوئی نہیں چلا یعنی اس کی مانند کوئی شخص نہیں ہے۔

قولہ اشکو الی الله عجری و بجری یقول ما ستر من امری۔ قال

قولہ اشکو الی الله عجری بجری کا معنی ہے میرے پوشیدہ معاملات اور صمعی کہتے

الاصمعی۔ وھو قول سائر فی امثال العرب۔ حتی فلان فلان فی بثہ

ہیں کہ عربی ضرب الامثال میں یہ مشہور قول ہے کہتے ہیں فلاں فلاں سے ملا اور اپنے غم پر

عُجَرِہٖ و بُجَرِہٖ۔

اسے مطلع کر دیا۔

وقال النمر بن تولب اکل تمر فی العرب کالنمر بن قاسط وغیرہ مکسور

نمر بن تولب کہتے ہیں عربی میں جو نمر بن قاسط وغیرہ کی طرح ہے نون مکسور اور میم مجزوم

النون مجزوم المیم الا النمر بن تولب عن ابن درید۔ قال ابو حاتم یقال النمر

کے ساتھ ہے لیکن نمر بن تولب جو ابن درید سے بیان کرتے ہیں۔ ابو حاتم کہتے ہیں نمر نون

بفتح النون و تسکین المیم ولا یقال النمر

اور میم ساکن کے ساتھ ہے اور نمر نہیں کہا جائے گا

Marfat.com

ندت ... ب وبعد ... ؛ حوادث ایام تمرّ و اغفل

انہوں نے پہلے ... کے بعد حوادث زمانہ پے در پے گزرتے ہیں اور میں غافل رہا ہوں

یسرّ الفتی طول ... والبقا ؛ فکیف یرٰی طول السلامة یفعل

نوجوان لمبی سلامتی اور لمبی زندگی سے خوش ہوتا ہے مگر اس کو معلوم نہیں ہے کہ لمبی سلامتی اس کے ساتھ کیا سلوک کرتی ہے۔

یردّ الفتی بعد ... و صحة ؛ ینوء اذا رام ... و یحمل

نوجوان کو صحت اور تندرستی کے بعد ایسی حالت میں لوٹا دیتی ہے کہ جب اٹھنا چاہتا ہے تو سہارا لیتا ہے اور اسے اٹھایا جاتا ہے۔

قصّر البقاء ضرورة ... عر اذا ضطر ... ان یقصر

بقا کو شاعر نے ضرورتِ شعری کی وجہ سے مقصور کر دیا اور جب شاعر کو ضرورت پڑے

الممدود ... ولیس له ان یمد المقصور۔ وذلك ان

بائے وہ ممدود کو مقصور بنا سکتا ہے۔ لیکن مقصور کو ممدود نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ممدود کے

الممدود قبل اخره الف زائده۔ فاذا احتاج ... حذفها۔

آخری حرف سے پہلے الف زائدہ ہوتا ہے۔ جب اسے ضرورت پڑتی ہے تو حذف کر دیتا

و ... رد الشئ ... الی ... اصله۔ ... فلو

ہے۔ کیونکہ وہ زائد ہے جب اسے حذف کر دیتا ہے تو لفظ اپنے اصل وزن پر آجاتا ہے۔

مدّ المقصور ... لكان زائدًا ... فی الشئ ... ما لیس

لیکن اگر مقصور کو ممدود بنائے تو لفظ میں ایک حرف زیادہ کر دے گا جو اس کے اصل وزن

منه۔

میں نہیں ہے۔

قال الشاعر وهو یزید بن عمرو بن الصعق :

شاعر نے کہا ہے جو یزید بن عمرو بن الصعق ہے ۔

فرغتم لتمرین السیاط ... وانتم ؛ یشن علیکم بالقنا کل مربع

تم کوڑوں کو نرم کرنے کے لیے فارغ ہو اور تم پر ہر منزل بمعہ صحن، خانہ سراب کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

یعنی چہرہ ڈھک جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تم عیش و عشرت میں مصروف ہو

نقصر ننشاء [illegible] وهو ممدود [illegible] وقال الشاعر :

نشاء کو شاعر نے مقصور پڑھا ہے۔ جبکہ وہ ممدود ہے۔ شاعر نے کہا ہے کہ

وخرج [illegible] سوس [illegible] المعفور [illegible] ضرم الخنين

ابنت کی ناکسری رنگ کے چقماق ہیں جن کا [illegible] ہوتا ہے [illegible] دانتوں کے جھنڈ ہیں۔ جس سے چنگاریاں نکلتی رہتی ہیں۔ [illegible] ان کی بوسیدگی [illegible] گئے ہیں

قوله وخرج يعني رمادا [illegible] والخرج [illegible] سواد و

قوله وخرج۔ وخرج کا معنی ناکسری ہے۔ [illegible] کہتے ہیں جس کی [illegible] سیاہی بیاض۔ يقال نعامة خرجاء [illegible] وقوله سوس [illegible] فان [illegible]

اور سفیدی ہو اسے نعامة خرجاء کہا جاتا ہے۔ قوله سوس [illegible] جو [illegible]

وسواس [illegible] لموضع [illegible] بحضرة [illegible]

[illegible] ہوتے ہیں۔ سوس [illegible] سے مراد وہ مقام ہے جو [illegible] کے [illegible] ہے۔ [illegible] من سوس فلان ومن توس فلان [illegible]

[illegible] هو من سوس فلان ومن توس فلان يعني [illegible]

و[illegible] يعني شجرة [illegible]

[illegible] سے مراد وہ درخت ہے جو [illegible]

قوله معفور الضد [illegible] ما واراك من شجرة [illegible]

قوله المعفور [illegible] ان [illegible] ما واراك من شيء [illegible] والمعفور ما [illegible]

کہتے ہیں جو چیز [illegible] کو چھپالے۔ معفور کا معنی وہ چنگاریاں جو [illegible] وقت [illegible] سے

وقوله ضرم الخنين [illegible] يقول [illegible] والخنين [illegible]

[illegible] قوله ضرم الخنين [illegible]

[illegible] الخنين [illegible]

Marfat.com

والجنّ لسرّه لانه يستر ۔ والمجنون المغطى العقل ۔ وتسمى

جن ڈھال کو کہتے ہیں کیونکہ وہ تجھے چھپا لیتی ہے ۔ مجنون جس کی عقل پر پردہ ہو ۔ جن کو

الجنّ جنّا لخفائهم ۔ وتسمى الدروع الجُنن

اس لیے جن کہا جاتا ہے کہ وہ آنکھوں سے پوشیدہ ہیں ۔ زرہوں کو جنن کہا جاتا ہے ۔

لانها تستر من كان فيها ۔ وقصر الضراء وهو

کیونکہ وہ پہننے والے کو چھپا لیتی ہے ۔ اس شعر میں بھی ضرا کو شاعر نے مقصور پڑھا ہے جبکہ

ممدود ۔ ومثل هذا كثير جداً

وہ ممدود ہے ۔ اشعار میں اس کا استعمال کثرت سے ہے ۔

وقوله ينوء اذا رام القيام ۔ يقول ينهض في

قوله ینوء کا معنی ہے کہ جب وہ کھڑے ہونے کا قصد کرے تو وہ اٹھتے وقت

تثاقل ۔ قال الله عزّ وجلّ : مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ

بوجھل ہو جاتا ہے ۔ اللہ عز وجل فرماتے ہیں ۔ اس کی چابیاں ایک جماعت مشکل سے اٹھاتی

والمعنى ان العصبة تنوء بالمفاتيح

تھی اس کا معنی ہے کہ ایک جماعت اس کی چابیوں پر قائم ہو جاتی ۔ یعنی ایک جماعت پر

ولشرح هذا موضع آخر ۔

بھی اس کی چابیاں بھاری ہو جاتی تھیں ۔ اس کی شرح ایک دوسری جگہ آئے گی ۔

وقال آخر لعمرو بن قميئة :

ایک اور شاعر عمرو بن قمیئہ نے کہا ہے ۔

على الراحتين مرة وعلى العصا ۔ انوء ثلاثا بعدهن قياما

کبھی دونوں ہتھیلیوں کا سہارا لیتا ہوں کبھی لاٹھی کا ۔ ان تینوں پر سہارے کے باوجود میرا

اٹھنا مشکل ہو جاتا ہے ۔

ويروى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال : كفى

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ سلامتی اور تندرستی ۔ بیماری

Marfat.com

بالسلامة ... داءً

کے لیے کافی ہے۔ یعنی جبکہ سلامتی ہو تو بیماری اس کو لاحق ہوتی ہے۔

وقال حمید بن ثور الهلالی:

حمید بن ثور ہلالی نے کہا ہے:

اری بصری قد رابنی بعد صحة ... وحسبک داءً ان تصح وتسلما

میں اپنی نظر کو دیکھتا ہوں کہ اس نے مجھے صحت کے بعد شک میں ڈالا اور تجھے یہی بیماری کافی ہے کہ تو تندرست اور صحیح سالم ہے۔

ولا یلبث العصران یوم ولیلة ... اذا طلبا ان یدرکا ما تیمما

رات اور دن نہیں ٹھہرتے جب کسی مقصد کے درپے ہوں تو اپنے مقصد کو پا کر رہتے ہیں۔

وقال ابو حیة النمیری:

ابو حیہ نمیری نے کہا ہے:

الا حی من اجل الحبیب المغانیا ... لبسن البلی مما لبسن اللیالیا

آگاہ ہو! خدا تحیہ و سلام دے محبوب کی وجہ سے اس کے کھنڈرات کو جو کہ راتوں کے گزرنے کی وجہ سے پرانی کہنہ و بوسیدہ ہو چکی ہیں۔

اذا ما تقضی المرء یوم ولیلة ... تقاضاه شیء لا یمل التقاضیا

جب کسی آدمی سے رات اور دن تقاضا کرتے ہیں ان کا تقاضا ایک ایسی چیز کا تقاضا ہے جو تقاضا سے اکتا نہیں جاتی۔

وقال بعض شعراء الجاهلیة:

جاہلیت کے کسی شاعر کا کہنا ہے:

کانت قناتی لا تلین لغامز ... فألانها الاصباح والامساء

میرا نیزہ دبانے والے کے ہاتھ سے نرم نہیں ہوتا تھا صبح و شام نے نرم کر دیا

ودعوت ربی بالسلامة جاهدا ... لیصحنی فاذا السلامة داء

میں نے محنت کے ساتھ اپنے رب سے ... دعا ... تھا۔

Marfat.com

تندرستی بیماری ثابت ہوئی۔

وقال عنترة بن شداد :

عنترہ بن شداد نے کہا ہے ۔

فما أوهى مراس الحرب ركني ٭ ولكن ما تقادم من زماني

لڑائیوں کی مزاولت نے میری قوت کو کمزور نہیں کیا بلکہ میری عمر کے بڑھ جانے اور زیادہ زمانہ گزر جانے نے مجھے کمزور بنا دیا ہے۔

ومن امثال العرب اذا طال عمر الرجل ان يقولوا : لقد اكل عليه الدهر وشرب ۔ انما يريدون انه اكل هو وشرب دهراً طويلاً ۔

عربوں کی ضرب الامثال میں سے ہے کہ جب آدمی لمبی عمر کا ہو جاتا ہے وہ کہتے ہیں کہ زمانے نے اسے کھلایا اور پلایا۔ جبکہ اس کے معنی ہیں کہ اس نے ایک لمبے زمانہ تک کھایا اور پیا

قال الجعدي :

جعدی نے کہا ہے ۔

كم رأينا من اناس هلكوا ٭ اكل الدهر عليهم وشرب

(ہم نے کتنے ہی لوگ دیکھے کہ وہ ہلاک ہوگئے اور زمانے نے انہیں کھلایا اور پلایا)

والعرب تقول نهارك صائم وليلك قائم اى انت صائم فى ذلك وقائم في هذا ۔

عرب کہتے ہیں نهارك صائم وليلك قائم یعنی تو اس دن میں روزہ رکھنے والا ہے اور اس رات میں قیام کرنے والا ہے۔

كما قال الله عز وجل : بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، والمعنى : والله اعلم بل مكركم في الليل والنهار ۔

اللہ عزوجل کا فرمان ہے۔ بل مکر اللیل والنہار۔ اس کے معنی یہ ہیں اور اللہ تعالی خوب جانتا ہے رات اور دن میں تمہارا مکر کرنا

Marfat.com

وقال جریر:

جریر نے کہا ہے:

لقد لمتنا یا ام غیلان فی السری ÷ ونمت وما لیل المطی بنائم

اے ام غیلان! رات کے وقت سفر کرنے پر تو ہمیں ملامت کرتی ہے۔ تو سو رہی ہے لیکن سواری کی رات نہیں ہوتی۔

وقال الفرزدق:

فرزدق نے کہا ہے:

تبکی علی المنتوف بکر بن وائل ÷ وتنهی عن ابنی مسمع من بکاهما

منتوف پر بکر بن وائل تعجب سے رو رہا ہے اور مسمع کے دو بیٹوں پر جو رونے سے روکتا ہے اس کو بکری ہیں۔

غلامان شبا فی الحروب وادرکا ÷ کرام المساعی قبل وصل لحاهما

اور دونوں ایسے نوجوان ہیں جو جنگوں میں بڑھتے اور انھوں نے عمدہ کوششوں کو جوان ہونے سے پہلے پا لیا۔

وابنا مسمع کان قتلهما معاویة بن یزید بن المهلب مع عدی بن ارطاة لما اتاه خبر قتل ابیه وکان ابنا مسمع قد خالفا

مسمع کے دونوں بیٹوں کو عدی بن ارطاۃ کے ساتھ ہی معاویہ بن یزید بن مہلب نے قتل کر دیا تھا جب اسے اپنے باپ کے قتل کی خبر ملی۔ مسمع کے دونوں بیٹوں نے یزید بن مہلب کی مخالفت کی تھی۔ والمنتوف کان مولی لبنی قیس بن ثعلبة بن عکابة وابنا مسمع من بنی قیس بن ثعلبة وکان المنتوف خلیفة لیزید بن المهلب وفی ذلک یقول جریر:

اور منتوف بنی قیس بن ثعلبہ بن عکابہ کا غلام تھا۔ مسمع کے دونوں بیٹے بنی قیس بن ثعلبہ سے تھے اور منتوف یزید بن مہلب کا نائب تھا۔ اسی کے متعلق جریر کہتا ہے:

والازد قد جعلوا المنتوف قائدهم ÷ فقتلتهم جنود الله ...

اور قبیلہ ازد نے منتوف کو اپنا قائد بنا لیا۔ اللہ کے لشکروں نے انھیں قتل کر دیا ...

Marfat.com

وتمام شعر الفرزدق:

فرزدق کے اشعار کی تکمیل اس طرح ہے:

ولو قتلوا من جذام بكر بن وائل ٭ لكان على الناعي شديدًا بكاؤها

اگر وہ بکر بن وائل کے اصل سے ہوتے اور قتل کیے جاتے۔ موت کی خبر دینے والے پر ان کا رونا شدید ہوتا۔

ولو كان حيًّا مالك وابن مالك ٭ اذًا اوقدا نارين يعلو سناهما

اور اگر مالک اور ابن مالک زندہ ہوتے تو وہ ایسی آگ روشن کر دیتے جس کی روشنی بلند ہوتی اور شعلے آسمان سے باتیں کرتے۔

قوله السنا: ضوء النار وهو مقصور. قال الله عز وجل:

قوله السنا: سنا آگ کی روشنی کو کہتے ہیں اور یہ لفظ مقصور ہے۔ اللہ عز وجل نے

يكاد سنا برقه يذهب بالابصار. والسناء من الشرف ممدود.

فرمایا: قریب ہے اس کی بجلی کی چمک آنکھوں کو لے جائے۔ سنا ممدود کا معنی شرف و مرتبہ ہے۔

قال حسان بن ثابت رض:

حسان بن ثابت رض کہتے ہیں:

وانك خير عثمان بن عمرو ٭ واسناها اذا ذكر السناء

تو عثمان بن عمرو کے گھرانے کا بہترین شخص ہے اور جب شرف اور مرتبہ کا ذکر ہو تو ان میں سب سے بڑھ کر صاحب شرف ہے۔

والبكاء يمد ويقصر. فمن مد فانما جعله كسائر الاصوات

اور بکاء کو بھی ممدود اور مقصور پڑھا جاتا ہے۔ جو ممدود پڑھتا ہے وہ اس کا وزن دوسرے

ولا يكون المصدر في معنى

اسماء واصوات کے مطابق پڑھتا ہے (آواز کے معنی میں مضموم الاول ممدود ہوتا ہے) اور مصدر

الصوت مضموم الاول الا ممدودًا لانه يكون على فعال

[illegible]

Marfat.com

وقلّما يكون المصدر على فُعلٍ وفي جارٍ في حروف نحو الهدى …

اور مصدر فُعل کے وزن پر بہت کم آتا ہے اور تحقیق لغت میں کبھی آتا ہے جیسے ہُدی اور

السری وما اشبهه … وهو … يسير ۔

سری اور اس جیسے دوسرے اسماء ہیں لیکن بہت کم معدود ہیں۔

وما ممدود نحو العواء … الثغاء … والرغاء …

جو ممدود ہیں جیسے عواء گیدڑ کی آواز … دعاء انسان کی آواز، رغاء اونٹ

الثغاء … فكذلك … الكلام … ونظيره … من

کی آواز، ثغاء بکری کی آواز ہے اور اسی طرح بکاء رونے کی آواز ہے اور ان کی

الصحيح … الصراخ … والنباح … ومن

مثل صحیح میں صراخ انسان کی آواز اور نباح کتے کے بھونکنے کی آواز ہے۔

قصر … فقد … جعل … الممدود … كالحسن … وقد

جس نے اسے مقصور پڑھا ہے تو اس نے ممدود کو بھی مقصور کی مانند بنا دیا ہے اور

قال حسان … فقصر … ومدّ :

تحقیق حسان بن ثابت نے کہا ہے اور اس کو ممدود و مقصور دونوں طرح بولا ہے ؎

بكت عيني وحق لها بكاها … وما يغني البكاء ولا العويل

میری آنکھ رو پڑی اور رونا اس کے لیے حق ہے لیکن رونا چلانا کچھ کام نہیں آ سکتا۔

وقال جرير :

جریر نے کہا ہے ؎

قالوا نصيبك من اجرٍ فقلت لهم … كيف العزاء وقد فارقت اشبالي

اور کہتے ہیں تو اجر و ثواب حاصل کرے اور صبر کرے میں نے کہا مجھے کیسے صبر آ سکتا ہے

جبکہ میں شیر کے بچوں جیسے اپنے بچوں سے جدا ہو چکا ہوں۔

هذا سواده … على الصحيح … بالإجماع … المعرفة … الحاني

ایا اس شعر کی بانی آنکھ … جو بہت … ہے … روشن … ہے … وبالله

فإنه حين غض الدهر من بصري ٭ وحين صرت كعظم الرمة البالي

ربی اس سے ایسے وقت میں بدلہ لے جب زمانے نے میری نظر کمزور کر دی ہے۔ اور میں بوسیدہ ہڈی کی مانند بن چکا ہوں۔

نصيبات بالنصب لا غير لانه مفعول باضمار فعل

نصیبات زبر کے ساتھ ہے۔ کوئی اور حرکت نہیں پڑھی جا سکتی کیونکہ یہ پوشیدہ فعل کا مفعول ہے۔

التقدير احفظا نصيبك او احرز نصيبات قوله جعلوا مقلتی لحم

مفعول ہے جو احفظا کا معنی ہے یاد کرو یا احرز جمع کرنے کا معنی ہے۔ قولہ جعلوا مقلتی لحم

شبه مقلتيه بمقلتی باز ی - ويقال طائر لحم ... ن ... ا

یہاں اپنی آنکھوں کو باز کی آنکھوں سے تشبیہ دے رہا ہے۔ طائر لحم کہا جاتا ہے۔

وقوله يصرصر يعني يصوت - يقال صرصر

ہوئے باز نے پرندے کو پکڑ لیا۔ قولہ یصرصر اس کا معنی آواز نکالنا ہے۔ صرصر

البازي والتقر - وما كان من سباع الطير ويقال :

البازی والصقر شکاری پرندوں کے اڑنے کی۔ اور زیر بولا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے

صرصر العصفور - واحسبه مستعارا لان

صرصر العصفور۔ کبھی چڑیا پر بھی بولا جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہاں بطور مستعار کے بولا جاتا

الاصل فيه ان يستعمل في الجوارح من الطير۔

ہے۔ کیونکہ لغت میں یہ لفظ شکاری پرندوں کے لیے خاص ہے۔

قال جرير : باز يصرصر بالسهبي قطاجونا - وقال آخر - كما صرصر

جریر نے کہا ہے۔ باز جنگل میں سیاہ تیتر پر اڑ رہا ہے۔ جس طرح چڑیا پختہ تازہ

العصفور في الرطب الثعد۔

کھجوروں میں اڑتی ہے۔

وانشدني عمارة بازيصعصع وهو اصح۔ قال ابوالحسن

عمارہ نے پڑھا ہے بازیصعصع۔ باز اڑتا ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ ابوالحسن

Marfat.com

يصحّح وهو الصواب ولكن هكذا وقع في كتابه۔ وليقصر لا يتحقق۔ و
کہتے ہیں یصحّح صحیح ہے لیکن اس کتاب میں اسی طرح واقع ہے۔ لیکن متعدی نہیں ہوتا
قوله كعظم الرّمّة فهي البالية الذاهبة والرميم مشتق من الرمة وانما هو
قوله كعظم الرمة۔ اس سے مراد پرانی ہڈی ہے۔ رمیم رمة سے مشتق ہے۔ رمیم فعیل کا
فعيلٌ وفعلةٌ ۔ وليس بجمع له واحد۔
وزن ہے اور رمة فعلة کا وزن ہے اور یہ جمع نہیں جس کی رمة واحد ہو۔

وما كفّرت به الفقهاء الحجاج بن يوسف قوله ۔ والناس يطوفون
اور وہ بات جس کی وجہ سے فقہاء نے حجاج بن یوسف کو کافر قرار دیا اس کا یہ
بقبر رسول الله صلى الله عليه وسلم ومنبره ۔ و
کہنا تھا جبکہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اور منبر کا طواف کر رہے تھے۔
ان شئت قلت يطيفون۔
يطوفون کو يطيفون بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

قال ابو زيد: تقول العرب طفت به واطفت به وادرت به
ابو زید نے کہا ہے کہ عرب طفت و اطفت به اور درت اور ادرت به
ويقال حدق واحدق۔
اسی طرح حدق و احدق بولتے ہیں یعنی مجرد و مزید ہم معنی ہیں۔

قال الاخطل:
اخطل نے کہا ہے۔

المنعمون بنو حرب وقد حدقت بي المنية واستبطأت انصاري
انعام دینے والے بنو حرب ہیں جب موت نے مجھے گھیر لیا اور میرے مددگاروں نے سستی کی یعنی نہیں پہنچے تھے۔

انما يطوفون بأعواد ورمة

ومن امثال العرب: لولا ان تضيع فتيان الذمة لخبرتها

عربوں کی ضرب الامثال میں سے ہے۔ اگر نوجوان پاسِ عہد کو ضائع نہ کر دیں۔ میں ضرور

بما تجد الابل في الرمة۔ یقول: لولا ان تدع الاحداث

بتلاتا کہ اونٹ کو بوسیدہ ہڈی میں کیا لذت حاصل ہوتی ہے۔ اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ نوجوان

التمسك بالوفاء والرعاية للحرمة وعصمتها ان

وفا کے ساتھ تمسک چھوڑ دیں گے اور لحاظِ عظمت کو چھوڑ دیں گے۔ میں ضرور بتلاتا کہ

الابل تتناول العظم البالی وهو اقل شیء فتجد له لذة

اونٹ بوسیدہ ہڈی پا لیتا ہے اور وہ معمولی چیز ہے لیکن اس میں بھی اس کو لذت

ومثل بيت جرير الاخير قول ابی الشغب يرثی

ملتی ہے۔ اور جریر کے آخری شعر کی مانند ابوالشغب کے یہ اشعار ہیں جن میں اپنے

ابنه شغبا۔

بیٹے شغب کا مرثیہ کہتا ہے ۔

قد كان شغب لو ان الله عمره ٭ عزا تزاد به في عزها مضر

(اگر اللہ تعالیٰ شغب کی عمر کو دراز کرتا تو عزت کا باعث ہوتا اور مضر کی عزت بڑھ جاتی۔)

ليت الجبال تداعت قبل مصرعه ٭ دكا فلم يبق من احجارها حجر

(اس کی قتل گاہ سے پہلے کاش پہاڑ ایک دوسرے سے ٹکرا کر پھٹ جاتے اور ان کا کوئی پتھر باقی نہ رہ جاتا بہت اچھا ہوتا۔)

فارقت شغبا وقد قوست من كبر ٭ بئس الحليفان طول الحزن والكبر

(میں شغب سے ایسے وقت میں جدا ہوا ہوں جبکہ بڑھاپے کی وجہ سے میں کمان کی مانند بن چکا ہوں۔ لمبا غم اور بڑھاپا دونوں برے حلیف ہیں۔)

قوله قوست يقول انحنيت كالقوس۔

قولہ قوست۔ کہتا ہے کہ میں کمان کی مانند جھک گیا ہوں

قال امرؤ القيس:

Marfat.com

أراهن لا يحببن من قلّ ماله ❊ ولا من رأين الشيب فيه وقوّسا

(میں ان عورتوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ ایسے آدمی سے محبت نہیں کرتیں جس کے پاس مال کم ہو اور جو بوڑھا ہو گیا اور کمان کی مانند جھک گیا ہو)

وقال سليمان بن قتة يرثي الحسين بن علي بن أبي طالب رضي الله عنهما:

سلیمان بن قتہ حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کا مرثیہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں ۔

مررت على أبيات آل محمد ❊ فلم أرها كعهدها يوم حلّت

(میں آلِ محمدؐ کے گھروں کے پاس سے گزرا ان میں وہ رونق نہ تھی جیسی اس وقت تھی جب وہ لوگ ان میں آباد تھے)

فلا يبعد الله الديار وأهلها ❊ وإن أصبحت من أهلها قد تخلّت

(اللہ تعالیٰ گھروں کو ان کے مالکوں سے دور نہ کرے، اگرچہ ان کے گھر اپنے مالکوں سے خالی ہو چکے ہیں)

وإن قتيل الطف من آل هاشم ❊ أذلّ رقاب المسلمين فذلّت

(مقام طف میں آل ہاشم کے شہید نے مسلمانوں کی گردنوں کو جھکا دیا ہے تو وہ خود بھی ذلیل ہو گئی ہیں)

وكانوا رجاءً ثم صاروا رزية ❊ لقد عظمت تلك الرزايا وجلّت

(وہ امید گاہ خلق تھے پھر سراپا مصیبت بن گئے اور یہ مصائب بڑے عظیم ہیں)

وعند غني قطرة من دمائنا ❊ سنجزيهم يوماً بها حيث حلّت

(غنی قبیلے کے پاس ہمارے خون کا قطرہ ہے ہم جلد ان سے انتقام لیں گے جہاں بھی وہ موجود ہوں)

إذا افتقرت قيس جبرنا فقيرها ❊ وتقتلنا قيس إذا النعل زلّت

Marfat.com

بتے ہیں تو انہیں وہ قتل کرنا شروع کر دیتے ہیں)

وسليمان بن قتة رجل من بني تيم بن مرة بن كعب بن لؤي وكان منقطعًا لبني هاشم۔

(سلیمان بن قتہ مرہ بن کعب بن لوی کا ایک فرد تھا اور بنو ہاشم سے عقیدت رکھتا تھا۔)

وقال الفرزدق يرثي ابنيه :

فرزدق نے اپنے دو بیٹوں کا مرثیہ کہا ہے۔

بفي الشامتين الترب ان كان مسني ◇ رزية شبلي مخدر في الضراغم

(خوش ہونے والے دشمنوں کے منہ میں خاک۔ اگر مجھے ایسے دو بچوں کے مرنے کی مصیبت پہنچی ہے جو جنگل میں چھپے ہوئے دو شیر کے بچوں کی مانند تھے)

وما احد كان المنايا وراءه ◇ ولو عاش ايامًا طوالاً بسالم

(وہ شخص کبھی بچ نہیں سکتا موتیں جس کے پیچھے لگی ہوئی ہوں۔ اگرچہ لمبا زمانہ صحیح سلامت بسر کرے۔)

ارى كل حي ما تزال طليعة ◇ عليه المنايا من ثنايا المخارم

(میں دیکھتا ہوں کہ ہر زندہ انسان پر موتیں ہمیشہ پہاڑوں کی چوٹیوں سے نکلتی رہتی ہیں۔)

يذكرني ابني السماكان موهنًا ◇ اذا ارتفعا فوق النجوم العواتم

(دونوں سماک ستارے آدھی رات کے وقت جب وہ پچھلی رات چمکنے والے ستاروں کے اوپر بلند ہوتے ہیں۔ مجھے میرے بچوں کی یاد دلاتے ہیں۔)

وقد رزئ الاقوام قبلي بنيهم ◇ واخوانهم فاقني حياء الكرائم

(مجھ سے پہلے بھی لوگوں کو ان کے بیٹوں اور بھائیوں کے مرجانے سے تکلیف پہنچی ہے اور اے میری بیوی تو شریف لوگوں کی عادت لازم پکڑ)

ومات ابي والمنذران كلاهما ◇ وعمرو بن كلثوم شهاب الاراقم

Marfat.com

وقد كان مات الاقرعان وحاجب ... وعمرو ابو عمرو وقيس بن عاصم

دونوں اقرع بھی مر گئے اور حاجب و عمرو اور ابو عمرو اور قیس بن عاصم بھی وفات پا گئے۔

وقد مات بسطام بن قيس بن خالد ... ومات ابو غسان شيخ اللهازم

اور بسطام بن قیس بن خالد بھی مر گیا اور ابو غسان جو کہ بنو لہازم کا شیخ تھا بھی وفات پا گیا۔

وقد مات خيرهم فلم يهلكهم ... عتيبة ... والقرمان كعب وحاتم

اور قبیلہ کعب اور حاتم اور قبیلہ کے دوسرے بہترین آدمی بھی مر گئے ... جس شخص ... کو ... وفات پائی اور دنیا سے منقطع ہو گئے اور انہوں نے قبائل کو ہلاک نہیں کیا ... ہر ایک اپنے وقت میں دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔

فما ابناك آدم بني ... صبري ... فلن يرجع الموتى حنين المآتم

اتیرے دونوں بیٹے بھی لوگوں کے بیٹوں کی طرح ہیں بس تو صبر کیا کر ماتم کرنے والوں کا رونا مُردوں کو واپس نہیں لوٹاتا ہے۔

وانشدني التوزي عن ابي زيد خنين المآتم بالخاء المعجمة ... الخنين بالخاء

توزی نے ابو زید سے خنین المآتم کے ساتھ پڑھا ہے۔ خنین خاء کے ساتھ ناک کی

صوت من الخيشوم ۔ قوله ما تزال ۔ طليعة يرمي بها ... ثنايا

آواز کو کہتے ہیں ما تزال کا معنی ابھی تک ہے۔ طليعة کا معنی ... کے معنی ہیں ہے۔

جمع ثنية وهي الطريق في الجبال ۔

والثنايا جمع ثنية ... بن ... ريب

ومن ذلك شعر سحيم بن وثيل الرياحي

اسی سے سحیم بن وثیل ریاحی کا شعر ہے

انا ابن جلا وطلاع الثنايا ... متى اضع العمامة تعرفوني

میں مشہور و معروف ہوں اور گھاٹیوں پر چڑھنے والا ہوں ... جب میں ... اتاروں گا تم مجھے پہچان لو گے۔

Marfat.com

ولم يزل يمه نخرم وهو مطلع الفي انجيل ۔ وقوله فوق

مخارم مخرم کی جمع ہے پہاڑ کا بڑھا ہوا حصہ جہاں پہاڑ ختم ہو جاتا ہے ۔ فوق

النجوم العواتم یعنی منتشرة ۔ یقال فلانٌ یأتینا

النجوم العواتم سے مراد تاخیر سے چلنے والے ستارے ہیں ۔ کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص ہمارے

والا یعتِمُ ای لا یتاخر ۔ والعتمة اسم للوقت فلذالک سمّیت الصلوٰة

پاس آتا ہے اور تاخیر نہیں کرتا اور عتمة وقت کا نام ہے ۔ ہر نماز کا نام اس وقت کی

بذالک الوقت ۔ وکل صلوٰة مضافة الی وقتہا ۔ تقول صلوٰة الغداة

مناسبت سے ہے اور ہر نماز اپنے وقت کی طرف مضاف ہوتی ہے تو کہے گا صبح کی نماز

وصلوٰة الظهر وصلوٰة العصر ۔ واما قولک الصلوٰة الاولی

ظہر کی نماز عصر کی نماز ۔ لیکن الصلوٰة الاولی میں اولی اس کی صفت ہے ۔

فالاولی نعت لها اذا کانت اوّل ما صُلّی وقیل اوّل ما

کیونکہ وہ پہلی نماز ہے جو پڑھی جاتی ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے ۔ پہلی نماز جسے پیچھے چھوڑا

اظهر ۔

جاتا ہے ۔

وقوله فاقنی حیاءک لکراثم یقول فالزمی ۔ واصل التقنیة

وقوله فاقنی حیاءک لکراثم میں فاقنی کا معنی فالزمی ہے یعنی لازم پکڑ ۔ قنیة

مال اللازم ۔ تقول اقتنی فلان مالا اذا اتخذ اصل مال ۔ وقیل فی

فاقنی لمال لازم ہے ۔ اقتنی فلان مالا کا معنی ہے اصل مال حاصل کر لیا ۔ اللہ عزوجل

قول اللہ عزوجل : وانه هو اغنی واقنی ای جعل لهم اصل مال ۔ وانشد

کا فرمان ہے وہ مالدار کرتا ہے اور سرمایہ دار کرتا ہے یعنی اصل مال دیتا ہے ۔ ابو عبیدہ

ابو عبیدة الشعر لابی المثلم الهذلی یرثی صخراً ۔

نے یہ اشعار پڑھے یہ اشعار ابو مثلم ہذلی کے ہیں اور صخر کا مرثیہ کہتا ہے ۔

لو کان للدهر مال عند متلده ✽ لکان للدهر صخر مال قنیانِ

[illegible]

Marfat.com

سرمایہ ثابت ہوتا ہے)

و ذکر انہ جمع کریمۃ و انما ھو من فعیلۃ و النعت یجمعان علی فعائل

کرائم کریمۃ کی جمع ہے فعیلۃ کے وزن پر اسم ہو یا صفت فعائل کے وزن پر آتی

والاسم نحو صحیفۃ و صحائف۔ وسفینۃ و سفائن۔ و النعت

ہے۔ اسم کی مثال جیسے صحیفۃ کی جمع صحائف۔ سفینۃ کی جمع سفائن۔ اور نعت

نحو عقیلۃ و عقائل۔ وکریمۃ وکرائم۔ و قولہ ومات ابی [illegible]

جیسے عقیلۃ کی جمع عقائل و کریمۃ کی جمع کرائم (عقائل شریف زادیاں) قولہ ومات ابی

الشیخ بالامس [illegible] وابوہ [illegible] غالب [illegible]

اس سے مراد ہے [illegible] کی موت ہے [illegible] دنیا [illegible] اور

صعصعۃ بن ناجیۃ بن عقال بن محمد بن سفیان بن مجاشع

اس کا باپ غالب بن صعصعۃ بن ناجیۃ بن عقال بن محمد بن سفیان بن مجاشع ہے

وکان ابوہ شریفا و اجداد [illegible] کثیرۃ وکل [illegible] منہم

اور اس کا باپ [illegible] جواد اور شریف تھے اور [illegible] باپ [illegible] سے

قصۃ یطول [illegible] ذکرھا۔

[illegible] کتاب [illegible] ہے گی۔

و [illegible]

دونوں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

عیونھم شبھت بعیون الحیات ۔ والارقم واحدھا ارقم

بتایا گیا۔ ان کی آنکھیں سانپوں کی آنکھوں سے مشابہت رکھتی تھیں۔ الارقم کی واحد ارقم ہے

فکانوا معدودین بعد ۔

وہ اس کے ساتھ معروف تھے۔

قال الفرزدق یرد علی جریر فی ھجائه له وللاخطل ۔

فرزدق، جریر کی ہجو کا جواب دیتے ہوئے کہتا ہے جو اس نے اس کی اور اخطل کی کی تھی۔

ان الارقم لن ینال قدیمھم ۔ کلب عوی متھتم الاسنان

ارقم قدیم بزرگی کو جو حاصل نہیں کرسکتے۔ وہ کتا بھونکنے والا اور ٹوٹے دانت والا کچھ حاصل کرسکتا۔

وجعله شھابا لھم لنوره وبھائه وضیائه۔ تقول العرب ۔ انما

لئے شہاب اس کے حسن وجمال کی وجہ سے کہا ہے۔ عرب کہتے ہیں فلاں اپنے گھر کا

فلان نجم اھله ۔ وکذالک قالت الخنساء ۔ کانه علم فی راسه نار

ستارا ہے۔ اسی طرح خنساء نے کہا ہے کہ گویا وہ پہاڑ ہے جس کی چوٹی پر آگ

والاقرعان : الاقرع بن حابس وابنه الاقرع من بنی

روشن ہے۔ اقرعان سے مراد ہے اقرع بن حابس اور اس کا بیٹا اقرع ہے جو مجاشع

مجاشع بن دارم ۔

بن دارم سے تعلق رکھتے تھے۔

وکان الاقرع فی صدر الاسلام سید خندف وکان محله فیھا محل

اسلام کے ابتدائی زمانہ میں اقرع خندف کا سردار تھا اور اس کا وہی مقام تھا جو

عیینة بن حصن فی قیس ۔

عیینہ بن حصن کو قیس میں حاصل تھا۔

وحاجب بن زرارة بن عدس سید بنی تمیم فی الجاھلیة غیر مدافع و

حاجب بن زرارہ بن عدس جاہلیت میں بالاتفاق بنو تمیم کا سردار تھا۔ عمرو اور ابوعمرو

Marfat.com

عمرو ابو عمرو بن يزيد عمرو بن عدس وكان شريفًا وكان ابنه عمرو شريف

سے مراد عمرو بن عدس ہے۔ یہ بھی سردار اور اس کا بیٹا عمرو بھی سردار تھا۔ جبلے دن

قتل يوم جبلة قتلته بنو عامر بن صعصعة ۔ وقتلوا لقيط بن زرارة۔

یہ قتل ہوا۔ اسے بنو عامر بن صعصعہ نے قتل کیا تھا۔ انھوں نے لقیط بن زرارہ کو بھی قتل

وكان الذى ولى قتله عمارة الوهاب العبسى ونسب الى بنى عامر لان

کر دیا تھا۔ اسے عمارہ وہاب عبسی نے قتل کیا تھا۔ اسے بنو عامر کی طرف اس لیے منسوب

بنى عبس كانوا فيهم مع قيس بن زهير وعمارة هذا هو

کیا جاتا ہے کہ بنو عبس قیس بن زہیر کے ساتھ ان میں رہائش پذیر تھے عمارہ وہی ہے جسے

الذى كان يقال له دالق وقتله شريف الضبى۔

دالق بھی کہا جاتا ہے اسے شریف ضبی نے قتل کیا تھا۔

ولذلك يقول الفرزدق۔

اسی لیے فرزدق کہتا ہے:

وهن بشرف [illegible] تركن دالقا ... عمارة عبس بعد ما جنح العصر

ان عورتوں نے شرف کے ذریعے دالق کو ہلاک کیا یعنی قتل کیا عمارہ عبسی کو جبکہ

عصر کا وقت ڈھلنے کو تھا۔

وزعم ابو عبيدة ان فاطمة بنت الخرشب الانمارية رأت في

ابو عبیدہ کا خیال ہے کہ فاطمہ بنت الخرشب انماریہ نے خواب دیکھا [illegible]

منامها قائلا يقول اعشرة هدرة احب اليك ام ثلاثة كعشرة [illegible]

[illegible] تمہیں دس بچے [illegible] ایسے [illegible] تین جو دس کی طرح [illegible]

[illegible] فقال ابو الحسن [illegible]

[illegible] کے ساتھ ابو الحسن [illegible]

[illegible] في المنام [illegible]

[illegible] کوئی جواب نہ دیا [illegible]

Marfat.com

ذات سنی ز دجها فقال : ان عدد ات الشلثة وفولی

پنے خاوند سے اس کا تذکرہ کیا اس نے کہا کہ اگر تیسری مرتبہ ایسی خواب آئے تو کہہ دینا

ثلاثة لعشرة .

تین جو دس کی مانند ہوں .

وہ جو زیاد بن عبد اللہ بن ناشب العبسی . فاتیہ عادلتہ . قالت

اس کا خاوند زیاد بن عبد اللہ بن ناشب عبسی ہے . جب اسے پھر خواب آیا . تو

ثلاثة لعشرة . فولدت تہم کا تہم تانیة دلدت .

اس نے کہا تین جو دس کی مانند ہوں . پس اس نے انھیں جنا . جو سب کے سب غایت

ربیع الحفاظ و عمارة الوهاب و انس الفوارس وهی

درجہ تھے . اس کے ہاں ربیع حفاظ . وہاب اور انس فوارس پیدا ہوئے . ان کی

احدی المنجبات من العرب . واسروا حاجب

والدہ عرب کی منجبات (یعنی عمدہ بچے پیدا کرنے والی) میں سے ہے . انھوں نے حاجب کو

فذالک حیث یقول جریر یعیّر الفرزدق ویُعیّره

قید کر لیا . اسی لیے جب جریر فرزدق کو عار دلاتے ہوئے کہتا ہے اور قیس کا فخر سے

فخر قیس علیه .

تذکرہ کرتا ہے .

قیس بن النتین قیسا بیجاوا ۔ لقومک یومًا مثل یوم الاراقم

سے بیٹے ! تو قیس کو اکسا رہا ہے تاکہ وہ تیری قوم کے لیے اراقم کے دن کی

مانند ... دن بنا دیں)

کانک لم تشهد لقیط و حاجب ۔ وعمرو بن عمرو اذ دعوا یآل دارم

گویا کہ تو لقیط ، حاجب اور عمرو بن عمرو کے پاس حاضر نہیں ہوا جب انھوں نے لے

آل دارم کو مدد کے لیے پکارا)

ولم تشهد الجونین والشعب ذا الصفا ۔ وشدات قیس یوم دیر الجماجم

نہیں تھا۔

اخوانِ مذریۃ و حسان بنا جون الکندیان [illegible]

جونان سے مراد معاویہ اور حسان جون کندی کے بیٹے ہیں [illegible] دونوں [illegible] ۔ قتل حسان [illegible] مذریۃ [illegible] سبب [illegible] حسان قتل کردیا گیا [illegible] معاویہ کا فدیہ [illegible] [illegible]

[illegible] ہو جائے گا۔

[illegible] شعب جبلہ [illegible] [illegible] کے وقت [illegible] شعب [illegible] تیس کے [illegible] کے وقت [illegible] [illegible] اسلام [illegible] یعنی واقعہ حجاج بن یوسف بن [illegible] زمانہ اسلام میں ہوئی تھی [illegible] حجاج بن یوسف بن [illegible] الثقفی [illegible] عبدالرحمن بن محمد [illegible] اشعث بن قیس بن معدیکرب کندی [illegible] عبدالرحمن بن محمد [illegible] اشعث بن قیس بن معدیکرب کندی [illegible]

[illegible] تھی۔

قولہ وقد مات بسطام بن قیس [illegible] یعنی [illegible]

قولہ قد مات بسطام بن قیس [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بن [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

قتله عاصم بن خليفة الضبي ۔ وكان عاصم أسلم في أيام عثمان

اسے عاصم بن خلیفہ ضبی نے قتل کیا تھا۔ عاصم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رضی اللہ ۔ فكان يقف ببابه فيستأذن

کے عہد خلافت میں اسلام لے آیا تھا۔ جب بھی وہ آپ کے دروازہ پر کھڑا ہوتا۔ اور

عليه فيقول عاصم بن خليفة الضبي قاتل بسطام بن قيس بالباب

اجازت طلب کرتا تو کہتا عاصم بن خلیفہ ضبی بسطام بن قیس کا قاتل دروازہ پر کھڑا

ويستأذن ۔

ہے اور اجازت طلب کرتا ہے۔

قال ابو الحسن والوجه عندي في بسطام أن لا ينصرف لأنه عجمي ۔ وكان

ابو الحسن کہتے ہیں میرے نزدیک بسطام غیر منصرف ہے کیونکہ عجمی لفظ ہے۔ اس

سبب قتله اياه أن بسطاما أغار على بني ضبة وكان

کے قتل کرنے کا سبب یہ تھا کہ بسطام نے بنو ضبہ پر لوٹ ڈالی تھی۔ اس کے ساتھ ایک

معه حاز ۔

اونٹوں کے ہنکانے والا تھا۔

قال ابو الحسن حاز بالزاي زاجر يحزوله ۔ فقال له بسطام

ابو الحسن کہتے ہیں حاز زاء کے ساتھ ہے زاجر کو کہتے ہیں۔ بسطام کہنے لگا میں

اني سمعت قائلا يقول : الدلو تأتي الغرب المزلة ۔ فقال

نے سنا ہے کوئی کہہ رہا ہے الدلو تاتی الغرب المزلۃ۔ ڈول پھسلا دینے والے کیچڑ کا

الحازي فهلا قلت ۔ ثم تعود بادئا مبتلة ۔ قال

موجب ہے۔ حازی نے کہا تو کیوں نہیں کہا۔ پھر وہ تر ہو کر واپس آتا ہے۔ اس نے

ما قلت ۔ فاكتسح ابلهم ۔ فتنادوا

کہا میں نے نہیں کہا۔ پس اس نے ان کے سب اونٹ لوٹ لیے۔ انھوں نے ایک دوسرے

واتبعوه ۔ فنظرت ام عاصم اليه وهو يقع حابية له ۔

Marfat.com

ای یحذرها - والمقنعة المطرقة ۔

یتق کا معنی ہے یحذر یعنی پرہیز کرتا ہے ۔ مقنعۃ کا معنی مشدتہ یعنی مجبور ۔

فقالت له ما تصنع بعذرہ وکان ... منفوس

عاصم کی والدہ کہنے لگی تو اس کے ساتھ کیا کرے گا۔ عاصم میں عقل کی کمی تھی ۔ وہ

فقال لها اقتل به بسطام بن قیس ... فنهرته ...

بہت تنگ تھا ۔ کہنے لگا میں اس کے ساتھ بسطام بن قیس کو قتل کروں گا ۔ پس اس کی

فهبلت ... امت ... اخیف ... من ذلک ... فنظر

ماں نے اسے ڈانٹ پلائی اور کہنے لگی تیری ماں تجھے گم پائے ... اس سے

... فاخروها ...

بیٹے بچا عاصم ... دیکھا کہ درخت کے ساتھ باندھا ہوا ہے ۔ اس کی پیٹھ پر ...

... فنظر بسطام ...

لئے ہوا میں چھوڑ دیا ۔ بسطام نے دیکھا کہ گھوڑے اس کے قریب پہنچ چکے ہیں ... وہ

... فلما ...

گھوڑوں سے ... بنو شیبہ نے اسے ...

... دعها ... وابنا ...

سے کہا بسطام ... بیوقوف کہنے ہو ... کے پاس آنے

... علی ...

عاصم اپنے نیزے کے ساتھ اس پر ٹوٹ پڑا اور اسے ... درخت پر گرا دیا ...

... بسطام نصرانیا ...

درخت کو کہتے ہیں اور بسطام عیسائی تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت

النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔

کے بعد قتل ہوا ۔

فاراد ... الرجوع الی ... بسطام ...

Marfat.com

ان ... ... تی ذات یقول ابن عنمۃ الضبی وکان فی بنی
یں ... م قبول کروں گا۔ اس میں بن عنمۃ ضبی جو شیبان قبیلہ سے تعلق رکھتا ہے
شیب ...
کہتا ہے :

فخر علی الالاءۃ لم یوسد کان جبینہ سیف صیقل
اور وہ الاؤ کے درخت پر گر پڑا اس کے لیے بچھونا نہیں بچھایا گیا۔ اس کی پیشانی صیقل
شدہ تلوار کی مانند چمکتی ہے۔

ولما قتل بسطام لم یبق فی بکر بن وائل بیت الا ھجم ای ھدم۔
اور جب بسطام قتل کر دیا گیا۔ بکر بن وائل کے گھر پر حملہ کیا گیا اور گرا دیا گیا۔

وقولہ مات ابوغسان شیخ اللھازم۔ یعنی مالک بن مسمع بن شیبان
قولہ دمات ابوغسان شیخ اللھازم۔ اس سے مراد مالک بن مسمع بن شیبان
ابن شہاب احد بنی قیس بن ثعلبۃ والیہ تنسب المسامعۃ۔
ابن شہاب ہے جو بنو قیس بن ثعلبہ میں سے ہے۔ سامعہ قبیلہ اس کی طرف منسوب ہے۔
وکان سید بکر بن وائل فی الاسلام۔ وھو الذی قال لعبیداللہ بن زیاد بن
بکر بن وائل کا سردار تھا۔ یہ وہی ہے جس نے عبیداللہ بن زیاد بن ظبیان کو جو
ظبیان احد بنی تیم اللات بن ثعلبۃ وکان حین حدث امر مسعود
بنو تیم اللات بن ثعلبہ میں سے ہے کہا تھا۔ جب مسعود بن عمرو المعنی کا واقعہ
ابن عمرو المعنی من الازد فلم یعلمہ بہ۔ فقال لہ
ظہور پذیر ہوا تھا جو ازد سے تھا اس نے اس کے متعلق اسے اطلاع نہ دی۔ عبیداللہ
عبیداللہ وھو اسد فتاک العرب وھو قاتل مصعب بن الزبیر۔ ایکون
نے اسے کہا جو عرب کا نہایت بہادر آدمی اور مصعب بن زبیر کا قاتل ہے: ایسا
مثل ھذا الحدث ولا تعلمنی بہ لھممت ان اضرم
واقعہ ہو جاتا ہے اور تم مجھے خبر تک نہیں دیتے۔ میرا ارادہ ہے کہ میں تمہارے

Marfat.com

دارك عليك نارا۔

گھر کو آگ لگا دوں۔

فقال له مالك: اسكت يا ابا مطر فوالله ان في كنانتي سهما [illegible]

وہ کہنے لگے ابو مطر خاموش رہو، میرے ترکش میں جس قدر تیر ہیں سب سے

اوثق به مني لك۔ فقال له عبيد الله: [illegible] كنانتك

بڑھ کر مجھے تجھ پر اعتماد ہے۔ عبید اللہ کہنے لگا کہ میں تیرے ترکش میں ہوں۔

فوالله لو قعدت فيها لحطمتها [illegible] ولو قمت فيها

خدا کی قسم اگر میں اس میں بیٹھ تو اسے مار دوں گا۔ اگر میں اس میں کھڑا ہوا تو

لخرقتها [illegible] مالك واعجبه [illegible]

اسے پھاڑ ڈالوں۔ مالک نے کہا [illegible] یہ جواب پسند [illegible] اللہ تعالیٰ تجھ سے

في العشيرة مثلك۔ فقال: لقد سألت ربك شططا

ایسے قبیلہ کو زیادہ کرے۔ تو نے اپنے رب سے زیادتی کا سوال کیا ہے۔

وفي مالك بن مسمع يقول:

مالک بن مسمع کے متعلق شاعر نے کہا ہے:

اذا ما خشينا من امير ظلامة [illegible] دعونا ابا غسان يوما فعسكرا

جب ہم کسی امیر کے ظلم سے ڈرتے ہیں تو مدد کے لیے ابو غسان کو بلاتے ہیں وہ

لشکر لے کر مدد کے لیے آتا ہے۔

قوله: ولد مالك خير [illegible]

قوله: ولد مالك خير [illegible] تثنيه [illegible]

ولا يخرج مخرج النعت۔ [illegible]

بر نعت کے طور پر نہیں [illegible] هذا الاحمر القوم [illegible] تو ایسے شخص [illegible]

الاحمر الذي القوم۔ فاذا اردت الذي [illegible]

لے جو قوم میں [illegible]

اشتد هـ حمرة وله نقل هذا احمرهم وكذلك خيراهم - وانما
حمرة كے گا و نہیں کہے گا هذا احمرهم اور اسی طرح خیراهم - اس کا مطلب
ارادت بذا خيرهم ثم ثنت اي هذا الخير الذي هو فيهم - وقوله
هذا خيرهم ۔ بچہ تثنیہ کے وقت خیراهم کہے گا - وقول عشية
عشية بان مردود على قوله خيراهم
بان کی ضمیر خیراهم کی طرف راجع ہے ۔
وقوله رهط كعب وحاتم انما خفضت رهطا لانه بدل من هم
وقول رهط كعب وحاتم - یہاں رہط کے لفظ کو مجرد پڑھا جائے گا کیونکہ یہ هم
التي اضيفت اليها الخيرين - والتقدير وقدمات خير رهط
سے بدل ہے ۔ جو کہ خیرین کا مضاف الیہ ہے ۔ تقدیر کلام اس طرح ہے وقدمات
كعب وحاتم فلم يهلكهم عشية
خیر رہط کعب و حاتم پس ان دونوں نے ہلاک نہیں کیا ان کو شام کے وقت
بانا - فاما كعب فهو كعب بن مامة الايادي وكان احد
دونوں جدا ہو گئے ۔ کعب سے مراد کعب بن مامۃ الایادی ہے اور وہ عرب کا ایک
اجواد العرب الذي اثر على نفسه - وكان
بہت سخی گزرا ہے جس نے اپنے نفس پر ایک دوسرے شخص کو ترجیح دی تھی - یہ ایک
مسافرا ورفيقه رجل من النمر بن قاسط - فقل عليهما
دفعہ سفر میں تھا - اس کا ساتھی نمر بن قاسط قبیلہ کا ایک آدمی تھا ان کے پاس پانی
الماءُ فتصافناه -
کم رہ گیا تو وہ پانی تقسیم کرنے لگے ۔
والتصافن ان يطرح في الاناء حجر - وهذا الحجر الذي
تصافن کا معنی یہ ہے کہ برتن میں ایک پتھر پھینک دیا جاتا ہے (وہ پتھر جس کے
يقتسم به الماءُ - يقال له المقلة بفتح الميم) ثم يصبّ

Marfat.com

فیہ من الماء ما یغمرہ لئلا یتغابنوا۔ وکذالک کل شیء وقیت علی

ڈالا جاتا ہے کہ چھپ جائے تاکہ کسی کو خسارہ نہ ہو۔ اس طرح جس شے کو تولنا یا ناپنا

لبیدہ آو وزنہ والاصل ما ذکرنا۔

مقصود ہوتا ہے اسے تصافن کہتے ہیں۔ لیکن اس کے معنی وہی ہیں جو ہم نے بیان کردیے

فجعل النمری یشرب نصیبہ۔ فاذا شرب کعب نصیبہ قال

نمری اپنے حصہ کا پانی پی لیتا ہے۔ جب کعب اپنے حصہ کو پینے لگتا ہے۔ وہ کہتا

اسق اخاک النمری فیوثرہ [illegible] حتی جھدہ العطش

ہے اپنے نمری بھائی کو پلا دو۔ وہ اسے ترجیح دیتا ہے۔ اس طرح کعب مشقت میں پڑ

ورفعت لہ اعلام الماء۔ فقیل لہ رد کعب۔ [illegible]

گیا۔ اس کے لیے پانی کے نشان ظاہر ہوئے۔ اسے کہا گیا کعب پانی پر وارد ہو۔ وہاں

ورود بہ۔ فمات عطشا۔

وارد ہونا نہ تھا۔ وہ پیاس سے بیتاب ہو کر مر گیا۔

ففی ذالک یقول ابوداؤد الایادی

ابوداؤد ایادی اس کے متعلق کہتا ہے

اوفی علی الماء کعب ثم قیل لہ رد کعب انک وراد فما وردا

کعب نے پانی میں جھانکا پھر کہا گیا کعب پانی میں داخل ہو تو بہت اترنے والا ہے

لیکن وہ داخل نہ ہوا۔

فضرب بہ المثل فقال جریر فی مدحہ عمر بن

اس کے ساتھ ضرب المثل بیان کی جاتی ہے۔ جریر نے عمر بن عبدالعزیز کی

عبد العزیز۔

مدح بیان کرتے ہوئے کہتا ہے

یعود الفضل منک علی قریش وتفرج عنہم الکرب الشدادا

تو قریش پر احسان کرتا ہے اور ان سے سخت مصائب دور کرتا ہے۔

Marfat.com

وقد منعت وحشتهم برفق ٭ ويبقى ان وجدت ان تصادا

انہوں نے ان کے متنفر ہونے والوں کو نرم خلق کے ساتھ بے خوف کر دیا۔ اور لوگوں کو تیرے وحشی اصول نے عاجز کر دیا ہے کہ ملتے نہ پا سکے۔

وتبقی انجم یا عمر بن لیلی ٭ وتلقی ممحل السنة الجمادا

اے عمر بن لیلی تو بخشش کا ... اور قحط اور خشک سالی کو لوگوں سے ہٹاتا ہے۔

وتدعو الله مجتهدا لیرضی ٭ وتذکر فی رعیتک المعادا

کوشش کے ساتھ اللہ پاک کو راضی کرنے کے لیے دعا کرتا ہے اور تو اپنی رعیت میں آخرت کا ذکر اور وعظ کرتا ہے۔

وما کعب بن مامة وابن سعدی ٭ باجود منک یا عمر الجوادا

کعب بن مامہ اور ابن سعدی بھی اے سخی عمر تجھ سے بڑھ کر کوئی سخی نہیں۔

تعود صالح الاخلاق انی ٭ رایت المرء یلزم ما استعادا

تو نیک کاموں کا عادی ہو گیا ہے اور میں آدمی کو دیکھتا ہوں کہ وہ اپنی عادت نہیں چھوڑتا

هذا کعب بن مامة الذی ذکرناه۔ واما ابن سعدی فهو اوس

یہ کعب بن مامہ ہے جس کا ذکر ہم نے کر دیا ہے اور ابن سعدی اوس بن حارثہ بن

ابن حارثة بن لام الطائی وکان سیدا مقدما فوفد هو وحاتم بن عبد الله

لام طائی ہے۔ وہ ایک سردار اور پیشوا تھا۔ وہ اور حاتم بن عبداللہ طائی ایک مرتبہ

الطائی علی عمرو بن هند وابوه منذر بن منذر بن ماء السماء۔ فدعا

عمرو بن ہند اور اس کا باپ منذر بن منذر بن ماء السماء کے پاس گئے اس نے

اوسا فقال له: اانت افضل ام حاتم؟ فقال ابیت اللعن

اوس کو بلایا اور اس سے پوچھا۔ تم افضل ہو یا حاتم۔ وہ کہنے لگا کہ تم لعنت کے کاموں

لو ملکنی حاتم وولدی

سے انکار کرو یا جاہلیت کے زمانہ کے بادشاہوں کو سلام۔ اگر حاتم میرا۔ میری اولاد اور

Marfat.com

و تمنی ... لو جعلت فی غداۃ واحدۃ ... قد رغبت تمنا

قرابتداروں کا مالک بن جائے۔ ایک حبشی جن میں کسی و کوشش ہے۔ پھر اس نے ...

فقال ... ولذلک فقال ام ... ابنتک ...

بیٹا۔ اس سے پوچھا کہ افضل ہو یا وہ؟ وہ کہنے لگا کہ خدا نہیں ... یوں سے

انما ... ولدہ ... افضل منی

محفوظ رکھے۔ تو نے میرا تذکرہ ... کے ساتھ کیا حالانکہ اس کا بیٹا مجھ سے افضل ہے۔

کان النعمان بن المنذر ... ثوبا ... وفود العرب

نعمان بن منذر نے ایک دفعہ پوشاک منگوائی اور کہا جب عرب کے ...

من ... اجعل فی ... البس ...

وفود ... کے پاس تھے کل میرے پاس آئیں ... جو عرب سے

اکرم ... فقال ...

معزز اور شریف ہو ... پہنے ...

فقال ... ان ... الانسان ...

وہ کہنے لگا اگر وہ مجھے پہنانا نہیں چاہتا تو ...

... الامر ... فلما ...

مجھے ہی پہنانا مقصود ہے تو مجھے ... اور ...

النعمان ... فقال ...

جب نعمان ... نے اوس کو ... کے پاس ...

... انما ...

اور جس سے تو ... اس سے ... اور ...

... ۵ ... ان ...

اس ... نے ...

ثلثمائة ناقة۔
تین سو اونٹ دیں گے۔

فقال الحطیئة: کیف اھجو رجلا وارٰی فی بیتی اثاثا و
حطیئہ کہنے لگا میں ایسے آدمی کی کیسے ہجو کروں جبکہ میرے گھر میں جو مال و اسباب
لو مالو آو من عنده۔ ثم قال:
ہے سب اس کا دیا ہوا ہے۔ پھر کہا ہے

کیف الھجاء وما تنفک صالحة من آل لام بظھر الغیب تاتینی
میں اس کی ہجو کیسے کر سکتا ہوں جبکہ آل لام کی طرف سے انعامات کا سلسلہ میری
عدم موجودگی میں بھی رہتا ہے۔

فقال لھم بشر بن ابی خازم احد بنی اسد بن خزیمة: انا اھجوه
بشر بن خازم جس کا تعلق بنو اسد بن خزیمہ سے ہے کہنے لگا۔ میں اس کی ہجو
لکم فاخذ الابل وفعل۔ فاغار اوس علی الابل
کرتا ہوں۔ اس نے اونٹ لے لیے اور ہجو کی۔ تو اوس نے اونٹوں پر حملہ کر کے سب
فاکتسحھا فجعل لا یستجیر حیا الآ قال قد اجرتک
قبضہ میں کر لیے وہ جس قبیلہ سے پناہ کی درخواست کرتا وہی کہتا کہ ہم تمھیں پناہ دینے
الآ من اوس وکان فی ھجائه ایاه قد ذکر أمّه
کے لیے تیار ہیں لیکن اوس کا کیا ہوگا۔ اس نے اپنی ہجو میں اوس کی والدہ کا بھی ذکر کیا
فاتی به فدخل اوس علی أمّه فقال قد اتینا
تھا۔ اسے گرفتار کر کے لایا گیا اوس اپنی والدہ کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ بشر جس
ببشر الھاجی لک ولی فما ترین
نے میری اور تمھاری ہجو کہی تھی، میرے پاس گرفتار کر کے لایا گیا ہے۔ اس کے متعلق
فیه؟
تمھارا کیا خیال ہے؟

Marfat.com

فقالت له أو تطيعني فيه؟ قال نعم. قالت أرى أن

وہ کہنے لگی اس کے متعلق تم میری بات مانو گے؟ اس نے کہا ہاں. کہنے لگی میرا خیال ہے

ترد عليه ماله وتعفو عنه وتحبوه [illegible]

کہ اونٹ اسے لوٹا دو اور اسے معاف کر دو بلکہ اپنی طرف سے اسے کچھ انعام بھی دو۔ میں

أفعل مثل ذلك. فإنه لا يغسل هجاءه إلا مدحه فخرج

بھی اسے کچھ دوں گی کیونکہ اس کی ہجو تو اس کی مدح ہی زائل کر سکتی ہے۔ وہ اس

إليه فقال: إن أمي سعدى التي كنت تهجوه قد أمرت لك

کے پاس آیا اور کہنے لگا میری والدہ سعدی جس کی تو نے ہجو کی تھی اس نے تجھے اتنے

بكذا وكذا. فقال لا جرم والله لا مدحت أحدا حتى

متعلق ایسا ایسا حکم دیا ہے۔ وہ کہنے لگا بخدا آج سے مرتے دم تک میں تیرے علاوہ

أموت غيرك [illegible] فيه يقول:

کسی کی مدح نہیں کروں گا۔ اس کے متعلق وہ کہتا ہے

إلى أوس بن حارثة بن لأم [illegible] ليقضي حاجتي فيمن قضاها

میں اوس بن حارثہ بن لام کی طرف جا رہا ہوں تاکہ وہ میری ضروریات پوری کر دے جیسے

دوسرے حاجتمندوں کی حاجت پوری کی ہے

وما وطئ الثرى مثل ابن سعدى ولا لبس النعال ولا احتذاها

ابن سعدی کی مانند کسی نے زمین کو نہیں روندا اور نہ جوتا پہنا اور نہ جوتا استعمال کیا

وما حاتم الذي ذكره الفرزدق [illegible]

اور حاتم جس کا فرزدق نے ذکر کیا ہے وہ حاتم بن عبداللہ طائی ہے جو مشہور سخی تھا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

انّب نفسه عن نفسه فقال الفرزدق :

فرزدق آئے اور یہ اشعار کہے :

فلما تصدّى للاداوة اجهشت ⁂ الى غضون العنبرى الجراضم

اور جب تم نے دنیے کا پانی تقسیم کیا تو عنبری پیٹو کے جسم سے شکن زدہ سرخ بدن سے چپٹ گئے

فجاء بجلمود له مثل رأسه ⁂ ليشرب ماء القوم بين الصرائم

وہ اپنے سر کے مطابق ایک پتھر لایا تاکہ لوگوں کا پانی ٹیلوں کے درمیان یعنی ریگستان میں پی سکے۔

على ساعة لو ان فى القوم حاتما ⁂ على جوده ضنّت به نفس حاتم

ایک ایسے وقت میں اگر حاتم بھی لوگوں میں موجود ہوتا تو اپنی سخاوت کے باوجود اس کا نفس بھی بخل کرنے لگتا۔

قوله اجهشت فهو التسرع وما تراه نحواه من مقاربة الشيء

قوله اجهشت کسی کام میں جلدی کرنے اور کسی شئے کو قریب کرنے کے مفہوم پر

يقال : اجهش بالبكاء

بولا جاتا ہے۔ اجهش بالبکاء یعنی جلدی سے رو پڑا۔

الغضون التكسر فى الجلد والجراضم الاحمر المتلئ . وقوله

غضون جسم کے تکسر کو کہتے ہیں۔ جراضم کا معنی سرخ بھرا ہوا پیٹو۔ یشرب

ليشرب ماء القوم بين الصرائم فهو جمع صريمة وهى الرملة التى

ماء القوم بین الصرائم میں صرائم صریمہ کی جمع ہے۔ اس کا معنی ایک چھوٹا ٹیلہ جو

تنقطع من معظم الرمل وقوله صريمة بريد مصرومة والصرم القطع .

بڑے ٹیلے سے الگ ہو جائے صریمہ مصرومۃ کے معنی میں ہے۔ صرم کا معنی کاٹنا ہے

وانشد الاصمعى :

اصمعی نے یہ شعر پڑھا ہے

فبات يقول اصبح ليل حتى ⁂ تجلّى عن صريمته الظلام

اس بیل نے رات گزاری کہہ رہا تھا اے رات صبح کر دے یہاں تک کہ اس کے ٹیلے سے تاریکی دور ہو گئی

Marfat.com

یعنی نورا و صبیحة و منه [illegible] انتهی قوله

اس سے مراد رات ہے اور صبیحۃ سے مراد وہ ٹیلہ جہاں وہ مقیم ہے۔

وقال المفسرون في قول الله عزوجل فاصبحت كالصريم قولين:

مفسرین نے اللہ عزوجل کے فرمان "فاصبحت کالصریم" کے دو معنی بیان کیے ہیں

قال قوم [illegible] كالليل المظلم، وقال قوم [illegible] كالنهار المضيء۔

کچھ لوگوں نے کہا ہے: اس کا معنی تاریک رات اور دوسروں نے روشن دن کہا ہے

اي [illegible] لا شيء فيها [illegible] وقيل [illegible] سواد [illegible]

یہ [illegible] میں سے ہے [illegible] سواد [illegible]

بیاضها [illegible]

آباد [illegible] آخری قول [illegible] اس سے حجت پکڑتے ہیں [illegible]

ويحتج صاحب القول الاول في السواد [illegible]

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے حجت پکڑتے ہیں

[illegible] وانما [illegible] سواد [illegible]

[illegible] آخری [illegible] سواد [illegible]

[illegible] سواد [illegible]

کی وجہ سے کہا جاتا ہے [illegible]

[illegible] في [illegible]

[illegible] في [illegible]

سے بیان ہے [illegible]

في الادب والتنوع [illegible]

قال ابو حاتم [illegible] اذا [illegible] في [illegible]

ابو حاتم کہتے ہیں [illegible]

Marfat.com

وكان يقال: انعم الناس عيشاً من عاش غيره في عيشه.

اجتناب کرے۔ سب سے بہتر اس شخص کی زندگی ہے جس کا غیر بھی اس زندگی سے فائدہ

وقيل في المثل السائر: من كان في وطن فليواس غيره [illegible]

اٹھائے۔ مشہور ضرب المثل ہے جو وطن میں ہے اسے اجنبی کے ساتھ ہمدردی کا

ليبر نعق في وطن غيره [illegible] في غربته.

سلوک کرنا چاہیے تاکہ وہ اپنی غربت میں کسی غیر کے وطن میں رہ سکے۔

قال: وتنبه معاوية من رقدة له فانتبه عمرو بن العاصؓ

حضرت معاویہؓ ایک مرتبہ نیند سے بیدار ہوئے انھوں نے عمرو بن العاصؓ کو جگایا

فقال له عمرو: ما بقي من لذتك يا امير المؤمنين. قال

عمرو بن العاصؓ کہنے لگے اے امیر المؤمنین آپ کی کونسی خواہش ابھی باقی ہے۔ وہ کہنے

عين خرارة في ارض خوارة وعين ساهرة لعين نائمة.

لگے نشیبی زمین میں آواز کرنے والا چشمہ۔ اور سونے والی آنکھ کو بیدار آنکھ دیکھ رہی

فما بقي من لذاتك يا ابا عبد الله؟

ہو یعنی محبوب گود میں سویا ہوا ہو۔ اے ابوعبداللہ! تمھاری کونسی خواہش باقی ہے

قال: ان ابيت معرسا بعقيلة من عقائل

وہ کہنے لگے کہ میں عرب کی کسی حرّہ سے شادی کروں اور اس کے ساتھ ایک رات

العرب. ثم نبهنا وردان.

بسر کروں۔ پھر انھوں نے وردان کو بیدار کیا

فقال له معاويةؓ: ما بقي من لذتك؟ فقال الافضال على

حضرت معاویہؓ نے اسے کہا تیری کیا خواہش۔ اس نے کہا میں اپنے بھائیوں پر انعام و

الاخوان. فقال له معاويةؓ: اسكت فانا احق بها منك

احسان کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت معاویہ نے کہا تو خاموش رہ میں اس بات کا زیادہ اہل

فقال له قد امكنتك فافعل [illegible]: ان [illegible] عمرداً

Marfat.com

لما سئل قال: [illegible] أن أستتم بناء مدينتي [illegible] وان

سوال کیا گیا کہ تمھاری کونسی خواہش باقی ہے۔ انھوں نے کہا کہ میں اپنا شہر مدینہ مکمل کروں [illegible]

وردان لما سئل۔ قال: أن ألقي كريماً [illegible] في [illegible]

جب وردان سے پوچھا گیا۔ تو اس نے کہا کہ میں سخی اور وفادار شخص پر احسان کے بعد

احسانٍ کان منّی الیه۔

اس سے ملاقات کروں۔

وانه معاویة سئل عن الباقي من [illegible]

اور حضرت معاویہؓ سے جب سوال کیا گیا کہ تمھاری کونسی خواہش باقی ہے تو انھوں

محادثة الرجال۔

نے کہا کہ آدمیوں کے ساتھ باتیں کرتے رہنا۔

ویروی عن عبد الملک انه قال وقد سئل عن الباقي من لذته [illegible]

ایک روایت میں ہے کہ عبدالملک سے بھی سوال کیا گیا تو انھوں نے [illegible]

فقال: محادثة الاخوان في [illegible] على [illegible]

راتوں میں ریت کے ٹیلوں پر بیٹھ کر [illegible]

سلیمان بن عبد الملک [illegible] قد اکلت الطیب و لبست [illegible]

جب سلیمان بن عبدالملک سے کہا [illegible]

ركبنا [illegible]

[illegible]

کو صدیق [illegible]

اب باقی رہ گئی ہے [illegible]

فقال رجل [illegible]

ہے ایک قریشی نے [illegible]

انما بقيت [illegible]

Marfat.com

وقال مہلب بن ابی صفرۃ: العیش کلہ فی الجلیس الممتع۔ وقال

مہلب بن ابی صفرہ نے کہا: زندگی ایک نفع دینے والے ہم نشین میں ہے۔ حضرت

معاویہ: [illegible] الخفض والدعۃ

معاویہ کہتے ہیں: دنیا عیش وعشرت اور آرام وراحت کا نام ہے۔

وقال یزید بن المہلب: ما یسرنی انی کفیت امر الدنیا کلہ

یزید بن مہلب نے کہا مجھے تو یہ پسند نہیں کہ میں سبھی امور سے کفایت کر دیا جاؤں۔

قیل لہ: ولم ایہا الامیر؟ قال: اکرہ عادۃ العجز۔ ویروی عن بعض الصالحین

کسی نے کہا کیوں؟ کہنے لگے: مجھے عجز سے نفرت ہے۔ کسی صالح شخص سے مروی ہے اس نے

انہ قال: لو انزل اللہ کتابا انہ معذب رجلا واحدا لخفت

کہا اگر اللہ تعالیٰ ایک کتاب نازل فرمائے کہ وہ صرف ایک آدمی کو عذاب کر رہا ہے۔ میں ڈروں

ان اکون ہو۔ او انہ راحم رجلا واحدا لرجوت

گا کہیں میں وہ ایک نہ ہوں۔ یا اس میں یہ لکھا ہوا ہو کہ وہ ایک شخص پر رحم کرے گا۔ میں

ان اکون ہو۔ ولو علمت انہ معذبی لا محالۃ

اس کی امید رکھوں گا کہ وہ میں ہوں گا۔ اگر مجھے پتہ چل جائے کہ وہ مجھے لازماً عذاب کرنے والا

ما ازددت الا اجتہادا لئلا ارجع علی نفسی بلائمۃ

ہے۔ میں اسی کوشش میں لگا رہوں گا کہ میں اپنے کو ملامت نہ کرسکوں۔

ویروی ان عمر بن عبد العزیز کان یدخل الیہ سالم مولی بنی مخزوم

روایت میں ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے پاس سالم بنی مخزوم کے مولیٰ، بعض راوی

وقالوا: بل زیاد۔ وکان عمر اراد شراءہ وعتقہ۔

کہتے ہیں کہ وہ زیاد کا غلام تھا اور حضرت عمر بن عبد العزیز نے اسے خرید کر آزاد کرنے کا ارادہ

فاعتقہ موالیہ۔ وکان عمر یسمیہ اخی فی اللہ۔

کیا تھا۔ اس کے آقاؤں نے اسے آزاد کر دیا۔ حضرت عمر فرماتے یہ اللہ کے لیے میرا بھائی

فکان اذا دخل وعمر فی صدر مجلسہ تنحی عن الصدر۔

[illegible]

Marfat.com

فيقال له في ذلك؟ فيقول: اذا دخل عليك من لا

ہٹ جاتے۔ انھیں اس کے متعلق کہا جاتا تو جواب میں کہتے جب تمھارے پاس ایسا شخص آئے

ترى لك عليه فضلا فول له شرف المجلس

جسے تم اپنے سے افضل سمجھتے ہو تو اس پر مجلس کا شرف نہ پکڑو۔

وطفئ السراج ليلة وهو يكتب فوثب اليه رجاء بن حيوة ليصلحه

ایک دفعہ دیا بجھنے لگا۔ رجاء بن حیوہ اس کی طرف کھڑا ہوا۔ حضرت عمر نے اسے

فاقسم عليه عمر فجلس ثم قام عمر فاصلحه۔ فقال له رجاء

تاکیداً کہا کہ بیٹھ جاؤ۔ پھر وہ خود کھڑے ہوئے اور اسے درست کر دیا۔ رجاء کہنے لگا

أتقوم يا امير المؤمنين؟ قال قمت وانا عمر بن عبد العزيز

امیر المومنین! آپ کیوں کھڑے ہوئے؟ فرمایا جب میں کھڑا ہوا اس وقت بھی عمر بن

ورجعت وانا عمر بن عبد العزيز۔

عبدالعزیز تھا اور لوٹا ہوں تب بھی عمر بن عبدالعزیز تھا۔

وروي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال لا ترفعوني فوق قدري

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری قدر سے بڑھ کر میری تعریف نہ کرو

فتقولوا في ما قالت النصارى في المسيح

اور میرے متعلق بھی وہی کچھ کہنے لگ جاؤ جو عیسائیوں نے عیسیٰ علیہ السلام

فان الله اتخذني عبدا قبل ان يتخذني رسولا۔

کے متعلق کہا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول بنانے سے پہلے بندہ بنایا ہے۔

ودخل مسلمة بن عبد الملك على عمر بن عبد العزيز في مرضه

مسلمہ بن عبدالملک حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس آئے وہ اپنی مرض الموت میں

التي مات فيها

تھے۔ کہنے لگے اے امیر المومنین آپ بہت ... حضرت عمر بن عبدالعزیز نے

فقال ... الي

[illegible]

Marfat.com

ثم ردها بما اجبت - فقال او تقبل ؟ قال نعم - قال
اب ان یں وصیت فرما دیں۔ کہنے لگے کیا میری بات مان لوگے؟ کہنے لگا جی ہاں۔ فرمانے
ترد علی من اخذت منه ظلما۔
لگے۔ جن سے یہ ظلم سے لیے گئے ہیں انھیں واپس کر دیئے جائیں۔
فبکی مسلمة ثم قال یرحمك الله لقد الانت منا قلوبا
مسلم رو پڑا اور کہنے لگا خدا آپ پر رحم فرمائے۔ ہمارے سخت دلوں کو نرم کر دیا ہے
قاسیة وابقیت لنا فی الصالحین ذکرا۔
اور نیک لوگوں میں ہمارا تذکرہ باقی رکھا ہے
وقیل لعلی بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی الله عنهم: انك من ابر
علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کہا گیا۔ تم سب سے بڑھ
الناس بامك ولسنا نراك تاكل مع امك فی صحفة
کر اپنی والدہ کے فرمانبردار ہو لیکن کبھی ایک پیالہ میں اپنی والدہ کے ساتھ کھانا نہیں کھایا
فقال اخاف ان تسبق یدی الی ما قد سبقت عینها
کہنے لگے میں ڈرتا ہوں کہ جس لقمہ کی طرف میری والدہ کی آنکھ سبقت لے جا چکی ہے۔ میرا
الیه فاکون قد
ہاتھ اس کی طرف بڑھ جائے گا۔ میں اس کا نافرمان بن جاؤں گا۔ تو میں نے اس کے ساتھ
عققتها۔
کھانا ترک کر دیا۔
وقیل لعمر بن ذر حین نظر الی تعزیته عن ابنه کیف کان بره
عمر بن ذر کو اس کے بیٹے کے وفات پر تعزیت کی جا رہی تھی اس سے سوال کیا گیا کہ وہ
بك ؟ فقال والله ما مشی بنهار معی قط الا
کس قدر تمہارا فرمانبردار تھا؟ اس نے کہا اللہ کی قسم! جب بھی میرے ساتھ دن کو چلتا تو میرے
مشی خلفی ولا بلیل الا مشی امامی ولا رقی سطحا

Marfat.com

وانا تحتہ۔

جس کے نیچے میں ہوتا۔

وقال ابو المخش كانت لي ابنة تجلس معي على المائدة

ابو المخش کہتا ہے کہ میری ایک بیٹی تھی۔ وہ دسترخوان پر بیٹھ کر میرے ساتھ کھانا

فتبرز كفا كانها طلعة في ذراع كانه جمارة فلا تقع

کھاتی وہ شگوفہ ایسی ہتھیلی نکالتی جو گابھا ایسے بازو میں معلوم ہوتی اس کی آنکھ کسی

عينه على اكلة نفيسة الا خصتني بها فزوجتها و...

نفیس لقمہ پر نہیں پڑتی تھی مگر میرے لیے خاص کر دیتی۔ میں نے اس کی شادی کر دی۔ و...

يجلس معي على المائدة ابن لي فيبرز كفا كانها كرنافة في

دسترخوان پر میرا بیٹا میرے ساتھ بیٹھنے لگا۔ وہ کھجور کے جنڈ جیسا ہاتھ نکالتا اس کا

ذراع كانها كربة فوالله ان تسبق عيني الى لقمة طيبة الا

بازو ایسا تھا جیسا کھجور کا ڈنٹھل۔ میری آنکھ کسی عمدہ لقمہ پر نہ پڑتی تھی مگر اس کا ہاتھ

الا سبقت يده اليها۔

اس کی طرف سبقت لے جاتا۔

وقال الاصمعي قيل لابي المخش: ما كان ابنك ... فقال: ... ما ...

اصمعی کہتے ہیں۔ ابو المخش سے کہا گیا تیرا کوئی بیٹا بھی تھا۔ وہ کیسا تھا۔ مخش بولا تھا

المخش ... كان والله اشدق خرطمانيا ... اذا تكلم

یعنی میرا بیٹا ہی تھا، وہ اللہ کی قسم بڑے جبڑے والا اور بڑے ناک والا بلند قامت تھا۔

سال لعابه كانما ينظر من قلتين و

جب کلام کرتا اس کی رال ٹپکتی اس کی آنکھیں کھوہ کے تنے کی مانند تھیں گویا وہ دیکھتا

كان ترقوته بوان او خالفة

ہے دو کھوہوں سے یعنی بلند قامت تھا۔ گویا اس کے سینے کی ہڈی ... اور ...

وكان مشاشه منكبيه كركرة جمل فقأ الله عيني

Marfat.com

ھاتین ان کنت رایت بھما احسن منہ قبلہ ولا بعدہ۔
جیسا کہ تو نے اس سے اچھا خوبصورت کبھی اس سے پہلے یا بعد دیکھا ہو۔

قولہ بوان اوخالفۃ۔ فھما عمودان من عمد البیت۔ البوان فی
قولہ بوان او خالفۃ گھر کے ستونوں کے نام ہیں۔ بوان اگلے حصہ کے ستون
مقدمہ والخالفۃ فی مؤخرہ۔ والکرنافۃ طرف المدیۃ العریض
اور خالفہ پچھلے حصہ کے ستون کو کہتے ہیں۔ کرنافہ کا معنی ہے کھجور کی شاخ کا چوڑا
الذی یتصل بالنخلۃ کانہ کتف۔
کنارہ جو کاٹنے کے بعد کھجور کے تنے میں رہ جاتا ہے اور کندھے کی طرح معلوم ہوتا ہے۔

حدثنی بھذا الحدیث العباس بن الفرج الریاشی عن الاصمعی وحدثنی
عباس بن فرج ریاشی نے اصمعی سے روایت کی۔ اس سے روایت کرنے والا شخص
عمن حدثہ قال: مر بنا اعرابی ینشد ابنا لہ۔ فقلنا: صفہ
کہتا ہے ایک اعرابی ہمارے پاس سے گزرا اپنا بیٹا تلاش کر رہا تھا ہم نے کہا اس کا
فقال: دنینیر۔ قلنا: لم نرہ۔
حلیہ تو بتاؤ۔ کہنے لگا جیسے ایک چھوٹا سا دینار ہوتا ہے۔ ہم نے کہا ایسا لڑکا تو ہم نے
فلم نلبث ان جاء بجعل علی عنقہ۔
نہیں دیکھا۔ تھوڑی دیر بعد ایک کالا سیاہ بچہ اپنی گردن پر بٹھائے ہمارے پاس سے
فقلنا: لو سالتنا عن ھذا لارشدناک۔ ما زال منذ الیوم
گزرا۔ ہم نے کہا کہ اگر اس کے متعلق ہم سے پوچھتا تو ہم بتلا دیتے۔ یہ سارا دن ہمارے
بین ایدینا وانشد فی منشد وانشدنی الریاشی احد البیتین۔
پاس رہا ہے کس کا شعر ہے اور مجھے ریاشی نے پڑھ کر سنایا ہے ؎

نعم ضجیع الفتی اذا برد اللیل سحیرا وقرقف الصرد

کرنے والے خوبرو سردی سے کپکپانے لگا اللہ تعالیٰ نے اس محبوب کو عاشق سے دور جب
اس طرح مزین کر رکھا ہے جیسے آپ کی آنکھ میں [illegible] زردی باقی ہے۔

[illegible] کا [illegible]

[illegible] ہاتھی کی طرح بڑی ناک والا اور لغت میں اس وزن کے الفاظ ہیں۔

دقاق [illegible] حضرت [illegible] حسن عزیزہ بن [illegible]

ام ثواب مزنیہ نے جس کا تعلق عزیزہ بن احمد بن [illegible]

[illegible] ابنہا :
کے متعلق یہ اشعار کہے ہیں۔

ربیتہ وھو مثل الفرخ اعظمہ [illegible]

آپ نے اس کی پرورش کی جبکہ چوزے کی مانند تھا [illegible]

اور دیکھے [illegible] اس کے پاس [illegible] تھا یعنی اس کے پاس ملازم تھے۔

حتی اذا آنس [illegible]

جب وہ [illegible] ہو گیا تب اس کی اصلاح کرنے [illegible]

[illegible] نہیں [illegible] رہتا ہے۔

[illegible] یخرق اثوابی [illegible]

[illegible]

مجھ سے ادب کی تلقین کرتا ہے۔

[illegible]

[illegible]

دیکھتی ہوں

قالت لہ [illegible]

[illegible]

کی عادت ہے۔

Marfat.com

ولو بنی فی نار مسعرة ؛ من الجحیم لزادت فوقها حطبا

اگر وہ مجھے دوزخ کی شعلہ زن آگ میں دھکیلے تو اس کے اوپر اور ایندھن لا کر رکھ دے۔

قولہ بارد فہو اٰبر یصلحہ ابن ابرت النخل و ابرته

قولہ بارد ابر کاٹ چھانٹ کرنے والے کو کہتے ہیں۔ ابرت النخل اور ابرته

تنقیحا اذا لقحته۔

دونوں طرح بولا جاتا ہے اس کا معنی ہے پیوند کرنا۔

ویروی ان مالک بن العجلان او غیرہ من الانصار کان یتحف

روایت ہے کہ مالک بن عجلان یا کوئی دوسرا انصاری ابو جبیلہ کو نہایت عمدہ کھجوریں

ابا جبیلة الملک حیث نزل بھم بتمر من نخلة لھو شریفة فذھب

بطور تحفہ پیش کرتا۔ جب ان کے ہاں اترتا۔ ایک دن وہ غیر حاضر تھا۔ ابو جبیلہ کہنے لگا

یوما فقال ابو جبیلة ان مالکا کان یتحفنا من جنی ھذہ النخلة

مالک اس کھجور سے ہمیں دیا کرتا ہے اسے کاٹ دو۔ مالک آیا اسے کاٹا جا چکا تھا دو

فجذوھا فجاء مالک وقد جذت فقال من سعی علی عنق الملک

کہنے لگا بادشاہ کے اس درخت کو کس نے کاٹا ہے۔ لوگوں نے اسے بتلایا کہ بادشاہ ہی

نخلة فاعلموہ ان الملک امر بذلک فجاء حتی وقف علیہ فقال:

نے اس کا حکم دیا ہے۔ وہ آیا بادشاہ کے پاس کھڑا ہوا اور کہنے لگا

جددت جنی نخلتی ظالما ؛ وکان الثمار لمن قد ابر

تو نے میری کھجور کا پھل ظلم سے توڑ لیا۔ اور پھل تو کو پیوند کرنے والے کا حق ہے

فلما دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینة اطرفوہ بھذا الحدیث

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے۔ انھوں نے آپ کو یہ واقعہ سنایا

فقال صلی اللہ علیہ وسلم الثمر لمن ابر الا ان یشترطہ المشتری۔ و

آپ نے فرمایا پھل تو اس کا ہے جو اسے گابھا دے مگر جب خریدار شرط کر لے۔ فحال نمرہ در کو

الفحال فحل النخل ولا یقال لشیء من الفحول فحال غیرہ۔ وانشدنی المازنی:

يطفن بنخلٍ كان ضبابه ❊ بطون الموالي يوم عيدٍ تغدّت

وہ کھجور کے اردگرد گھوم رہی ہیں۔ ان کے خوشے غلاموں کے پیٹ کی مانند ہیں جنھوں نے
عید کے دن صبح صبح کھانا کھایا ہو۔

وضبابه طلعه و آض عاد و رجع۔

ضبابہ سے مراد اس کے خوشے ہیں۔ آض کا معنی عاد اور رجع ہے۔

وقولها شذبه : تقول قطع عنه الكرب والعناكيب ۔

وقولہا شذبہ۔ اس کا مطلب ہے کہ شاخیں اور خوشے اس سے کاٹ دیے۔

مشذّب مقطوع۔ ويقال للرجل الطويل النحيف مشذّب يشبه

مشذب کا معنی مقطوع ہے۔ لمبے ضعیف آدمی کو مشذب کہتے ہیں۔ اسے اس تنے کے

بالجذع المحذوف عنه الكرب، واصل التشذيب القطع

ساتھ تشبیہ دی جاتی ہے جس سے شاخیں دور کر دی گئی ہوں۔ تشذیب کا معنی کاٹنا
ہے۔ فرزدق کہتا ہے

وقال الفرزدق:

عضّت سيوف تميم حين اغضبها ❊ رأس ابن عجلي فاضحي رأسه شذبا

بنو تمیم کی تلواروں نے ابن عجلی کا سر کاٹ دیا جب اس نے ان کو ناراض کر دیا۔ سو وہ کٹ گیا

اراد: عضّت سيوف تميم رأس ابن عجلي حين اغضبها. وابن

عبارت نثر میں اس طرح ہوگی: عضت سیوف تمیم رأس ابن عجلی حین اغضبہا

عجلي عبد الله بن خازم السلمي وامه عجلي، وكانت سوداء، وهي

اور ابن عجلی عبداللہ بن خازم السلمی ہے اور اس کی والدہ عجلی تھی اور سیاہ رنگ کی تھی۔ اسلام

احدى اغربة العرب في الاسلام.

میں وہ عرب کی انتہائی سیاہ رنگ کی عورت تھی اغربات عرب کی جمع ہے۔

وسئل المهلب: من اشجع الناس؟ فقال عبّاد بن

مہلب سے سوال کیا گیا لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر کون ہے اس نے کہا عباد بن

Marfat.com

حصین و عمر بن عبید اللہ بن معمر والمغیرۃ بن المھلّب۔ فقیل لہ: فاین
حصین اور عمر بن عبید اللہ بن معمر اور مغیرہ بن مہلب۔ اسے کہا گیا۔ ابن زبیر،
ابن الزبیر وابن حازم وعُمَیر بن الحباب، فقال: انما سُئلتُ عن الانس
ابن حازم اور عمیر بن الحباب کہاں گئے، تو وہ کہنے لگا کہ مجھ سے انسانوں کے متعلق
ولم اسأل عن الجن۔
پوچھا گیا ہے۔ جنوں کے متعلق سوال نہیں کیا گیا۔ (وہ تو جنات ہیں) (باب ۲)

روی شعبۃ عن واقد بن محمد عن ابن ابی ملیکۃ عن القاسم بن محمد۔ قال:
شعبہ نے واقد بن محمد عن ابی ملیکہ عن القاسم بن محمد روایت کیا ہے کہ
قالت عائشۃ رضی اللہ عنہا: من ارضی اللہ باسخاط الناس
حضرت عائشہ صدیقہ رض فرماتی ہیں کہ جو شخص لوگوں کو ناراض کر کے اللہ کو راضی کرتا ہے
کفاہ اللہ ما بینہ وبین الناس۔ ومن ارضی
تو اللہ تعالیٰ اس کے اور لوگوں کے مابین معاملات کا کفیل ہو جاتا ہے اور جو شخص اللہ کو
الناس باسخاط اللہ وکلہ اللہ الی الناس۔ ومن
ناراض کر کے لوگوں کو راضی رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے۔ جو
اصلح سریرتہ اصلح اللہ علانیتہ۔
اپنے باطن کو درست کرتا ہے اللہ اس کے ظاہر کو درست کر دیتا ہے۔

وروی ان الحسن بن زیاد لما ولی المدینۃ فقال لابن ھرمۃ
روایت ہے کہ حسن بن زید جب مدینہ کے گورنر ہوئے ابن ہرمہ سے کہنے
انی لست کمن باع لک دینہ رجاء مدحک او خوف
لگے۔ میں ایسا شخص نہیں ہوں کہ تیری مدح کی امید میں یا تیری مذمت کے خوف سے
ذمک۔ قد افادنی اللہ بولادۃ نبیّہ الممادح و
اپنا دین بیچ ڈالوں۔ اللہ پاک نے مجھے اپنے نبی زادہ ہونے کی بنا پر کئی خوبیوں سے نوازا ہے

Marfat.com

وجنبني المنابح. وإن من حقه عليّ ألا أغضي على تقصير في

اور مجھے مصائب سے بچایا ہے۔ اس کا مجھ پر یہ حق ہے کہ اس کے کسی حق کی تقصیر میں چشم پوشی

حقه. وانا أقسم بالله لئن أتيت بك سكران

سے کام نہ لوں۔ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر تجھے نشہ کی حالت میں میرے پاس لایا

لأضربنك حدين. حدا للخمر وحدا للسكر. ولأزيدن

گیا تو میں تجھے دوہری حد لگاؤں گا۔ ایک شراب کی حد اور ایک نشہ کی۔ اور تجھے اس سے

لموضع حرمتك بي فليكن تركك لها لله تعن

زیادہ سزا دوں گا کہ تو میرے نزدیک محترم ہے اس لیے اللہ کی رضا کے لیے اس شراب کو

عليه ولا تدعها للناس فتوكل اليهم. فنهض

چھوڑ دے تیری مدد کی جائے گی اور لوگوں کے لیے نہ چھوڑ تو ان کے سپرد کر دیا جائے گا۔ ابن ہرمہ

ابن هرمة وهو يقول:

یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

نهاني ابن الرسول عن المدام ... وأدبني بآداب الكرام

اور ابن رسول اللہ نے مجھے شراب پینے سے روکا ہے اور شریفوں جیسے آداب مجھے سکھلائے ہیں

وقال لي اصطبر عنها ودعها ... لخوف الله لا خوف الأنام

مجھے کہا ہے کہ شراب سے صبر کر اور اسے اللہ کے خوف کی وجہ سے چھوڑ دے نہ کہ لوگوں کے ڈر سے

وكيف تصبري عنها وحبي ... لها حب تمكن في عظامي

میں اس سے کیسے صبر اختیار کر سکتا ہوں جبکہ اس کی محبت میری ہڈیوں میں داخل ہو چکی ہے۔

أرى طيب الحلال عليّ خبثا ... وطيب النفس في خبث الحرام

میں حلال پاکیزہ چیز کو اپنے اوپر پلید دیکھتا ہوں اور نفس حرام خبیث چیز پسند کرتی ہے

وقال الحسن لمطرف بن عبد الله بن الشخير الحرشي: يا مطرف عظ

حسن نے مطرف بن عبداللہ بن الشخیر حرشی سے کہا: اے مطرف اپنے ساتھیوں کو

أصحابك. فقال مطرف: اني أخاف أن أقول ما لا أفعل

[illegible]

Marfat.com

فقال الحسن: یرحمک الله و ایُّنا یفعلُ ما یقول۔
حسن کہنے لگے اللہ تم پر رحم فرمائے ہم میں سے کون ایسا ہے جو کہنے کے مطابق عمل کرتا ہے
لَوَدَّ الشیطانُ انّه ظَفِرَ بهذه منکم فلم یأمر احدٌ بمعروفٍ
شیطان چاہتا ہے۔ اس طرح تم پر کامیابی حاصل کرے اور کوئی کسی کو نیکی کا حکم نہ دے
و لم ینهَ عن مُنکرٍ۔
اور نہ برائی سے روکے۔

وقال مطرّفُ بن عبد الله لابنه: یا عبد الله العلمُ افضل من العمل
مطرف بن عبداللہ نے اپنے بیٹے سے کہا اے عبداللہ علم عمل سے افضل ہے۔ نیکی
والحسنة بین السیّئتین وشر السیر الحَقْحَقَةُ۔ قوله: الحسنه
دو برائیوں کے درمیان ہے اور ایسی رفتار جو سواری کو ہلاک کرے بُری رفتار ہے۔ قولهٗ
بین السیّئتین۔ یقول الحقّ بین فعل المقصّر والغالی۔ ومن
الحسنة بین السیئتین۔ اس کا معنی یہ ہے کہ حق افراط اور تفریط کے درمیان ہے۔ عربوں کا
کلام مہو خیر الامور اوساطها۔ وقوله: وشرّ السیر الحقحقة وهو ان
مقولہ ہے تمام امور میں بہترین میانہ روی ہے۔ قوله شرّ السیر الحقحقة۔ اس کا معنی
یستفرغ المسافر جُهْدَ ظهره فیقطعهُ فیهلِكَ ظهرهُ ولا یَبْلُغَ
یہ ہے کہ مسافر اپنی سواری تیز رفتاری سے دوڑاتا ہے اور اسے ہلاک کر ڈالتا ہے لیکن
حاجته۔ یقال: حقحق السیرَ اذا فعل ذلك۔
منزل مقصود تک پہنچ نہیں پاتا "حقحق السیر" اس وقت کہتے ہیں جب کوئی مسافر ایسا کرے
وقال الراجز: وانبتّ فعل السائر لحُقْحُقِ۔ افعل بالنصب
راجز نے کہا ہے وہ ختم ہو گیا جیسا کہ ہر تیز رفتار سوار کا فعل ہے۔ صحیح روایت فعل کی نصب
الروایة الصحیحة لانه مصدر معنی
کے ساتھ ہے کیونکہ معنی مصدر ہے۔

وحُدّثت ان الحسن لقی سابق الحاج وقد اسرع فجعل

Marfat.com

خرقاء يومئ اليه باصبعه فعل الغازلة وهو يقول:
ہاتھوں کے ساتھ سوت کاتنے والی عورت کی طرح اشارہ کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ بچی کو
وجدت صوفا وهذا مثل من امثال العرب يضربونه للرجل الاحمق
اون مل گئی ہے۔ یہ ایک ضرب المثل ہے یعنی ایک بیوقوف اور احمق شخص کو مال مل
الذي يجد مالا كثيرا فيعيث فيه وشبيه بهذا المثل قوله
جاتا ہے تو وہ اس میں خرابی ڈالنا شروع کر دیتا ہے۔ اور اس کے قریب ہی یہ ضرب المثل
عبدا وخلا في يده - ويروى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه
ہے غلام کے ہاتھوں میں زیور۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ
قال: ان هذا الدين متين فاوغل فيه برفق ولا تبغض الى
نے فرمایا کہ یہ دین قوی ہے اس میں نرمی کے ساتھ داخل ہو۔ اور اپنے نفس کی طرف اپنے
نفسك عبادة ربك فان المنبت لا ارضا قطع ولا ظهرا
رب کی عبادت میں غضبناک نہ ہو۔ تیز رفتاری سے سواری کو ہلاکت میں ڈالنے والا نہ
ابقى.

سفر طے کرتا ہے اور نہ ہی سواری باقی رکھتا ہے۔

قوله متين المتين الشديد. قال الله عزوجل: واملي لهم ان كيدي
قولہ متین المتین کا معنی قوی ہے۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں میں انہیں مہلت دیتا
متين. وقوله فاوغل فيه برفق يقول ادخل فيه
ہوں بیشک میری تدبیر مضبوط اور قوی ہے اور اوغل فیہ کا معنی ادخل فیہ ہے۔
هذا اصل الوغول. وليأتي مشتقا من هذا للرجل الذي
وغول کا اصل معنی داخل ہونا ہے۔ اسی سے مشتق کرتے ہوئے ایسے آدمی کو جو بغیر بلائے
يأتي شراب القوم من غير ان يدعى اليه واغل. ومعناه انه دخل في القوم
شراب کی مجلس میں آجائے واغل کہتے ہیں۔ اس کا معنی ہے کہ وہ لوگوں میں داخل ہو گیا
وليس منهم.

Marfat.com

قال امرؤ القیس :

امرؤ القیس کہتا ہے ؎

حلّت لی الخمر وکنتُ امرأً ۞ عن شربها فی شغلٍ شاغلِ

(شراب میرے لیے حلال ہوگئی ہے۔ میں ایسا آدمی ہوں کہ اس کے پینے سے کسی اہم کام میں مشغول رہا ہوں۔)

فالیوم اسقی غیر مُستحقبٍ ۞ اثماً من اللہ ولا واغلِ

(پس آج میں بلایا جاؤں گا جبکہ نہ اللہ کی طرف سے گناہ سے ڈرنے والا ہوں اور نہ ہی میں مفت خور ہوں۔)

والمنبت مثل المحقحق واشتقاقہ من الانقطاع یقال انبتّ فلان من

منبت، محقحق کی طرح ہے اور انقطاع کے معنی سے مشتق ہے۔ کہا جاتا ہے۔ انبت فلان ای انقطع منہ وبتّ اللہ ما بینھم ای قطع۔ قال محمد بن نمیر :

فلاں من فلان۔ یعنی ان سے منقطع ہوگیا۔ اسی طرح بتّ اللہ بینھم کا معنی قطع ہے

تواعد للبین الخلیط لینبتّوا ۞ وقالوا الراعی الذود موعدک السبت

محمد بن نمیر نے کہا (جدا ہونے کے لیے دوستوں نے وقت مقرر کرلیا ہے اور اونٹوں کے چرواہے سے کہا ہے کہ ہفتہ کے دن آجائے)

وفی النفس حاجات الیھم کثیرۃ ۞ وموعدھا فی السبت لو قد دنا الوقت

(نفس میں ابھی ان کی طرف بہت سی حاجات ہیں اور ان کے وعدہ کا دن ہفتہ ہے۔ کاش وقت قریب ہوتا)

وروی الاخفش البیت الآخیر ویروی : الاقرب الی الجمال لینبتّوا

اخفش نے آخری شعر اس طرح (پڑھا ہے) روایت کیا ہے۔ خبردار قبیلہ والوں نے

وحدثت ان ابن السماک کان یقول : اذا فعلت الحسنۃ

اونٹوں کو چلے جانے کے لیے نزدیک منگوالیا ہے۔ ابن سماک کہا کرتے تھے کہ جب تونیکی

فافرح او استقللھا فانک اذا استقللتھا ذدت علیھا

Marfat.com

وإذا فرحت بما عدت إليها۔
کرے گا اور جب خوش ہوگا اسے دوبارہ کرے گا۔

وروی عن اویس القرنی انہ قال: ان حقوق اللہ لم تترک عند
اویس قرنی سے روایت ہے فرمایا کہ اللہ کے حقوق نے مسلمان کے پاس ایک درہم بھی
مسلم درھمًا۔
باقی نہیں چھوڑا۔

ودخل یزید بن عمر بن ھبیرۃ علی امیر المؤمنین المنصور فقال یا
یزید بن عمر بن ہبیرہ امیر المؤمنین منصور کے دربار میں داخل ہوا اور کہنے لگا اے
امیر المؤمنین وسّع توسّع قریش وواسِ مواساۃ حجازیا۔ ویروی
امیر المؤمنین۔ قریشیوں کی مانند وسعت اختیار کریں اور حجازیوں کی مانند تنگی نہ کریں۔ یہ
انہ دخل علیہ یومًا فقال لہ المنصور حدثنا فقال یا امیر المؤمنین
روایت ہے کہ وہ منصور کے پاس آیا منصور نے اسے کہا کچھ بیان کرو کہنے لگا اے امیر المؤمنین
ان سلطانکم حدیث وامارتکم جدیدۃ۔ فاذیقوا الناس حلاوۃ
تمہاری بادشاہت نئی ہے اور تمہاری حکومت جدید ہے۔ لوگوں کو اپنے عدل کی حلاوت
عدلھا وجنبوھم مرارۃ جورھا۔
چکھاؤ اور ظلم کی کڑواہٹ کو ان سے دور رکھو۔

فواللہ یا امیر المؤمنین لقد محضت لک النصیحۃ ثم نھض فنھض
اللہ کی قسم اے امیر المؤمنین میں نے تمہیں صحیح نصیحت کر دی ہے۔ پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا
معہ سبع مائۃ من قیس فاتاہ المنصور بصرہ ثم
اور اس کے ساتھ اس کے قبیلہ کے سات سو آدمی کھڑے ہوگئے منصور اسکی بات سے اسے
قال: لا یعز ملک یکون فیہ مثل ھذا۔
دیکھتا رہا۔ کہنے لگا وہ بادشاہ عزت والا نہیں ہوسکتا جس میں ایسے لوگ موجود ہوں۔

Marfat.com

قوله محضت بت النصيحة بقول اخلصت لك . و اصل هذا

قوله محضت لك النصيحة کا معنی ہے اخلصتُ . اصل میں یہ لفظ دودھ

من اللبن . والمحض منه الخالص الذی لا يشوبه شئ .

کے لیے بولا جاتا ہے . المحض کا معنی ایسا خالص دودھ جس میں کسی قسم کی ملاوٹ نہ ہو

وانشد الاصمعی :-

اصمعی نے یہ شعر پڑھا ہے ؎

امتحضا وسقیانی ضیحا ٭ وقد کفیت صاحبی المیحا

ان دونوں نے خود خالص دودھ پیا اور مجھے پانی ملا کر دودھ پلایا جبکہ ادھر ادھر کے کاموں سے میں نے ان کی کفایت کی ہے .

المیح طلب الشئ ههنا وههنا . ویقال ، حسب محض .

المیح کا معنی ہے ادھر ادھر سے کسی شے کو طلب کرنا . کہا جاتا ہے حسب نسب خالص .

قوله اتاره بصره یقول اتبعه بصره وحدد الیه النظر . وانشد

قوله اتاره بصره کا معنی ہے اپنی نظر اس کے پیچھے لگائی اور تیز نظر سے دیکھا . اصمعی

الاصمعی وهو الکمیت ابن زید :

نے یہ شعر پڑھا جو کمیت بن زید کا ہے ؎

ما زلت ارمقهم والآل یرفعهم ٭ حتی اسمدر بطرف العین اتاری

میں انھیں دیکھتا رہا ہوں اور سراب ان کو اٹھاتا ہے یہاں تک کہ تیز نظر دیکھنے سے میری نظر تھک گئی .

ویروی عن اسماء بن خارجة انه قال لا اشاتم رجلا ولا

روایت ہے اسماء بن خارجہ سے . انہوں نے کہا میں سراب کو کہتا ہوں کہ میں کسی کو گالی

ارد سائلا . فانما هو کریم اسد خلته

نہیں دیتا اور نہ ہی کسی سائل کو خالی ہاتھ لوٹاتا ہوں . وہ یا تو شریف آدمی ہوتا ہے میں جس کی

او لئیم اشتری عرضی منه .

Marfat.com

ویروی عن الاحنف بن قیس انه قال ما شاتمت رجلاً مذ کنت

احنف بن قیس سے روایت ہے کہ میں جب سے جوان ہوا کسی آدمی کو گالی نہیں دی

رجلاً ولا زحمت رکبتای رکبتیه ۔ واذا لم اصل مُجتدِیَ حتی

نہ میرے گھٹنے اس کے گھٹنوں سے ٹکرائے ہیں اور میں اپنے سائلوں کو عطیہ نہیں دوں گا

ینتحَ جبینُه عرقاً کما ینتح الحمیتُ ۔ فواللہ

یہاں تک کہ اس کی پیشانی سے پسینہ پھوٹ نکلے جیسے مشکیزے سے پھوٹتا ہے ۔ اللہ کی

ما وصلتُه ۔

قسم میں نے اسے عطیہ نہیں دیا ۔

قوله مُجتدی یرید الذی یأتیه یطلب فضله یقال :

قوله مجتدی اس سے مراد سائل ہے جو کچھ مانگنے کے لیے کسی کے پاس آتا ہے ۔

اجتداه یجتدیه واعتفاه یعتفیه و عتره یعتریه واعتره یعتره

اجتداه یجتدیه ، اعتفاه یعتفیه ، عتراه یعتریه ، عتره یعتره

وعراه یعروه ۔ اذا قصده یتعرض لنائله ۔ واصل ذلک ماخوذ من

عراه یعروه ان سب کا معنی مانگنا اور سوال کرنا ہے ۔ اصل میں یہ لفظ جدی سے ہے

الجدی مقصور وهو المطر العام النافع ۔ یقال اصابتنا

[illegible] ہے جو مقصور ہے اور اس کا معنی عام بارش ہے جو مفید اور نافع ہو ۔ کہا جاتا ہے کہ ہم

مطرة کانت جدی علی الارض ۔ فهذا الاسم فاذا اردت المصدر

پر بارش ہوئی جو زمین کے لیے مفید اور عام بارش تھی ۔ یہ اسم ہے اور اگر مصدر مقصود ہو تو

قلت فلان کثیر الجداء ممدود ۔ کما تقول کثیر الغناء عنک ممدود

کہا جاتا ہے فلان کثیر الجداء [illegible] کثیر الغناء عنک ممدود

هذا المصدر ۔ فاذا اردت الاسم الذی هو خلاف [illegible]

[illegible]

بکسر اوله [illegible] قال خفاف بن ندبة [illegible]

Marfat.com

رضی اللہ عنہ۔

کرتے ہوئے کہتا ہے۔

لیس لشیء غیر تقوی جداء ؛ وکل شیء عمرہ للفناء

(بغیر تقوی کوئی کام مفید نہیں اور ہر شئے کی عمر فنا کے لیے ہے)

ان ابا بکر ھو الغیث اذ ؛ لم تشمل الارض سحاب بماء

(بیشک ابوبکر رحمت کی بارش ہیں جب زمین پر بادل بارش نہ برسائے)

تاللہ لا یدرک ایامہ ؛ ذو طرۃ حاف ولا ذو حذاء

(خدا کی قسم ان کا رناموں کو کوئی بھی نہیں پا سکتا خواہ ننگے پاؤں والا ہو یا جوتا پہننے والا ہو)

من یسع کی یدرک ایامہ ؛ یجتہد الشد بارض فضاء

(جوان کے کارنامے حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے بغیر درخت کے جنگل میں دوڑنے کی کوشش کر رہا ہے)

وھذا من ظریف الشعر لانہ ممدود فھو بالمد الذی فیہ من

یہ نہایت عمدہ اشعار ہیں کیونکہ یہ ممدود ہیں جو عروض سریع اولی میں سے ہے۔ اور

عروض السریع الاولی دبیتہ فی العروض :

عروض اس کا شعر یہ ہے ۔

زمان سلمی لا یری مثلھا ؛ الراؤن فی شام ولا فی عراق

(سلمی کا زمانہ دیکھنے والوں نے شام اور عراق میں نہیں دیکھا)

ثم نرجع الی تاویل قول الاخفش۔ قولہ حتی ینتح جبینہ عرقا

پھر ہم اخفش کے قول کا معنی بیان کرتے ہیں۔ قولہ حتی ینتح جبینہ عرقا

فھو مثل الرشح وحدثنی ابو عثمان المازنی فی اسناد لہ ذکرہ قال/قال

یہ رشح کی مانند ہے۔ اس کو ابوعثمان مازنی نے اپنی سند کے ساتھ بیان کیا کہ رؤبہ بن

رؤبۃ العجاج خرجت مع ابی نرید سلیمان بن عبد الملک۔

عجاج نے کہا کہ میں اپنے والد کے ساتھ سلیمان بن عبدالملک کی ملاقات کے لیے نکلا

Marfat.com

فلما نزلنا في الطريق أهدى لنا جنب من لحم عليه كرافئ الشحم وخريطة من كمأة

راستہ میں ہمیں ایک گوشت کا ٹکڑا ملا جس پر بہت چربی چڑھی ہوئی تھی اور ظبد کھمبی کا ایک

ووطب من لبن فطبخنا هذا بهذا فلما زالت ذفرى تنتحان منه ...

مشکیزہ دودھ کا بھی ملا۔ ہم نے اس کو اٹھایا۔ میری کنپٹیوں سے پسینہ بہتا رہا یہاں تک

رجعت۔ وقوله الحميت فالحميت والزق إسمان له۔ ...

کہ میں واپس لوٹ آیا۔ الحمیت کا معنی مشکیزہ ہے جسے زق بھی کہتے ہیں۔ جب اس پر گھی مل

مربوبا فهو الوطب وإذا لم يكن مربوبا ولا مزفتا فهو سقاء ...

دیا جائے تو اسے وطب کہتے ہیں۔ اگر اس پر گھی یا تارکول نہ ملا ہو تو اسے سقاء اور ... کہتے

والوطب يكون للبن والسمن والسقاء يكون للبن والماء.

یک وطب دودھ اور گھی کے لیے ہوتا ہے اور سقاء دودھ اور پانی کے لیے ہوتا ہے۔

قالت هند بنت عتبة لأبي سفيان بن حرب لما رجع مسلما من عند

ہند بنت عتبہ نے ابوسفیان بن حرب سے کہا تھا جب وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

النبي صلى الله عليه وسلم إلى مكة في ليلة الفتح فصاح: يا معشر قريش ...

کے پاس مسلمان ہو کر فتح مکہ کی رات واپس مکہ آئے اور کہا اے قریش کی جماعت، میں

إني قد أسلمت فأسلموا فإن محمدا قد أتاكم بما لا قبل لكم به

مسلمان ہو چکا ہوں، تم بھی اسلام قبول کرو۔ محمد اس قدر لشکر لائے ہیں کہ تم لوگ ان کا

فأخذت هند رأسه وقالت بئس طليعة القوم أنت ... والله

مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ہند نے اس کا سر پکڑ لیا اور کہنے لگی تو قوم کا برا جاسوس ہے۔ اللہ

ما خدشت خدشا. يا أهل مكة عليكم الحميت الدسم ... فاقتلوه

قسم! تجھے تو خراش تک نہیں پہنچی۔ اے اہل مکہ اس مشکیزے جیسے موٹے شخص کو پکڑو

وأما قول رؤبة: كرافئ الشحم، يريد لبنات الشحم ... والأصل ...

اور قتل کر ڈالو۔ رؤبہ کا کرافئ الشحم ...

Marfat.com

في السحاب اذا ركب بعضه بعضا يقال له كرفي والجميع كرافي۔
بادل جب ایک دوسرے پر سوار ہوں اسے کرفی کہا جاتا ہے جس کی جمع کرافی ہے۔
قال ابو الحسن الأخفش واحد الكرافي كرفئة وهاء التانيث اذا
ابوالحسن کہتے ہیں اخفش نے کہا ہے کہ کرافی کی واحد کرفیئہ ہے۔ ہا٫ تانیث جمع کے
تبعت جمع التكسير حذفت لأنها زائدة بمنزلة اسم ضم الى اسم
وقت حذف کر دی جاتی ہے کیونکہ وہ زائد ہوتی ہے جیسے ایک اسم کو دوسرے اسم کے
واحسب أن ابا العباس لم يسمع الواحد من هذا فقاسه۔
ساتھ ملا دیا جائے۔ میرا خیال ہے کہ ابوالعباس نے اس کا واحد سنا نہیں اور قیاس کر لیا۔
والعرب تجتزئ على حذف هاء التانيث اذا احتاجت الى ذلك وليس هذا
عرب ضرورت کے وقت ہا٫ تانیث بھی حذف کر دیتے ہیں۔ یہاں ایسی کوئی ضرورت نہیں ہے
موضع حاجة اذ كانت قد استعملت الواحدة بالهاء۔
کیونکہ واحد کو ہا٫ کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔

ونظير هذا قولهم: ما في السماء كرفئة۔ وما في السماء قذعملة وقذ
اس کی نظیر: ما في السماء كرفئة، وما في السماء قذعملة وقذ
عميلة، وما في السماء طحربة وطحربة، وما في السماء قرطعبة۔ وما
عميلة، وما في السماء طحربة وطحربة۔ وما في السماء قرطعبة، وما
في السماء كنهورة وهي القطعة من السحاب العظيمة كالجبل وما اشبه۔
في السماء كنهورة۔ ان سب کا معنی بادلوں کے بڑے بڑے پہاڑوں جیسے ٹکڑے ہیں۔

باب ۲۲

قال ابو العباس قال حسان بن ثابت رض يهجو مسافع بن عياض التيمي من
ابوالعباس کہتے ہیں کہ حسان بن ثابت مسافع بن عیاض تمیمی کی ہجو کرتے ہوئے
تيم بن مرة بن كعب بن لوي رهط ابي بكر الصديق رضي الله عنه۔ :
کہتے ہیں جس کا تعلق تیم بن مرہ بن کعب بن لوی سے ہے جو حضرت ابوبکر رض کا قبیلہ ہے ۔

Marfat.com

لو کنتَ من ہاشمٍ او من بنی اسدٍ ؛ او عبد شمس او اصحاب اللوا الصید
(اگر تو بنو ہاشم یا بنو اسد یا عبد الشمس یا اصحاب اللواء سے جو کہ متکبر ہیں، کا ایک فرد ہوتا)

او من بنی نوفل او رھطِ مطلّبٍ ؛ للہ درّک لم تہمم بتہدیدی
(یا بنو نوفل یا مُطلب کے قبیلہ سے ہوتا۔ اللہ تیرا بھلا کرے تجھے دھمکی دینے کا تو قصد نہ کرتا)

او فی الذؤابۃ من قومٍ ذوی حسبٍ ؛ لم تُصبح الیوم نکسًا ثانی الجید
(یا کسی ذی عزت قوم کے عالی خاندان میں ہوتا تو آج کمینہ اور متکبر نہ ہوتا۔)

او من بنی زھرۃ الاخیار قد علموا ؛ او من بنی جمح البیض المناجید
(تو شریف بنو زہرہ سے ہوتا جنہیں دنیا جانتی ہے یا روشن رو بہادر بنو جمح سے ہوتا۔)

او فی السرارۃ من تیم رضیت بہم ؛ او من بنی خلف الخضر الجلاعید
(یا بنو تیم کے اصلی حصے میں سے جن سے میں راضی ہوں یا بنو خلف سے جو گندم گوں اور قوی ہیں۔)

یا تیم الا تنہوا سفہاءکم ؛ قبل القذاف بقول کالجلامید
(اے آل تیم تم اپنے کمینے شخص کو باز نہیں رکھو گے ایسی گالی گلوچ سے پہلے جو بڑے بڑے پتھروں کی طرح ہے)

لولا الرسول فانی لست عاصیہ ؛ حتی یغیبنی فی الرمس ملحودی
(اگر رسول اللہ نہ ہوتے کیونکہ میں آپ کی نافرمانی نہیں کر سکتا یہاں تک کہ قبر کی مٹی مجھے اپنے اندر چھپالے)

وصاحب الغار انی سوف احفظہ ؛ وطلحۃ بن عبید اللہ ذی الجود
(اسی طرح اگر صاحب غار نہ ہوتے میں آپ کی عزت کی حفاظت کرتا رہوں گا اور طلحہ بن عبید اللہ ذی الجود نہ ہوتے)

لقد رمیت بہا شنعاء فاضحۃ ؛ یظل منہا صحیح القوم کالمودی
(تو تیرے لئے ایک قبیح اور ذلیل کن چیز کا نشانہ بناتا جس سے قوم کی زندگی بھی تباہ و برباد ہو جاتی)

قولہ لو کنت من بنی ہاشم یعنی ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب

Marfat.com

ابن مرة بن كعب بن لوی بن غالب بن فهر بن مالك بن نضر بن كنانة۔
ابن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ سے
والنضر ابو قریش۔ و کان من بنی کنانة لم یلدہ النضر
اور نضر تمام قریش کا باپ ہے اور بنو کنانہ سے ہے لیکن نضر کی ولادت نہیں
فلیس بقرشی۔ ا بنو اسد بن عبد العزّی بن قصی و عبد شمس بن
اس لیے قریشی نہیں۔ اور بنو اسد بن عبد العزی بن قصی اور عبد شمس بن
عبد مناف بن قصی واصحاب اللواء بنو عبد الدار بن قصی۔
عبد مناف بن قصی اور اصحاب اللواء سے مراد عبد الدار بن قصی ہے۔
واللواء ممدود۔ اذا اردت به لواء الامیر و لکنه احتاج الیه
لواء ممدود ہے۔ جب اس سے مراد امیر کا لواء (جھنڈا) ہو لیکن شاعر نے ضرورت
فقصرہ۔ وقد بیّنّا جواز ذلك۔ فاما اللوی
کی وجہ سے مقصور کر لیا ہے۔ ہم نے اس کے جواز کو بیان کر دیا ہے۔ لوی مقصور
من الرمل فمقصور۔
ہے اس کا معنی ٹیلہ ہے۔

قال امرؤ القیس: بسقط اللوی بین الدخول و حومل۔
امرؤ القیس نے کہا ہے۔ حومل اور دخول کے درمیان ریت کے ٹیلہ پر۔
کذا یرویه الاصمعی و هذا اصح الروایات وقوله: او من بنی نوفل
اصمعی نے اسی طرح روایت کیا ہے اور یہ صحیح روایت ہے۔ قوله او من بنی نوفل
فهو نوفل بن عبد مناف بن قصی والمطلب الذی ذکرہ هو
اس سے مراد نوفل بن عبد مناف بن قصی ہے اور مطلب جس کا ذکر شاعر نے کیا
ابن عبد مناف بن قصی۔ وقوله: لم تصبح الیوم نکسًا۔ فالنکس
ہے وہ ابن عبد مناف بن قصی ہے۔ وقوله لم تصبح الیوم نکسا۔ نکس کا
الدنیء المتدبر۔ ویقول بعضهم ان اصل ذلك فی السهم
معنی ... [illegible]

Marfat.com

وذلك ان السهم اذا انصدع او نالته آفة نُكِّسَ في الكنانة

ہے۔ جب تیر ٹوٹ جائے یا کوئی نقص واقع ہو جائے۔ ترکش میں اسے اوندھا کر دیتے ہیں

ليُعرَفَ من غيره۔

تاکہ دوسروں سے اسے ممتاز کر دیا جائے۔

قال الحطيئة:

حطیئہ نے کہا ہے:

قد ناضلوك فسلّوا من كنائنهم ۞ مجداً تليداً ونبلاً غير أنكاس

انھوں نے تیر زنی میں تجھ سے مقابلہ کیا اور اپنے ترکش سے موروثی عزت و ایسے تیر نکالے جو الٹے نہیں۔

قوله مجداً تليداً قالوا هي الفرسات الذين كان يسمن

قولہ مجداً تلیداً اس سے مراد گھوڑوں کی پیشانیاں ہیں جنھیں باعث برکت

عليهم. وقوله ثاني الجيد. قد مر تفسيره في قول الله عز وجل:

سمجھا جاتا ہے۔ وقولہ ثانی الجید اس کی تفسیر اللہ عزوجل کے فرمان ثانی عطفہ

ثاني عطفه ليضل عن سبيل الله. وقوله: او من بني زهرة فهو

لیضل عن سبیل اللہ کے ضمن میں گزر چکی ہے۔ وقولہ او من بنی زہرۃ۔ بنی زہرہ سے مراد

زهرة بن كلاب بن مرة.

زہرہ بن کلاب بن مرہ ہے۔

ويروى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: خلقت من خير حيين

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دو بہترین قبیلوں ہاشم و

من هاشم وزهرة. وبنو جمح بن عمرو بن هصيص بن كعب بن لؤي. وقوله

زہرہ میں پیدا ہوا ہوں اور بنو جمح ابن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی ہے۔ قولہ مناجید

المناجيد مفاعيل من النجدة. والواحد منجاد. وانما يقال ذلك في [illegible]

یہ نجدہ سے مفاعیل کے وزن پر ہے اس کی واحد منجاد ہے اور [illegible]

Marfat.com

الفعل - کما تقول: رجلٌ مِطعانٌ بالرّمح۔ و

کرنے سے ہے اس وزن پر نکالتے ہیں جیسے رجل مطعانٌ بالرمح - بہت نیزہ بازی اور

مِطعامٌ للطعام ۔ وقوله : اوفى السرارة من تيم رضيت بهم

مِطعامٌ للطعام بہت کھانے والا قوله اوفى السرارة من تيم رضيت بهم

يقول في الصميم منهم والموضع المرضي واصل ذلك في التربة۔

اس سے خالص اور پسندیدہ لوگ مراد ہیں۔ اصل میں یہ لفظ مٹی پر بولا جاتا ہے۔

تقول العرب: اذا غرست فاغرس في سرارة الوادي۔ ويقال:

عرب کہتے ہیں جب تو درخت لگائے تو وادی کی زرخیز زمین میں لگاؤ۔ کہا جاتا ہے کہ

فلانٌ في سرّ قومه والسُّرّةُ مثلُ ذلك۔

فلاں اپنی قوم کے خالص لوگوں میں سے ہے۔ سُرّہ (ناف) بھی اس کو کہتے ہیں۔

قال القرشيّ:

قرشی نے کہا ہے

هلا سألت عن الذين تبطحوا ۞ كرم البطاح وخير سُرّة وادِ

(تونے ایسی قوم کے متعلق سوال کیوں نہیں کیا جو پہاڑوں کے وسیع اور بہترین میدانوں اور وادیوں

کے عمدہ کناروں میں رہتی ہے)

وعن الذين أبوا فلم يستكرهوا ۞ أن ينزلوا الولجات من اجيادِ

(اوران لوگوں کے متعلق جنھوں نے اجیاد ریگستان میں رہنے سے انکار کردیا۔ انھیں مجبور

نہ کیا جا سکا)

يخبرك اهل العلم أن بيوتنا ۞ منها بخير مضارب الأوتاد

(تجھے عالم بتلائے کہ ہمارا خاندان اس جگہ آباد ہے جو خیمے گاڑنے کے لیے نہایت موزوں ہے)

وقوله اومن بني خلف الخضر: فانه حذف التنوين لالتقاء الساكنين

وقوله اومن بني خلف الخضر میں التقاء ساکنین کی وجہ سے نون تنوین

وليس بالوجه وانما يحذف من الحروف لالتقاء الساكنين حروفُ

Marfat.com

المدّ واللین ۔ وھی الالف المفتوح ما قبلھا ۔ والیاء المکسور ما قبلھا
حذف کیا جاتا ہے اور وہ الف ماقبل مفتوح اور یاء ماقبل مکسور اور واؤ ماقبل مضموم
والواو المضموم ما قبلھا ۔ نحو قولك : ھذا قفا الرجل وقاضی الرجل
ہے ۔ جیسے تو کہے گا ھذا اقفا الرّجلِ ۔ وقاضی الرّجلِ ۔ و
ویغزو القوم ۔ فاما التنوین فجاز حذفہ لانہ نون فی اللفظ والنون
یغزو القوم ۔ تنوین کو حذف کرنا جائز ہے کیونکہ وہ لفظ میں نون ہے اور نون
تدغم فی الیاء والواو وتزاد کما تزاد حروف المد واللین ویبدل
اور واؤ میں مدغم کیا جاتا ہے ۔ اور جیسے حروف مد و لین زیادہ کیے جاتے ہیں اسی طرح
بعضھا من بعض ۔ فتقول : رأیت زیدا
تنوین کو بھی زیادہ کر دیا جاتا ہے اور بعض کو بعض سے بدل دیا جاتا ہے تو کہے گا رأیت
فتبدل الالف من التنوین ۔ وتقول فی النسب فی صنعاء وبھراء
زیدا ۔ یہاں تنوین کو الف سے بدل دیا جاتا ہے ۔ نسب میں صنعاء بہراء صنعانی اور
صنعانی وبھرانی ۔ فتبدل النون من الف التانیث ۔ وھذہ جملۃ وتفسیرھا
بہرانی کہا جاتا ہے ۔ نون کو الف تانیث سے بدل دیا جاتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔
کثیر لمن اراد حذفہ ۔
۔ ۔ ۔ زیادہ ۔ ۔

ومثل ھذا من الشعر

۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ وقال آخر :

Marfat.com

نجد الذی امجدُ دارہ ÷ خرالخمر ذوالشیبۃ الاصلح

اور حمید جس کا گھر و مقام ان ہے ...وشراب. بوڑھا اور گنجا ہے۔

وقرأ بعض القراء : قل ھو اللہ احدُ اللہُ الصمد وسمعتُ عمارۃ

بعض نے قل ھو اللہ احد۔ اللہ الصمد پڑھا ہے۔ میں نے عمارہ بن عقیل

ابن عقیل بن عقیل یقرأ : ولا اللیلُ سابقُ النّھارِ وَکلٌ فِی فَلَکٍ

ابن عقیل کو سنا پڑھ رہا تھا ولا اللیل سابق النھار وکلٌ فی فلکٍ

یَسْبَحُونَ۔ فقلت ما ترید. فقال سابق النھار۔

یسبحون۔ میں نے کہا تو کیا مراد لے رہا ہے اس نے کہا سابق النھار۔

قولہ: اوا صحاب الیوا خففت الھمزۃ و تخفف اذا کان قبلھا

قولہ: اوا صحاب الیوا میں ہمزہ کو حذف کر دیا گیا ہے اس میں تخفیف کر دی جاتی

ساکن فتطرح حرکتھا علی الساکن و تحذف۔

ہے جب اس سے پہلے ساکن ہو اس کی حرکت ساکن پر پھینک دی جاتی ہے وہ اسے

کقولک : مَن اَبوک؟ وقولہ عزّ وجلّ۔ الّذی یخرج

حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے تو کہے گا۔ مَن اَبوک۔ اللہ عز وجل نے فرمایا اَلّذِی یُخْرِجُ

الْخَبَ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ وخلفٌ الّذی ذکرہ من بنی جمح بن عمرو

الخبٔ فی السمٰوٰت والارض اور خلفٌ جس کا اس نے ذکر کیا ہے۔ بنو جمح بن عمرو بن

ابن ھُصَیص بن کعب بن لوّی۔

ھصیص بن کعب بن لوئی ہے۔

وقولہ الخضر الجلاعید۔ یقال فیہ قولان: احدھما انہ یرید سواد

قولہ الخضر الجلاعید۔ اس کے دو معنی ہیں۔ ایک معنی یہ ہے اس سے مراد ان کے چہروں

جلودھم کما قال الفضل ابن العباس بن عتبہ بن ابی لھب :

کی سیاہی ہے۔ جیسا کہ فضل بن عباس بن عتبہ بن ابی لہب نے کہا ہے میں گندمی

وانا الاَخضرُ مَن یعرِفنی ÷ اُخضَرُ الجِلدۃِ فی بَیْتِ العرب

Marfat.com

فهذا هو القول الاول. وقال آخرون: شبّههم في جودهم
یہ پہلے لوگ بیان کرتے ہیں۔ دوسرے لوگوں نے کہا ہے اس نے ان کی سخاوت کی
بالبحور. وقوله جلاعيد يريد الشداد الصلاب.
سمندروں سے تشبیہ دی ہے۔ قولہ جلاعید اس سے مراد جفاکشی اور سخت کے معنی
واحدهم جلعد وزاد الياء للحاجة وهذا جمع يجيء كثيراً
پر ہے۔ اس کی واحد جلعد ہے۔ یہ ضرورت کی وجہ سے اکثر جمع میں زیادہ کر دی جاتی
وذلك انه موضع تلزمه كسرة فتشبع فتصير ياء ويقال في خاتم
ہے کیونکہ یہاں اس کو کسرہ لازمی ہوتا ہے۔ اس کے بعد میں یاء بڑھا دی جاتی ہے۔ خاتم
خواتيم وفي دانق دوانيق وفي طابق طوابيق.
کی جمع خواتیم، دانق کی دوانیق اور طابق کی طوابیق۔

قال الفرزدق:

فرزدق نے کہا ہے

تنفي يداها الحصى في كل هاجرة :: نفي الدراهيم تنقاد الصياريف
دوپہر کے وقت گھوڑے کے پاؤں تیز رفتاری کی وجہ سے کنکریاں اس طرح پھینکتے
جیسے صراف درہم پھینکتے ہیں

وقوله: قبل القذاف يريد المقاذفة وهذه تكون من اثنين فما فوقهما
قولہ قبل القذاف یہ تقاذف کے معنی میں ہے جو دو یا زیادہ میں ہوتا ہے جیسے تقاتل
نحو: المقاتلة والمشاتمة. فباب فاعلت انما هو لاثنين فما فوق
یعنی المقاتلہ والمشاتمہ۔ باب فاعلت کی طرح گویا باب تفاعلت بھی دو یا زیادہ کے لیے ہوتے ہیں
نحو قاتلت وضاربت. وقد تكون الالف زائدة في فاعلت. فتبنى للواحد
جیسے قاتلت اور ضاربت۔ بعض اوقات الف زائدہ ہوتا ہے اور وہ معنی کیا جاتا ہے جیسے
كما زيدت الهمزة او الواو في افعلت فتكون للواحد نحو عاقبت اللص و
مفاعلہ میں الف زائدہ ہو کر واحد کے لیے ہوتا ہے جیسے عاقبت اللص میں ہے چور کو سزا دی

Marfat.com

ما فاه ابنه ... و طارقت نعلی۔

ما فاہ اللہ اللہ نے تے عافیت دی اور اپنی جوتی کو ہیں ئے نعل لگوائی۔

قوله وصاحب الغار یعنی ابا بکر رضی الله عنه لمصاحبته النبی صلی الله علیه

قول صاحب الغار۔ اس سے مراد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

وسلم فی الغار۔ وهذا مشهور لا یحتاج الی تفسیر : و طلحة

ساتھ غار میں رہے تھے اور یہ مشہور واقعہ ہے جس کی وضاحت کی ضرورت نہیں۔ اور

ابن عبید الله ذو الجود نسبه الی الجود لانه کان من اجود

طلحہ بن عبید اللہ ذو الجود کی نسبت جود (سخاوت) کی طرف کی ہے کیونکہ وہ تمام قریش سے

قریش۔ وحدثنی التوزی قال: کان یقال لطلحة بن عبید الله طلحة

زیادہ سخی تھا۔ توزی نے مجھے بیان کیا کہ طلحہ بن عبید اللہ کو طلحۃ الطلحات، طلحۃ الخیر

الطلحات وطلحة الخیر وطلحة الجود۔ وذکر التوزی عن الاصمعی انه باع ضیعة له

اور طلحۃ الجود کہا جاتا تھا۔ توزی نے اصمعی سے بیان کیا کہ انھوں نے اپنی زمین پندرہ ہزار

بخمسة عشر الف درهم فقسمها فی الاطباق۔ وفی بعض الحدیث:

درہم میں بیچ ڈالی اور مختلف جماعتوں میں اسے تقسیم کر دیا۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ

انه مَنَعَه اَن یَخرج الی المسجد ان لُفِقَ له

اس نے اسے مسجد کی طرف نکلنے سے روک دیا تھا کہ اسے دو کپڑوں میں جمع کیا گیا یعنی

بین ثوبین۔

دو کپڑوں کو پہنا ہوا ہو۔

حدثنی العتبی فی اسناد ذکره قال: دعا طلحةُ بن عبید الله ابا بکر و

عتبی نے اپنی ایک سند میں مجھے بیان کیا کہ طلحہ بن عبید اللہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ اور

عمر وعثمان رضی الله عنهم۔ فابطأ عنه الغلامُ لشیٔ اراده۔ فقال طلحة

عثمان رضی اللہ عنہم کی دعوت کی۔ ان کا غلام کوئی چیز لینے لگا۔ اس نے دیر لگا دی۔ طلحہ

یا غلام! فقال الغلام لبیك۔ فقال طلحة: لا لبیك۔ فقال ابوبکر رض

Marfat.com

مایسرّنی انّی قلتھا وانّ لی الدنیا وما فیھا۔ قال

کہنے لگے مجھے یہ پسند نہیں کہ میں ایسا کلمہ کہوں خواہ مجھے دنیا وما فیہا مل جائے۔ حضرت

عمرؓ: ما یسرّنی إنّی قلتھا وإن لی نصف الدنیا۔ وقال عثمان

عمرؓ کہنے لگے میں یہ کلمہ کہنا پسند نہیں کرتا۔ خواہ مجھے آدھی دنیا ملے۔ حضرت عثمانؓ

ما یسرّنی إنی قلتھا وإنّ لی حُمر النّعم قال وصمتت علیھم وبحمد

کہنے لگے میں اس بات کو پسند نہیں کرتا خواہ مجھے سرخ اونٹ ملیں۔ ابو محمد خاموش رہے

فلما خرجوا من عنده باع ضیعۃً بخمسۃ عشر الف درھم فتصدق

جب وہ سب چلے گئے تو اپنی زمین پندرہ ہزار کی فروخت کر دی اور اس کی قیمت صدقہ

بثمنھا۔

کر دی۔

قولہ: یظل منھا صحیح النوم مودی. فالمودی فی ھذا الموضع

قولہ یظل منھا صحیح النوم مودی۔ مودی کا معنی ہلاک ہونے

الھالک. المودی موضع آخر یکون فیہ القوی جاد۔ حتانی بذات المودی

والا ہے۔ مودی کا ایک معنی قوی اور طاقتور بھی ہوتا ہے۔ جیسے توزی نے کتاب الاضداد

فی کتاب الاضداد. وانشدنی: مودون یحمون السبیل

میں بیان کیا اور مجھے یہ شعر پڑھ کر سنایا: مودون یحمون السبیل السابلا

السابلا المودی بالھمزۃ ... ... و

معنی یہ ہے وہ بڑے بہادر ہیں اور راستہ کی حفاظت کرتے ہیں۔ مودی کا ایک معنی

السلاح وبغیر الھمزۃ الھالک:

مسلح شخص ہیں اور ہمزہ کے بغیر مودی کا معنی ہلاک ہونے والا ہے

وقال رجل من العرب:

ایک عربی کا شعر ہے

خلیلی عوجا بارک اللہ فیکما ٭ علی قبر اھبان سقتہ الرواعد

فذاك الفتى كل الفتى كان بينه ؛ وبين المزجى نفنف متباعد

اور وہ بہت کامل جوان تھا اس کے درمیان اور کمزور وضعیف کے درمیان بعید فاصلہ تھا۔

اذا نازع القوم الاحادیث لم یکن ؛ عییا و لا عبئا علی من یقاعد

اجب لوگ باتوں پر جھگڑنے لگتے وہ نہ تو عاجز تھا اور نہ ہم مجلس کے لیے بوجھ تھا۔

قوله علی تیر اهبان - فهذا اسم علم کزید وعمرو - واشتقاقه من

قوله علی تیر اہبان - یہ زید اور عمرو کی طرح اسم علم ہے اور وَہَبَ یَہَبُ سے

وَهَبَ یَهَبُ - وهمز الواو لانضمامها - کقوله تعالی :

مشتق ہے اور واؤ کے مضموم ہونے کی وجہ سے اسے ہمزہ بنا دیا ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ

وَ إِذَا الرُّسُلُ أُقِّتَتْ - فهو فعلت من الوقت -

نے فرمایا ہے واذا الرسل اُقِّتَتْ جبکہ یہ وقت سے فُعِّلَتْ کے وزن پر ہے۔

وقد مضی تفسیر همز الواو اذا انضمت - وهو لا ینصرف فی

اور واؤ مضموم کو ہمزہ کے ساتھ بدلنے کی وضاحت گزر چکی ہے۔ معرفہ میں منصرف نہیں

المعرفة وینصرف فی النکرة - وکل شیء لا ینصرف فصرفه فی الشعر

ہوتا اور نکرہ میں منصرف ہوتا ہے۔ غیر منصرف کو شعر میں منصرف پڑھنا جائز ہے کیونکہ

جائز لأن أصله کان الصرف فلما أحتیج الیه رد الی اصله -

اصل میں وہ منصرف ہوتا ہے اور ضرورت پڑنے سے اصل کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے

فهذا قول البصریین -

یہ بصریوں کا مذہب ہے۔

وزعم قوم إن کل شیء لا ینصرف فصرفه فی الشعر جائز إلا

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ غیر منصرف کو منصرف پڑھنا شعر میں جائز ہے لیکن افعل کے

أفعل الذی معه منک - نحو افضل منک و

وزن پر جو لفظ آئے جبکہ اس کے ساتھ مِنْکَ ہو جائز نہیں ہے جیسے افضل منک و

اکرم منک -

اکرم منک -

Marfat.com

وزعم خلیل وعلیه اصحابه أن هذا اذا کان وحده منه بمنزلة

خلیل اور اس کے شاگردوں کا مذہب ہے کہ جب یہ اکیلے ساتھ نہ ہو تو احمر کے

آحمر لأنه أنها کمل ان یکون نعتا بمنك دا احمر لا یحتاج الیها فهو مع منك

مقام پر ہوتا ہے کیونکہ یہ مکمل صفت بنتا ہے اور احمر کی طرح محتاج نہیں ہوا جاتا وہ یہ

بمنزلة احمر وحده ۔ قال: و مما بین حتی ان منك لیست بالنعت من

اکیلے احمر کے مقام پر ہے اور اس بات کو دلیل کہ منک اسے منصرف پڑھنے سے مانع

الصرف أنه اذا زال عن بناء افعل الصرف

نہیں ہے یہ ہے کہ جب اسے افعل کے وزن پر سے علیحدہ کر دیا جاتا ہے منصرف ہو

قولك : مررت بخیرٍ منك وشرٍ منك ۔ فلو کانت منك هی المانعة

جاتا ہے ۔ جیسے مررت بخیرٍ منك وشرٍ منك ۔ اگر منک مانع ہوتا تو اس جگہ

لمنعت ههنا فهذا قول بین جدًا ۔

بھی منع ہوتا ۔ یہ بہت واضح بات ہے ۔

وقوله المزجی فهو الضعیف ... زجی فلان حاجتی

وقوله المزجی کا قول ضعیف اور کمزور ہے ۔ کہا جاتا ہے زجی فلان حاجتی

ای خف علیه تعجیلها ۔ والمزجاة من البضائع الیسیرة الخفیفة

یعنی اس حاجت کی تعجیل اس پر آسان ہوگی ۔ المزجاة معمولی سامان کو بھی کہتے ہیں ... کا

استعمال ۔ والنفنف وجمعه النفانف کل ما کان بین شیئین ... و

آسمان معمولی ... ہو النفنف کی جمع نفانف ہے ... بلندی اور پستی ...

منخفض

کو کہتے ہیں ۔

قال ذو الرمة :

ذوالرمہ نے کہا ہے

تری قرطها فی واضح اللیت مشرفا ... علی هلك فی نفنف یتطوح

Marfat.com

تشریح لغات: قرطا اسم ہے بالی کو کہتے ہیں۔ واضح یہ اسم ہے سفید کے معنی پر ہے۔

اللیت اسم ہے گردن کو کہتے ہیں۔ مشرفا قریب اور بلندی کے معنی پر ہے۔ علی حرف جار

ہے۔ ہلک ہلاکت کے معنی پہ ہے۔ نفنف میدان کو کہتے ہیں۔ ینطوح صیغہ فعل

مضارع معلوم ہے۔ حرکت اور ہلنے کے معنی پر ہے۔ شعر کا معنی پہلے ذکر کیا ہے اور

واضح ہے۔

وادعبت علی مَن یقاعد فالعبءُ الثقلُ۔ یقال حَمَلَ عِبئا

قولہ ولا عبئا علی من یقاعد میں عبئا کا معنی بھاری اور ثقیل ہے۔ کہا جاتا ہے

ثقیلا وکدہ بقولہ ثقیلا ولو لم یحتج الیہ۔ و

اس نے بھاری بوجھ اٹھا لیا۔ یہاں ثقیل کہہ کر معنی میں تاکید کر دی گئی جبکہ اس کی ضرورت

قال آخر یذکر ابنہ:

نہیں تھی۔ ایک دوسرے شاعر نے کہا ہے اپنے بیٹے کا ذکر کرتا ہے۔

الا یا سمیّۃ شبی الوقودا ∴ لعلّ اللیالی تؤدّی یزیدا

(اے سمیہ آگ جلا دے۔ شاید کہ راتیں یزید کو لے آئیں۔)

فنفسی فداؤُک من غائب ∴ اذا ما المدارجُ کانت جلیدا

(میرا نفس غائب ہونے والے پر فدا ہو۔ جب راستوں پر برف جم جاتی ہے۔)

کفانی الذی کنتُ اسعیٰ لہ ∴ فصار ابالی و صرتُ الولیدا

اس نے میرے کام مجھ سے چھڑا دیے۔ وہ میرا باپ بن چکا ہے میں اس کا بیٹا

قولہ شبی یقال شبیتُ النار والحرب اذا اوقدتھما۔ یقال شبَّ یشبُّ

Marfat.com

شبًا قال الاعشیٰ:

[illegible]

تشب لمقرورین یصطلیانہا [illegible] وبات علی النار الندی و المحلق

اکڑے ہوئے آدمیوں کے لیے آگ جلائی گئی، وہ اسے سینکتے ہیں۔ سخاوت و محلق نے آگ پر رات گزاری۔

قولہ: واذا المسارح کانت جلیدا۔ والمسارح الطرق التی یسرحون فیہا۔

وقولہ المسارح کا معنی راستے ہیں جن میں لوگ چلتے ہیں۔ مسرح کی جمع مسارح ہے۔

واحدہا مسرح والجلید یقع من السماء وهو [illegible] فیہ جمود فیبیض لہ

جلید آسمان سے جو برف گرتی ہے اور ٹھوس ہوتی ہے زمین سفید ہو جاتی ہے وہ شئی

الارض وهو هون [illegible] یقال لہ الجلید والضریب والسقیط [illegible]

سے ذرا نرم ہوتی ہے۔ جلید، ضریب، سقیط اور [illegible] کہا جاتا ہے۔ [illegible]

قولہ رجلات [illegible] یوم [illegible] تقنب ای [illegible]

[illegible] ہے [illegible] ان پر [illegible] ہے۔ [illegible] ہے۔

قولہ وکنت [illegible] ولیدا [illegible] وجمعہ [illegible]

قولہ [illegible] اور ولید بچے کو کہتے ہیں اس کی جمع ولدان [illegible] قرآن پاک

[illegible] قولہ [illegible] علیہم ولدان مخلدون [illegible]

میں [illegible] ہے [illegible] یطوف علیہم ولدان مخلدون [illegible]

ولدان [illegible] غلمان [illegible]

ظلیم [illegible] ظلمان [illegible] قضیب [illegible] قضبان [illegible]

عقبان [illegible]

جیسے عقبان [illegible]

ولیدۃ یقال فیہ [illegible]

ولیدۃ کے دو معنی ہیں [illegible]

Marfat.com

والوجه الآخر لاصحاب المعانی ۔ یقولون : لیس فیه ولید
کے لیے نہیں بلایا جاتا ۔ اصحاب معنی ایک دوسرا معنی بیان کرتے ہیں کہ کوئی بچہ ہی نہیں
فیہ دعی ۔
جسے بلایا جائے ۔

ونظیر ذلک قول النابغة الجعدی:

اس کی مثال نابغہ جعدی کا یہ شعر ہے ۔

سَبَقْتُ صِیاحَ فَرارِیجِها ۔ وصوتَ نواقیسَ لم تُضرَبِ

(میں پرندوں کی آواز سے پہلے چلا گیا اور ابھی ناقوس بھی نہیں بجائے گئے تھے)

ای لَیْسَتْ ثَمَّ ولکن هذا من اوقاتها ۔ وقالتْ اُختُ

یعنی وہاں ناقوس ہی نہیں تھے لیکن اس وقت بجائے جاتے ہیں ۔ طرفہ بن عبدی کی

طرفة بن العَبْدِ ۔

ہمشیرہ کا قول ہے ۔

عَدَدْنا لَهُ سِتًّا وعِشرِینَ حِجَّةً ۔ فلما توفّاها استوی سیّدا ضخما

(ہم نے اس کے لیے ۲۶ سال شمار کیے ۔ پورا کرنے پر وہ بہادر سردار بن گیا ۔)

فُجِعْنا به لَمّا رَجَوْنا ایابَهُ ۔ علی خیر حالٍ لا ولیدًا ولا قحما

(ہم اس کی موت کے صدمے سے دوچار ہو گئے جب ہم نے بہترین حالت میں لوٹنے کی کوشش
کی تھی نہ وہ بچہ تھا اور نہ بوڑھا)

الولید ما ذکرنا ۔ والقحم الرجل المتناهی سِنًّا ۔ ویقال ذلک

ولید کا معنی ہم نے بیان کر دیا ہے اور قحم سے نہایت بوڑھا آدمی مراد ہے اور بوڑھے

فی البعیر قحم وقحر ومقلحم ۔ ویقال للبعیر خاصَّةً ۔ قحارِیة بوزن

اونٹ کو بھی قحم اور قحر اور مقلحم کہا جاتا ہے ۔ خصوصًا بوڑھے اونٹ کو قحاریہ ۔ قراسیہ

قُراسِیَة ۔

کے وزن پر کہا جاتا ہے ۔

Marfat.com

وانشد الاصمعی :

اصمعی نے یہ شعر پڑھا ہے

رَأَیْنَ قحماً شاب واقلحمّا ∴ طال علیه الدهر فاسلهمّا

ان عورتوں نے دیکھا کہ وہ بڈھا فانی ہو چکا ہے زمانہ اس پر بہت گزر گیا اور وہ لاغر ہو گیا ۔

اسلهمّ : الضامر ۔

اسلہمّ کا معنی لاغر ہے ۔

وقال آخر في ابنه يرثيه :

ایک دوسرا شخص اپنے بیٹے کا مرثیہ کرتے ہوئے کہتا ہے

ومن عجب ان بتّ مستشعر الثرى ∴ وبتّ بما زودتني متمتّعا

اور یہ تعجب کی بات ہے کہ تو نے مٹی کو بستر بناتے ہوئے رات گزاری اور میں نے تیرے دیے ہوئے غم میں رات گزاری

ولو انني انصفتك الودّ لم ابت ∴ خلافك حتى ننطوي في الثرى معا

اگر میں محبت میں تیرے ساتھ انصاف سے کام لیتا تیرے بغیر رات نہ گزارتا یہاں تک کہ ہم دونوں مٹی میں دفن ہو جاتے ۔

وقال ابراهيم بن عبد الله بن حسن يرثي اخاه محمداً :

ابراہیم بن عبداللہ بن حسن اپنے بھائی محمد کا مرثیہ کہتے ہیں

ابا المنازل يا خير الفوارس من ∴ يفجع بمثلك في الدنيا فقد فجعا

اے منازل میں رہنے والے بہت زیادہ سواروں پر فخر کرنے والے جو دنیا میں تیرے جیسے کی مصیبت میں مبتلا ہوا وہ مصیبت زدہ ہے ۔

الله يعلم اني لو خشيتهم ∴ او آنس القلب من خوف لهم فزعا

اللہ جانتا ہے اگر میں ان سے ڈرتا ہوتا یا دل کا ان سے خوف ہوتا

لم يقتلوك ولم أسلم اخي لهم ∴ حتى نعيش جميعا او نموت معا

وہ تجھے قتل نہ کرتے اور میں ان کے حوالے اپنے بھائی کو نہ کرتا یہاں تک کہ ہم دونوں اکٹھے زندہ رہتے یا اکٹھے مرتے ۔

Marfat.com

قوله یا عبر الفوارس یصفه بالقوۃ منهم و علیهم. کما یقال:

قولہ یا عبر الفوارس کہا گیا اس کی قوت پر. ان پر بیان کرتے جیسے کہا جاتا ہے ناقۃ

ناقۃ عبر الھواجر و عبر السری - و قوله

عبر الھواجر دوپہر کو بہت سفر کرنے والی اونٹنی، و عبر السری رات کو بہت زیادہ تیز

او انس القلب من خوف لهم فزعًا. یقول: احس

دوڑنے والی. قوله او انس القلب من خوف لهم فزعًا میں انس ایناس سے

واصل الایناس فی العین. یُقال: انستُ شخصًا ای ابصرتُه.

مشتق ہے اس کا تعلق آنکھ سے ہے کہا جاتا ہے انستُ شخصًا کا معنی ہے میں نے اسے

مِن بعدٍ. وفی کتاب الله عزوجل: انس من جانب الطُّور نارًا۔

دور سے دیکھا. اللہ عزوجل کی کتاب میں ہے۔ اس نے کوہ طور کی جانب آگ دیکھی۔

وقال متمم بن نویرۃ یرثی اخاهُ

متمم بن نویرہ اپنے بھائی کا مرثیہ کہتا ہے ۔

وقالوا اتبکی کل قبرٍ رایتَه ✲ لمیت ثوی بین اللوی فالدکادِكِ

لوگ کہتے ہیں ہر قبر کو دیکھ کر تو رونا شروع کر دیتا ہے اس قبر کو یاد کر کے جو لوی اور دکادک

کے درمیان ہیں.

فقلت لهم ان الاسی یبعثُ البکی ✲ ذَرُونی فهذا کُلّه قبر مالِكِ

میں نے انہیں کہا کہ رونا غم کو بھڑکا دیتا ہے. مجھے چھوڑ دو یہ سب مالک کی قبریں ہیں

والاسی الحزن وقد مرّ تفسیره. وقال علی بن عبد الله بن عباس بن

الاسی کا معنی غم ہے اور اس کی تفسیر بیان ہو چکی ہے. علی بن عبد اللہ بن عباس بن

عبد المطلب رَحِمَهُ الله:

عبد المطلب رحمہ اللہ کے اشعار ہیں ؎

اَبی العباسُ قرمُ بنی قُصَیّ ✲ وَاَخوالی المُلوكُ بنو ولیعَة

(میرا باپ عباس بنو قصی کا سردار ہے. میرے ماموں بنو ولیعہ کے بادشاہ ہیں)

Marfat.com

هم منعوا ذماری یوم جاءت ٭ كتائب مُسرف وبنو اللكيعة

(انھوں نے میری عزت وحرمت کی حفاظت کی جب مسرف کے لشکر آ گئے جو کمینی عورت کے بیٹے ہیں)

ارادوا بی التی لا عز فیها ٭ فحالت دونه ایدٍ منیعة

(انھوں نے ایک ایسی خصلت کا میرے ساتھ ارادہ کیا جس میں کوئی خوبی نہیں تھی۔ ایک زبردست ہاتھ اس کے درمیان حائل ہو گئے۔)

قوله بنو ربیعة فهم اخواله من کندة وامه زرعة بنت مشرح

قوله بنو ربیعة۔ یہ اس کے ماموں تھے جو کندہ قبیلہ سے تھے اور اس کی والدہ زرعہ الکندیة ثم احد بنی ربیعة۔ وقوله کتائب مسرف یعنی مسلم بن عقبة بنت مشرح کندیہ ہے پھر بنو ربیعہ سے تھے۔ قوله کتائب مسرف اس سے مراد مسلم بن المری صاحب حرة واهل الحجاز یسمونه مسرفا۔ وکان اراد اهل مری ہے جس نے حرہ کی جنگ کا ارادہ کیا۔ اہل حجاز اسے مسرف کہتے ہیں۔ اس نے المدینة جمیعا علی ان یبایعوا یزید بن معاویة علی ان کل واحد منهم عبد سب اہل مدینہ سے یزید بن معاویہ کے لیے بیعت لینا چاہی تھی کہ ہر ایک اس کا زرخرید رقٌ له الا علی بن الحسین۔ فقال حصین بن نمیر السکونی من کندة: لا غلام ہو مگر علی ابن حسین مستثنیٰ اور پھر حصین بن نمیر السکونی جو کندہ سے تھا کہنے لگا یبایع ابن اختنا علی بن عبد الله الا علی ما بایع علیه علی بن حسین کہ ہمارا بھانجا علی بن عبداللہ بھی بیعت نہیں کرے گا [illegible] بیعت نہیں ہے کیونکہ وہ امیر المومنین ثم امیر المومنین والا فالحرب بیننا فاعفی علی بن عبد الله وقبل منه ما اراد فقال هذا الشعر له [illegible] ہمارے درمیان جنگ ہو گی [illegible] اس وقت یہ شعر کہے

وقوله بنو اللکیعة فهی اللئیمة۔ ویقال فی النداء اللئیم یا لکاع

بنو اللکیعۃ سے مراد کمینی عورت کے بیٹے ہیں۔ ندا میں لئیم کہتے ہیں [illegible]

ولا تثنی یا لکع [illegible]

Marfat.com

فان حذرت ان تجد له عن جهته قلت للرّجل یا لُکَعُ وللانثی یا لُکعاء
اگر اس کے وزن سے تو اسے نہ نکالنا چاہے تو آدمی کو یا لُکَعُ اور عورت کو یا لُکعاء کہا
وهذا موضع لاتقع فیه النکرة وقد جاء فی الحدیث والاصل ماذکرتُ لک
جائے گا اس کے نکرہ نہیں آتا اور حدیث میں آچکا ہے لیکن اصل میں تجھے ذکر کر چکا ہوں
لا تقومُ الساعةُ حتی یلی امورَ الناس لُکَعُ بن لُکَعٍ فهذا کنایة
حدیث شریف میں ہے لا تقوم الساعة حتی یلی امور الناس لکع بن لکع۔
عن اللئیم بن اللئیم۔ وهذا بمنزلة عمر ینصرف فی النکرة و
یہاں لکع سے مراد کمینہ بن کمینہ ہے۔ اور یہ عمر کی طرح ہے نکرہ ہو تو منصرف اور
لا ینصرف فی المعرفة۔ ولکاع یبنی علی الکسر وسنشرح باب فعال
معرفہ ہو تو غیر منصرف پڑھا جائے گا۔ لکاع مبنی علی الکسر ہے۔ فعال کے وزن پر جو
للمؤنث علی وجوهه الخمسة عند اوّل ما یجری من
مؤنث کے لیے الفاظ آتے ہیں۔ ہم اس کی پانچوں وجوہ اس وقت ذکر کریں گے جب
ذکره ان شاء الله. وقد اضطرّ الحطیئة فذکر لکاعِ فی
اس کے بیان کا موقع آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ حطیئہ اپنی بیوی کی ہجو کرتے ہوئے
غیر النداء فقال یهجو امرأته:
بغیر نداء لکاع کا وزن لایا ہے اور کہا ہے ۔

اطوفُ ما اطوفُ ثم آوی ⁂ الی بیتٍ قعیدَتُهُ لکاعِ

میں باہر گھومتا رہتا ہوں پھر میں ایسے گھر کی طرف پناہ پکڑتا ہوں جس کی مالکہ کمینی ہے۔

قعیدةُ البیتِ ربّةُ البیتِ. وانما قیل قعیدةُ لقعودِها
قعیدۃ البیت کا معنی گھر کی مالکہ ہے۔ اس کو قعیدہ اس لیے کہتے ہیں کہ وہ ہر وقت
وملازمتها. ویقالُ للفرس قُعْدَة من هذا وهو الذی یرتبطه صاحبه
گھر میں رہتی ہے۔ ایسے گھوڑے کو اسی وجہ سے قعیدہ کہتے ہیں جسے اس کا مالک ہمیشہ
[illegible]

Marfat.com

لكن تعيرنا بيننا مخفوقة ٭ باد جناجن صدرها ولها غنا

امیر کمر دالی احسان سے ری ہوتی ہے ۔ مزدوری کی وجہ سے اس کی ہڈیاں ابھری ہوئی ہیں اور وہ مالدار ہے۔

الجناجن ما يظهر عند الهزال من اطراف ضلوع الصدر واحدها

جناجن پسلی کے آخری سرے وقت اس کا کنارہ ظاہر ہوتا ہے اس کی واحد جنجن ہے

جنجنٌ . وقال هشام اخو ذي الرمة:

ہشام جو ذوالرمہ کا بھائی ہے کہتا ہے

تعزيت عن اوفى بغيلان بعده ٭ عزاء وجفن العين بالماء مترع

اوفی کے مرنے کے بعد میں نے غیلان سے تسلی پکڑی حالانکہ آنسوؤں سے پر تھی [illegible]

ولم تنسني اوفى المصيبات بعده ٭ ولكن نكء القرح بالقرح اوجع

[illegible] ۔ زخم [illegible] زیادہ درد ناک ہے

غيلان هو ذو الرمة [illegible] هشام [illegible]

غیلان ذوالرمہ [illegible] اور [illegible]

حدثني العباس بن الفرج في اسناد ذكره [illegible]

[illegible] کے [illegible] ہیں [illegible] آدمی [illegible]

[illegible] فقال [illegible] قال هشام [illegible] ان [illegible]

[illegible] ہے [illegible]

كلما يشركهم في فضلة الزاد [illegible]

[illegible] ہے اور [illegible] ان کے [illegible] ہوتا ہے اور ان کی [illegible]

فان قدرت الا تكون كلب الزادة فافعل [illegible] تاخير

ہوسکتا ہے [illegible] نماز [illegible]

الصلاة عن وقتها فانك مصليها لا محالة [illegible]

سے [illegible]

Marfat.com

وقال حسّان بن ثابت الانصاري:

حسان بن ثابت انصاری کہتے ہیں

تقول شعثاء لو صحوت عن * الکاس لاصبحت مثری العدد

(شعثاء کہتی ہے کہ اگر تو شراب چھوڑ دے تو مالدار بن جائے)

(هی امرأته وهو اسمها)

(شعثاء اس کی بیوی کا نام ہے۔)

اهوی حدیث الندمان فی فلق * الصبح وصوت المسامر الغرد

(میں صبح کے وقت شراب کے ساتھیوں کے ساتھ باتیں کرنا اور شیریں لہجہ میں کہانی کہنے والے سے محبت رکھتا ہوں۔)

لااخدش الخادش بالجلیس ولا * یخشی ندیمی اذا انتشیت یدی

(میں اپنے ہم جلیس کو نوچتا اور زخمی نہیں کرتا اور نہ میرا ساقی جب میں نشہ میں ہوتا ہوں میرے حملے سے ڈرتا ہے)

یأبی لی السیف واللسان وقو * م لم یضاموا کلبدة الاسد

(میری تلوار، زبان اور ایسی قوم جو موٹی گردن والے شیر کی طرح طاقتور ہیں میری حفاظت کرتی ہے۔)

لبدة الاسد: ما یتطارف من شعره بین کتفیه۔ ویقال اسدٌ ذو لبدة وذو لبد۔

لبدۃ الاسد۔ وہ بال جو شیر کی گردن سے کندھوں پر پڑتے ہیں اس لیے اسد ذولبدۃ اور ذولبد کہا جاتا ہے۔

وحدثنی عمارة قال: مرض جریر مرضة فعادته قیس

عمارہ کہتے ہیں ایک دفعہ جریر سخت بیمار ہوگیا۔ تو قیس اس کی عیادت کے لیے آئے

فقال:

اس نے یہ اشعار کہے

Marfat.com

نفسي الفداء لقوم زيّنوا حسبي ٭ وان مرضت فهم اهلي وعوّادي

[illegible]

وخفت بيننا يا شبث بن [illegible] ٭ ما سلموني لنابت [illegible]

[illegible]

ان تجرِ طيرٌ بامر [illegible] ٭ اوبالرحيل فقد [illegible]

[illegible]

وقال عبد الرحمن بن حسان بن ثابت بن المنذر بن حرام يهجو عبد الرحمن بن الحكم بن ابی العاص بن امیۃ بن عبد شمس

عبد الرحمن بن حسان بن ثابت بن منذر بن حرام [illegible] عبد الرحمن بن الحکم بن ابی العاص بن امیۃ بن عبد شمس [illegible]

[illegible]

فاما قولك الخلافة منا ٭ فهم [illegible] وزيادة من [illegible]

[illegible]

ولو هم يكنت كحوت بحر ٭ [illegible] في ظلم الغمرات [illegible]

[illegible]

وكنت افل من وقد [illegible] ٭ تبتجع [illegible]

[illegible]

فكتب معاوية الى مروان ان [illegible]

[illegible]

Marfat.com

فضرب عبد الرحمن بن حسان ثمانین وضرب اخاہ عشرین۔
کوڑے لگائے۔ پس اس نے عبدالرحمن بن حسان کو اسی کوڑے لگائے اور اپنے بھائی کو بیس

فقیل لعبد الرحمن بن حسان قد امکنک فی مروان
کوڑے لگائے۔ عبدالرحمن بن حسان سے کہا گیا کہ اب موقع ہے مروان کا تذکرہ حضرت

ما ترید فاشد بذکرہ وارفعہ الی معاویۃ۔ فقال اذا واللہ لا افعل
معاویہ سے کرو۔ وہ کہنے لگا خدا کی قسم اب تو میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا جبکہ اس نے

وقد حدنی کما تحد الرجال الاحرار۔ وجعل اخاہ کنصف عبد۔ فاوجعہ
مجھے آزاد مردوں کی مانند حد لگائی ہے اور اسے غلام سے بھی آدھی۔ یہ کہہ کر اس نے اسے

بھذا القول۔
بہت تکلیف پہنچائی۔

ویروی ان عبد الرحمن بن حسان لسعہ زنبور۔ فجاء اباہ یبکی
روایت ہے کہ عبدالرحمن بن حسان کو بھڑ نے کاٹ کھایا۔ وہ اپنے باپ کے پاس روتا

فقال لہ مالک؟ فقال لسعنی طائر کانہ ملتف فی بردی حبرۃ
ہوا آیا اور کہنے لگا مجھے ایک پرندے نے کاٹ لیا ہے۔ گویا منقش چادروں میں لپٹا

قال: قلت واللہ الشعر۔ ویروی ان معلمہ عاقب الصبیان
ہوا ہے۔ اس نے کہا اللہ کی قسم! تو نے شعر کہا ہے۔ اور روایت کی جاتی ہے کہ معلم نے بچوں

علی ذنب واراده بالعقوبۃ۔ فقال:
کو کسی قصور پر سزا دی جب سزا دینے کا ارادہ کیا تو کہنے لگا کہ۔

اللہ یعلم انی کنت معتزلا ۔ فی دار حسان اصطاد الیعاسیبا
(اللہ جانتا ہے میں حسان کے گھر میں شہد کی مکھی شکار کر رہا تھا۔)

واعرق قوم کانوا فی الشعر آل حسان فانھم یعدون فی نسق
حسان کے گھرانہ کا شاعری کے ساتھ نہایت گہرا تعلق رہا ہے۔ ان کے شاعر چھ پشتوں

شرح [illegible] عبد الرحمن بن حسان بن ثابت بن المنذر بن حرام

Marfat.com

وبعد هؤلاء في الوقت آل ابي حفصة فانهم اهل بيت كلهم شاعر [illegible]

ان کے بعد اس وقت میں آل ابی حفصہ کا شمار ہے وہ بھی تمام شاعر تھے اور نسل در نسل

یتوارثونه كابراً عن كابر

شعر کہتے چلے آئے ہیں

ویروی ان ابنة لابن [illegible] وقف بباب ابيها قوم يسألون

روایت ہے کہ ابن [illegible] کے دروازے پر کچھ لوگ آئے [illegible] اس کی بیٹی سے [illegible]

عنه فقالت ما تريدون اليه فقالوا

[illegible] اس سے [illegible] کے متعلق پوچھا گیا وہ کہنے لگی تم سب نے اس سے [illegible]

جئنا لنهاجيه فقالت وهي صغيرة

بتاتے [illegible] وہ کہنے لگی تم اس کی ہجو کرنے آئے ہیں وہ ابھی بچی تھی [illegible] تم نے [illegible]

تجمعتم من كل اوب ووجهة على واحد لازلتم قرن واحد

[illegible] ہر طرف سے اکٹھے ہو کر [illegible] تمام [illegible] ہوئے ہو [illegible] ایک سے

[illegible] ہو گئے

فهذه بلغت بطبعها على صغرها مبلغ الاعشى في قوله هذا

اس نے [illegible] شعر کہا ہے۔ اس بچی نے بچپن میں ہی [illegible] اس مفہوم [illegible] الاعشی سے

المعنى حيث يقول لهوذة بن علي

جس وقت اس نے ہوذہ بن علی سے متعلق کہا ہے

[illegible] جمع ما [illegible] الثلاثين فصرة [illegible] وليس على جمع [illegible]

اور اس [illegible] کو [illegible] خیال [illegible] اور اس [illegible]

باب: ۲۳

قال ابو العباس قال عمر بن الخطاب رضي الله عنه [illegible]

ابو العباس کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب [illegible]

Marfat.com

اولادكم الرماية ومروهم فليثبوا على الخيل وثبا وروّوهم
اپنی اولاد کو تیر اندازی سکھاؤ اور انہیں حکم دو کہ گھوڑے پر اچھل کر سوار ہوں اور
ما يجمل من الشعر. وفي حديث آخر: وخيرُ الخُلق للمرأة
انہیں عمدہ عمدہ اشعار یاد کراؤ۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ عورت کے لیے بہترین
المغزل. ويروى عن الشعبيّ أنّه قال قال عبد الله بن عباس قال
مشغلہ چرخہ کاتنا ہے۔ شعبی سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ مجھے میرے
لي أبي يا بُنيّ إنّي أرى أميرَ المؤمنين قد اختصّك دون من ترى
والد نے کہا بیٹے میں دیکھتا ہوں کہ امیر المومنین نے تمہارے اور سب میں سے (مشورہ
من المهاجرين والأنصار فاحفظ عنّي ثلاثا. لا يُجرّبنّ عليك
کے لیے تجھے خاص کر رکھا ہے۔ میری تین باتیں یاد رکھنا (۱) کبھی وہ (امیر المومنین)
كَذِبًا ولا تَغتابَنّ عنده مُسلمًا. ولا تُفشينّ له
تجھے جھوٹا نہ پائیں (۲) کسی مسلمان کی ان کے پاس چغلی نہ کھانا (۳) نہ کسی کا راز فاش
سِرًّا. قال فقلت له يا أبَة كلّ واحدةٍ منها خيرٌ من ألفٍ. فقال
کرنا۔ میں نے کہا اے باپ! ان میں سے ہر بات ہزار درہم سے بہتر ہے۔ وہ کہنے
كلّ واحد منها خير من عشرة آلاف.
لگے دس ہزار سے بہتر ہے۔

وحدثني العباس بن الفرج في إسناد ذكره قال. نُظِرَ إلى عمرو بن
عباس بن فرج ریاشی نے اپنی سند میں بیان کرتے ہوئے مجھے کہا، عمرو بن عاص کی
العاص على بغلة قد شَمِطَ وجهها هرمًا.
طرف دیکھا گیا۔ وہ خچر پر سوار ہیں بڑھاپے کی وجہ سے ان کے چہرے کے بال سفید ہو
فقيل له أتركبُ هذه وأنت على أكرم ناخرةٍ
چکے ہیں۔ انہیں کہا گیا آپ اس پر سوار ہوتے ہیں جبکہ مصر کے بہترین گھوڑے آپ کے
[illegible] فقال لا ملل عندي لدابتي ما حملتْ رحلي ولا لامرأتي

Marfat.com

ما احسنت یشرفنی ۔ ولا لصدیق ما احسنت یسرنی ۔

ناکس معرفت سے [illegible] میرا دوست میرے بعد [illegible] ہے ان سے

المتلق من کواذب الاخوان۔

[illegible] جھوٹی عادت سے [illegible] ہے۔

قوله علی اکرم ناخرۃ یرید الخیل یقال لہ حد ناخرۃ و نیس

قوله علی اکرم ناخرۃ اس سے مراد گھوڑے ہیں۔ [illegible] ناخرۃ

ناخرۃ یرید جماعۃ۔ کما تقول رجل بغال وحمار و جماعۃ البغالۃ

کہتے ہیں۔ چنانچہ رجل بغال [illegible] خچر اور گدھے والے آدمی کو کہتے ہیں اور جماعت

والحمارۃ ۔ وکذلک تقول اتتنی عصبۃ نبیلۃ و قبیلۃ

[illegible]

شریفۃ ۔ والواحد نبیل و شریف ۔

[illegible] نبیلۃ [illegible] شریفۃ [illegible] ہے۔

وشاور معاویۃ عمرا فی امر عبداللہ بن ھاشم بن عتبۃ بن مالک

حضرت معاویہ نے عبداللہ بن ہاشم بن عتبہ بن مالک بن ابی وقاص کے متعلق [illegible]

ابن ابی وقاص ۔ وکان ھاشم بن عتبۃ احد فرسان علی رضی اللہ عنہ وھو

[illegible] ہاشم بن عتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شہسوار [illegible]

المرقال۔ فاتی بابنہ معاویۃ ۔ فشاور عمرا فیہ فقال

[illegible]

اری ان تقتلہ ۔ فقال لہ معاویۃ انی

[illegible] مشورہ طلب کیا [illegible] قتل [illegible] حضرت معاویہ نے [illegible]

لا اری فی العفو الا خیرا ۔ فمضی عمرو مغضبا وکتب الیہ

[illegible]

امرتک امرا حازما فعصیتنی ۔ وکان من التوفیق قتل ابن ھاشم

[illegible]

Marfat.com

مناسب ہے۔)

الیس ابوہ یا معاویۃ الذی ⁂ اعان علینا یوم حزّ الغلاصم

(اے معاویہ! اس کے والد نے وہ نہیں جس نے گردنیں کٹنے کے دن ہمارے خلاف دشمنوں کی مدد کی تھی۔)

فقتلنا حتی جری من دمائنا ⁂ بصفین امثال البحور الخضارم

(اس نے ہمیں نہایت بیدردی سے قتل کیا۔ صفین کے مقام پر ہمارا خون بحر مواج کی طرح ٹھاٹھیں مارنے لگا۔)

وھذا ابنہ والمرء یشبہ عیصہ ⁂ ویوشک ان تلقی بہ جدّ نادم

(یہ اس کا بیٹا ہے اور آدمی اپنے اصل کے مشابہ ہوتا ہے۔ ہو سکتا ہے پھر آپ کو اس پر نادم ہونا پڑے۔)

فبعث معاویۃ بابیاتہ الی عبد اللہ بن ھاشم فکتب الیہ عبد اللہ ابن ھاشم:

حضرت معاویہؓ نے یہ اشعار عبد اللہ بن ہاشم کی طرف بھیج دیے۔ پس عبد اللہ بن ہاشم نے ان کی طرف لکھ بھیجا۔

معاوی ان المرء عمرًا ابت لہ ⁂ ضغینۃ خبثٍ غشّھا غیر نائم

(اے معاویہ! عمرو کے خبث باطن نے حق پرستی سے روک دیا ہے جس کا کھوٹ کبھی غافل ہونے والا نہیں)

یری لک قتلی یا ابن ھندٍ دانما ⁂ تری ما یری عمروٌ ملوکُ الاعاجم

(اے ابن ہند (معاویہ) وہ میرے قتل کا مشورہ دے رہا ہے۔ عمرو کا جو خیال ہے عجمی بادشاہ ایسا کیا کرتے ہیں)

علی انھم لا یقتلون اسیرھم ⁂ اذا کان منہ بیعۃٌ للمسالم

(لیکن وہ بھی اپنے قیدی کو قتل نہیں کرتے تھے جبکہ صلح کرنے والے کی بیعت ان سے ثابت ہو۔)

فان تعفُ عنی تعفُ عن ذی قرابۃ ⁂ وان تر قتلی تستحل محارمی

(اگر مجھے معاف کر دیں گے تو اپنے رشتہ دار کو معاف کریں گے اور اگر قتل کرنے کے درپے ہیں تو [illegible] میں مبتلا ہوں گے۔)

Marfat.com

فصفح عنه۔ وقال عمرو لعائشة رحمها الله: لوددت

حضرت معاویہؓ نے انھیں معاف کر دیا۔ حضرت عمرو حضرت عائشہ سے کہنے لگے: میں

انكِ كنتِ قُتلتِ يوم الجمل۔ فقالت: ولم؟ لا ابالك! فقال:

چاہتا تھا کہ جمل کی لڑائی میں آپ ماری جاتیں۔ وہ کہنے لگیں: تمھارا باپ نہ ہو ایسا خیال کیوں کرتے

كُنتِ تموتين باجلِكِ وتدخلين الجنة ونجعلكِ

ہو۔ وہ کہنے لگے آپ اپنی اجل سے مرتیں اور جنت میں داخل ہو جاتیں۔ حضرت علی کی مذمت

اكبر التشنيع على علي۔

کرنے کا ہمیں ایک موقع ہاتھ آ جاتا۔

وحدثني العباس بن الفرج الرياشي في اسناد ذكره اخبرني ابن

عباس بن فرج ریاشی نے اپنی سند کے ساتھ میرے سامنے بیان کیا مجھ سے ابن

عباس۔ قال: دخلت على عمرو بن العاص وقد احتضر

ابن عباس نے ... وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمرو بن العاص کے گھر داخل ہوا جبکہ ان کی

فدخل عليه عبد الله بن عمرو فقال له: يا عبد الله

موت کا وقت قریب تھا۔ ان کے بیٹے عبد اللہ بن عمرو ان کے قریب گئے تو وہ کہنے لگے

خذ ذلك الصندوق؛ فقال: لا حاجة لي فيه۔ قال:

عبداللہ وہ صندوق لے لو۔ وہ کہنے لگے مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ حضرت عمرو نے کہا

انه مملوء مالا۔ قال: لا حاجة لي به۔ فقال عمرو: ليته مملوء

اس میں مال ہے۔ وہ کہنے لگے مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ عمرو کہنے لگے کاش اس میں

بعرا۔ قال فقلت: يا ابا عبد الله! انك كنت تقول: اشتهي ان ارى

مینگنیاں ہوتیں۔ میں نے کہا اے عبداللہ! آپ کہا کرتے تھے کہ میں چاہتا ہوں کوئی عقلمند آدمی

عاقلا يموت حتى اسأله كيف يجد۔ فكيف تجدك؟

مر رہا ہو تو میں اس سے پوچھوں کہ اس وقت اس کی حالت کیا ہے۔ اب آپ بتائیے آپ کا کیا حال ہے؟

قال: اجد السماء كأنها مطبقة على الارض وانا بينهما

Marfat.com

وأرانى كأنما أتنفس من خرت إبرة.

بس رہا ہوں اور مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں سوئی کے ناکہ جتنی جگہ سے سانس لے رہا ہوں

ثم قال اللهم خذ مني حتى ترضى ثم رفع يديه

پھر کہنے لگے اے اللہ! مجھے پکڑ لے یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے پھر اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے

فقال اللهم امرت فعصينا ونهيت فركبنا فلا بري

اور کہا اے اللہ! تو نے حکم دیا ہم نے نافرمانی کی تو نے روکا ہم نے اسے کیا۔ نہ تو میں بری

فاعتذر ولا قوي فانتصر. ولكن لا اله الا الله ثلاثا

ہوں کہ عذر کروں اور نہ طاقتور کہ بچ سکوں۔ لیکن لا الہ الا اللہ کہتا ہوں تین مرتبہ کہا

ثم فاظ وقد روينا هذا الخبر من غير ناحية الرياشي

پھر ان کی روح پرواز کر گئی۔ ہم نے اس روایت کو ریاشی کے طریق سے مکمل ذکر کیا ہے

باتم من هذا ولكن اقتصرنا على هذا لثقة اسناده.

لیکن ہم نے یہاں اسی پر اکتفا کیا ہے کیونکہ یہ سند کے اعتبار سے ثقہ ہے۔

قوله من خرت ابرة يعني من ثقب ابرة. يقال للدليل خريت

قولہ من خرت ابرة۔ اس سے مراد سوئی کا ناکہ ہے۔ راستہ دکھلانے والے کو خریت

وزعم الاصمعي انه اريد به انه يهتدي لمثل خرت الابرة.

کہتے ہیں۔ اصمعی کا خیال ہے کہ وہ سوئی کے ناکہ جتنی جگہ سے بھی راستہ معلوم کر لیتا ہے

وقوله فاظ اي مات. يقال فاظ وفاد وفطس وفاز وفوز كل ذلك في معنى

قولہ فاظ کا معنی مات ہے۔ فاظ، فاد، فطس اور فاز وفوز ان سب کا معنی موت

الموت. ولا يقال فاض بالضاد الا للاناء. قال رؤبة

ہے۔ فاض ضاد کے ساتھ برتن سے کسی چیز کے بہ نکلنے پر بولا جاتا ہے۔ رؤبہ کہتے ہیں

لا يدفنون منهم من فاظ. وقال ابن جريج اما رأيت الميت

ان میں جو مر جاتا ہے اسے دفن نہیں کرتے۔ ابن جریج نے کہا تو نے میت کو مرتے ہوئے

حين تفوظه. ومن قال ذلك للنفس قال فاضت نفسه

[illegible] ... الضاد کے ساتھ اس کو

Marfat.com

شبّهها بالإناء

...نے تشبیہ دی ہے۔

وحدثنی ابو عثمان المازنی احسبه عن ابی زید قال: کل العرب

ابو عثمان مازنی کہتے ہیں، میرا خیال ہے کہ ابو زید سے بیان کیا ہے کہ سب عرب

یقولون فاضت نفسه الا بنی ضبة فانهم یقولون فاضت نفسه ... و

فاضت نفسه ضاد کے ساتھ، مگر بنو ضبہ فاظت نفسہ ظاء کے ساتھ کہتے ہیں۔ و

انه الکلام العجیب فاذا بالظاء ذا مات ... وفی الحدیث

صحیح کلام ضاد ہے ظاء کے ساتھ، جب کوئی مرتا ہے اس پر بولا جاتا ہے۔ حدیث میں

ان مراة سعد بن ابی الحقیق فاظت و الله یهود.

ہے کہ سعد بن ابی الحقیق کی بیوی نے فاظ و اللہ یہود کہا تھا۔

وحدثنی مسعود بن بشر قال: قال زیاد الامارة تذهب الحفیظة

مسعود بن بشر نے مجھے بیان کیا کہ زیاد نے کہا: حکومت امانت ختم کر دیتی ہے

وقد کانت من قوم الی حسنات، جعلتها تحت قدمی ... ودبر اذنی

... اور قوم کے ... آئے ہیں، جن کو میں نے اپنے پاؤں تلے ... مجھے ...

ولو بلغنی ان احدکم قد اخذه السل من بغضی ...

ہے۔ اگر مجھے یہ پہنچے کہ میرے بغض کی وجہ سے کوئی مرض سل میں مبتلا ہو گیا ہے تو میں

ما هتکت له سترا ولا کشفت له قناعا حتی یبدی لی صفحته ...

... پردہ ... کا ... نہ ... اور نام ...

فعل ... ناظرہ.

وہ سامنے آئے تو اس جیسا ...

وسمع زیاد رجلا یسب الزمان ... لو کان یدری

زیاد نے ایک آدمی کو سنا، وہ زمانہ کو برا بھلا کہہ رہا تھا ... وہ نہیں جانتا تھا ...

ما الزمان لضربت عنقه ان الزمان هو السلطان.

کہ زمانہ کسے کہتے ہیں تو میں اس کی گردن اڑا دیتا، زمانہ سے مراد بادشاہ ہے۔

Marfat.com

فى مهدا زد شير - ثقل قال الاولون ما عدل السلطان انفع للرعية
عہدا زد نیز بخت - پہلے لوگوں نے کہا ہے کہ بادشاہ کا انصاف رعیت کے لیے زمانہ کی
من خصب الزمان -
خوشحالی سے بہتر ہے -

وقال المهلب بن ابى صفرة لبنيه : اذا وليتم فلينوا
مہلب بن ابی صفرہ نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ جب تم والی بنا دیے جاؤ تو نیکی
للمحسن واشتدوا على المريب - فان الناس للسلطان
کرنے والے کے لیے نرمی سے پیش آنا اور مجرم پر سختی کرنا - لوگ قرآن سے اس قدر نہیں
أهيب منهم للقرآن - وقال عثمان بن عفان رضى الله عنه : ان
ڈرتے جس قدر وہ سلطان سے ڈرتے ہیں - حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
الله ليزع بالسلطان ما لا يزع بالقرآن -
اللہ تعالی بادشاہ کے ساتھ روکتا ہے جس قدر قرآن سے نہیں روکتا ہے

وقوله يزع اى يكف - يقال : وزع يزع اذا كف - وكان اصله
یزع کا معنی یکف (روکنا) ہے - کہا جاتا ہے وزع یزع کا معنی ہے کف - اصل میں
يزع مثل يعد - فذهبت الواو لوقوعها بين ياء وكسرة واتبعت حروف
یوزع بعد کی طرح تھا واؤ یا اور کسرہ کے درمیان واقع تھی وہ گر گئی - حروف مضارع کو
المضارعة الياء لئلا يختلف الباب وهى الهمزة والنون والتاء والياء -
یاء کی مناسبت دی گئی تاکہ باب مختلف نہ ہو - اور حروف مضارع ہمزہ، تاء اور یاء ہیں
نحو اعد ونعد وتعد ويعد - ولكن انفتحت فى يزع من اجل العين
جیسے اعد ونعد وتعد ویعد لیکن یزع میں عین کلمہ کی وجہ سے فتح دیا گیا ہے
لان حروف الحلق اذا كن فى موضع عين الفعل او لامه فتحن
کیونکہ جب ماضی کے عین یا لام کے مقابلہ میں حرف حلق ہو تو جس فعل کی ماضی فعل ہو اس
فى الفعل الذى ماضيه فعل - وان وقعت الواو مما هى فيه فاء فى يفعل

المفتوحة العين فی الاصل صح الفعل وَحَلَ یَوْحَلُ و وَجِلَ یَوْجَلُ ویجوزُ
واؤ ان میں باقی رہتی ہے۔ جیسے وَحَلَ یَوْحَلُ اور وَجِلَ یَوْجَلُ۔ ایسے یَاحَلُ
فی هذه المفتوحة یاحل و یَاجَلُ و یَیْحَلُ و یَیْجَلُ وکل هذا کراهیة
یاجَلُ۔ یَیْحَلُ۔ یَیْجَلُ پڑھنا بھی جائز ہے اور یہ سب اس لیے ہے کہ عرب کے
للواو بعد الیاء۔ تقول وزعتُه کففتُه۔ و اوزعته حملته علی
نزدیک یاء کے بعد واؤ مکروہ ہے۔ وزعته کا معنی کففته ہوا اور اوزعته یعنی میں نے
رکوب الشیء وهیاته له۔ وهو من الله عزّ وجلّ توفیق۔
کسی کام کے کرنے پر اکسایا۔ اور اس کے لیے تیار کیا۔ اللہ عزوجل کے فرمان میں اس کا
ویقال: اوزعك الله شکره۔ ای وفقك الله
معنی توفیق ہے۔ کہا جاتا ہے اوزعك الله شکره ای وفقك الله لشکرك۔
لشکرك۔

اس کا معنی ہے اللہ تجھے اس کی توفیق بخشے۔

وقال الحسن مرةً: ما حاجة هؤلاء السلاطین الی الشُرَط۔

حسن بصری نے ایک مرتبہ کہا ان بادشاہوں کو سپاہیوں کی کیا ضرورت ہے جب

فلما ولی القضاء کثر علیه الناس۔ فقال لابدّ للناس
وہ قاضی مقرر ہوئے۔ لوگ کثرت سے ان کے پاس آنے لگے تو کہنے لگے کہ لوگوں کو
من وزعة
کے لیے دربان ضروری ہیں۔

وخطب الحجاج بن یوسف ذات یوم جمعة فلما توسط کلامه سمع
حجاج بن یوسف نے ایک مرتبہ جمعہ کا خطبہ دیا۔ درمیان خطبہ اس نے بلند
تکبیرا عالیا من ناحیة السوق۔ فقطع خطبته التی کان فیها ثم قال:
تکبیر بازار کی طرف سے سنائی دی۔ اس نے خطبہ ختم کر کے کہا اے اہل عراق اور اے
یا اهل العراق، یا اهل الشقاق، یا اهل النفاق ومساوئ الاخلاق یا بنی اللکیعة
شقاق اور اے اہل نفاق اور برے اخلاق والو اے ...

وبنيد العصا واولاد الاماء . انى لا اسمع تكبيرًا ما يراد الله به انما
لاٹھی سے غلام و لونڈیوں کی اولاد ، میں نے تکبیر کی آواز سنی لیکن اللہ کی رضا اس سے مقصود
یراد به الشیطان . وانّ مثلی ومثلکم قول ابن براقة الهمدانی :
نہیں بلکہ شیطان کی رضا مقصود ہے . میری اور تمہاری مثال ابن براقہ کا قول ہے .

وکنتُ اذا قومٌ رمونی رمیتهم ؛ فهل انا فی ذا یال همدان ظالمُ
ایسا ہوں کہ جب لوگ مجھے تیر لگاتے ہیں . میں ان کو مارتا ہوں . کیا ایسا کرنے میں اے
اہل ہمدان میں ظالم ہوں .

متی تجمع القلب الذکیّ وصارما ؛ وانفا حمیا تجتنبك المظالم
جب بیدار دل قاطع تلوار اور ذلت سے انکار کر دینے والی ناک ہو تو ذلتیں خود بخود تم سے
دور رہیں گی .

ثم نزل فصلّی بهم .
پھر اترا اور نماز پڑھائی .

قوله یا اهل الشقاق فالمشاقة المعاداة . واصله ان
قولہ اہل الشقاق . اس کا ماخذ مشاقہ ہے جس کا معنی باہمی عداوت ہے . اس کا
یرکبَ ما یشق علیه ویُرکب منه مثل ذلك .
اصل معنی ایسا کام کرنا جو دشوار ہو اور ویسی ہی دشواری اس کی جانب سے پیش آئے .
والنفاق ان یسرّ خلاف ما یُبدی . هذا اصله و
نفاق کہتے ہیں جو ظاہر کر رہا ہے اس کے خلاف کو چھپائے رکھے . یہ نافقاء سے لیا گیا
انما اُخِذ من النافقاء وهو احد ابواب جحرة الیربوع وذلك انّه اخفاها
ہے جو کہ جنگلی چوہے کی ایک بل کا نام ہے وہ اسے پوشیدہ رکھتا ہے اور دوسری بل سے
وإنما یظهر من غیره .
ظاہر ہوتا ہے .
ولجحره اربعة ابواب: النافقاءُ والراهطاءُ والدامّاءُ والسابیاءُ .
[illegible]

وكلها ممدودة. ويقال للسابياء القاصعاء. وانما قيل له السابياء لأنه

جو سب کے سب ممدود ہیں۔ سابیاء کا نام قاصعاء بھی ہے۔ اسے سابیاء اس لیے کہتے

لا ينفذه فيبقى بينه وبين النافقاء هنة من الارض

ہیں کہ وہ اسے پورا نافذ نہیں کرتا بلکہ اس کے اور اس کے درمیان مٹی کی ایک تہ باریک سی

رقيقة. واخذ من سابياء الولد وهي الجلدة الرقيقة التي

باقی رکھتا ہے۔ یہ سابیاء الولد سے ماخوذ ہے جو ایک باریک جھلی ہوتی ہے۔ جس میں بچہ

يخرج فيها الولد من بطن أمه. قال الاخطل يضرب ذلك مثلا ليربوع

اپنی ماں کے پیٹ سے نکلتا ہے۔ اخطل یربوع بن حنظلہ کے بیٹوں کے لیے مثال پیش کرتا

ابن حنظلة لانه سمي باليربوع.

ہے۔ شعر

تسد القاصعاء عليك حتى ... تنفق او تموت بها هزالا

ترجمہ: نجات کی راہ بند ہو چکی ہے تاکہ پھاڑ کر نکلے یا لاغر ہو کر وہیں مر جائے۔

والعرب تزعم انه ليس من ضب الا وفي جحره عقرب فهو لا يأكل

عربوں کا خیال ہے کہ ہر گوہ کے بل میں ایک بچھو ہوتا ہے۔ وہ بچھو کے بچوں کو نہیں کھاتی

ولد العقرب وهي لا تضربه فهي مسالمة له وهو مسالم

اور وہ اسے نہیں ڈستا۔ اس کی اس کے ساتھ صلح ہے جس کا ثبوت ہے۔ یہ شعر

لها. وانشد:

ترجمہ:

واخدع من ضب اذا خاف حارشا ... اعد له عند الذنابة عقربا

اور وہ [illegible] ایک بچھو تیار رکھتی ہے۔

كلها بالمد ويقال بالقصر ويقال ايضا فيها على وزن

یہ سب الف مد کے ساتھ ہیں اور الف قصر [illegible]

[illegible]

Marfat.com

نُفَقَةٌ ورهطةٌ ودممتة وقصعة. وحكى ابن القرطبة

پڑھی یہ الفاظ آئے ہیں۔ نفقةً - رهطةً - ودمنةً - قصعةً - ابن قرطبہ نے ممدود

فی المقصور والممدود له الوهطاء کالراهطاء والنفقاء کالنافقاء والقصعاء

اور مقصور کے ساتھ راهطاء کو رهطاء - نافقاء کو نفقاء . قاصعاء کو قصعاء

کالقاصعاء وحکی ایضاً زیادة فقال العانقاء. هو الارنب والیربوع۔

پڑھا ہے۔ بلکہ ایک نام عانقاء کا اضافہ کیا ہے اور یہ بھی خرگوش اور یربوع کی بل کا نام ہے

والغابیاء ایضاً من جحرة الیربوع۔

غابیاء بھی اس کے بل کا نام ہے۔

واما قول ابی العباس فی السابیاء فهو مما قد رُدّ علیه فیه وقد تبعه

ابو العباس نے سابیاء کے متعلق جو کہا ہے اس کی تردید کی گئی۔ ابن ولاد نے اس کی

ابن ولاد وکلاهما غیر مصیب . وانما السابیاء دعاء فیه ماءٌ صافٍ یخرج

اتباع کی ہے لیکن دونوں ہی غلطی پر ہیں۔ سابیاء اصل میں ایک گول سا گنبد ہے اس میں

مع الولد وهو الفقءُ ولیس یخرج الولد

صاف پانی ہوتا ہے۔ بچے کی پیدائش سے قبل وہ برآمد ہوتا ہے اس کو فقاء بھی کہتے ہیں

فیه۔ وقال الکُمَیْت:

بچہ اس میں سے خارج نہیں ہوتا۔ کمیت نے کہا ہے

وفنّا فیه الغیث من سابیائه ٭ دوالح وافقْنَ النجوم البوا جسا

وادی میں بارش سے بھرے ہوئے بادل نے جو برسانے والے نچھتروں سے ملے ہوئے

تھے پھیر دیے یعنی پلٹ دیے۔

٭

(حل لغات: فقاء: وادی۔ الغیث: بارش۔ سابیاء: مجاز من السحاب۔ الف

دوالح جمع دالح بانی کثیر ہو اجس جریان الماء فی الوادی)

... وانما الجلدة التی یکون فیها الولد۔

Marfat.com

الغرس وقد تبع ابن القوطية ابا العباس في انسابية في انه من اسماء حجرة
ہے مگر سمجھتے ہیں اور ابن قوطیہ نے بھی سابیار کے بارہ میں ابو العباس کی موافقت کی ہے

البربوح وذلك غلط۔
البربوح پتھر کا نام ہے اور یہ غلط ہے۔

وقوله بنو اللكيعة يريد اللئيمة وقد مر تفسيره في موضعه
قولہ بنو اللکیعۃ کا معنی لئیم (کمینی) عورت ہے، اس کی تفسیر اپنے مقام پر گذر چکی ہے

قال ابن قيس الرقيات يذكر قتل مصعب بن الزبير۔
ابن قیس الرقیات مصعب بن زبیر کے قتل کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے۔

ان الرزية يوم مسكن والمصيبة والفجيعة
بے شک مسکن کا دن جو رزیہ ہے وہ امر تکلیف مصیبت

بابن الحواري الذي لم يعده اهل الوقيعة
اور رنج کا دن ابن حواری کا ہے جس کی طرف بڑھ کر نہ گئے

غدرت به مضر العراق وامكنت منه ربيعة
مضر عراق نے اس کے ساتھ بیوفائی کی اور ربیعہ کو اس پر قدرت دے دی

فاصبت وترك يا ربيع وكنت سامعة مطيعة
اے ربیعہ تو نے اپنا بدلہ لے لیا اور تو ہمیشہ فرمانبردار اور اطاعت گزار رہی

يا لهف لو كانت له بالطف يوم الطف شيعة
ہائے افسوس طف کے دن کاش اس کے حمایتی موجود ہوتے

او لم يخونوا عهده اهل العراق بنو اللكيعة
یا اہل عراق کمینی عورت کے بیٹے اپنے عہد سے انحراف نہ کرتے

لوجدتموه حين يغضب لا يعرج بالضجيعة
تم دیکھ لیتے کہ غصہ کے وقت وہ رکنے والا نہیں تھا

وقوله عبيد العصا يريد انهم لا ينقادون الا بالاذلال كما قال

ابن مفرغ الحمیری:

نہیں کرتے ابن مفرغ حمیری نے کہا ہے۔

لعبد یقرع بالعصا ٭ والحر تکفیه الملامة

غلام کے لیے لاٹھی کھٹکھٹانی باقی ہے اور شریف کو ملامت ہی کافی ہے۔

وقال جریر یہجو التیم:

تیم کی ہجو کرتے ہوئے جریر کہتا ہے۔

الا انما تیم لعمرو و مالك ٭ عبید العصا لم یرج عتقا قطینها

آل عمرو اور مالک کے تیم ڈنڈے کے غلام ہیں وہاں کا باشندہ آزادی کا امیدوار نہیں ہو سکتا۔

خطب الناس عبد الرحمن بن محمد بن الاشعث بالمربد عند ظهور امر الحجاج علیه. فقال: ایها الناس انه لم یبق من عدوكم الا كما یبقی من ذنب الوزغة تضرب به یمینا وشمالا فلا تلبث ان تموت.

عبد الرحمن بن محمد بن اشعث نے مربد میں لوگوں کو خطبہ دیا۔ جبکہ حجاج کے ساتھ اس کی لڑائی جاری تھی۔ کہنے لگا لوگو! تمہارا دشمن شکست کے قریب ہے۔ جس طرح چھپکلی کی دم کٹ جاتی ہے وہ دائیں بائیں تڑپتی رہتی ہے اور پھر جلد ہی مر جاتی ہے۔

فسمعه رجل من بنی قشیر بن كعب بن ربیعة بن عامر بن صعصعة. فقال: قبح الله هذا. یامر اصحابه بقلة الاحتراس من عدوهم ویعدهم الغرور.

بنو قشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کے ایک آدمی نے جب سنا تو کہنے لگا اللہ اس پر لعنت کرے اپنے ساتھیوں سے کہہ رہا ہے کہ دشمن کا زیادہ خطرہ دل میں نہ رکھیں اور جھوٹے وعدے کر رہا ہے۔

وروت الرواة ان الحجاج لما اخذ رأس ابن الاشعث وجه

راویوں کا بیان ہے کہ حجاج نے اشعث کو قتل کرنے کے بعد اس کا سر عبدالملک بن

Marfat.com

به الى عبد الملك بن مروان مع عرار بن عمرو بن شاس الاسدى و
مروان کے پاس عرار بن عمرو بن شاس اسدی کے ہاتھ بھیجی۔ وہ نہایت بدصورت اور
كان اسود دميما فلما ورد به عليه جعل عبد الملك لا يسأل عن شيء
سیاہ رنگ کا تھا۔ جب وہ عبد الملک کے پاس پہنچا تو جنگ کے متعلق وہ جو کچھ پوچھتا
من امر الوقيعة الا انباه به عرار في اصح لفظ واشبع قول و [illegible]
تھا، عرار نہایت فصاحت و بلاغت سے مختصر لفظوں میں کیفیت بیان کرتا [illegible]
اختصار فشفاه من الخبر وملأ اذنه صوابا وعبد الملك لا يعرفه وقد
عبد الملک اسے نہیں جانتا تھا جب اس نے دیکھا تو نہایت حقیر سمجھا [illegible]
اقتحمته عينه حين رآه فقال عبد الملك متمثلا
عبد الملک نے بطور تمثیل یہ شعر پڑھے ؎

اردت عرارا بالهوان ومن يرد [illegible] لعمري [illegible]
اس نے عرار کے ساتھ ذلت [illegible]
[illegible] ظلم کیا
وان عرارا ان يكن غير واضح [illegible]
[illegible]
[illegible] تھا

[illegible] عرار [illegible]
[illegible]
[illegible] في سروره [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ابن [illegible]

Marfat.com

بمالٍ عظیم ولم یر مثلها قطّ - فلما دُخِلَ بها علیه رأی
نے بہت زیادہ قیمت سے خریدا ہے اور اس کی نظیر موجود نہیں ہے ۔ اس نے نہایت خوبصورت
وجهها جمیلاً وخلقاً نبیلاً فالقی الیها قضیباً کان فی یده ۔
چہرے اور پسندیدہ قامت والی اسے پایا ۔ اس کے ہاتھ میں چھڑی تھی ۔ اس نے نیچے گرا
فنکست لتأخذه فرأی منها جسماً بهره - فلما
دی ۔ لونڈی اسے اٹھانے کے لیے جھکی ۔ اس نے اس کے جسم کا مشاہدہ کیا جس کے حسن
همّ بها عمه الاذن أنّ رسول
نے اسے چونکا دیا ۔ جب اس سے مجامعت کا ارادہ کیا ۔ دربان نے آکر اطلاع دی کہ
الحجاج بالباب - فاذن له ونحی الجاریة
حجاج کا ایلچی شرف باریابی چاہتا ہے ۔ اس نے اسے اجازت دی اور لونڈی کو ایک
فاعطاه کتاباً من عبدالرحمن فیه سطور اربعة ۔
طرف کر دیا ۔ اس نے عبدالرحمن کا ایک خط دیا جس میں چار سطریں تھیں مندرجہ ذیل
یقول فیها :
اشعار لکھے تھے ۔

سائل مجاور جرم هل جنیتُ لها ؛ حرباً تزیّل بین الجیرة الخُلُطِ
(اجرم کے پڑوسیوں سے پوچھ کیا میں نے ایک ایسی جنگ بپا کر دی ہے جس نے اکٹھے
ملے ہوئے، دوستوں کو جدا کر دیا ہے)

وهل سموتُ بجرّارٍ له لجبٌ ؛ جمّ الصواهل بین الجمّ والفُرُطِ
(اور کیا جم اور فرط کے درمیان میں ایک لشکر جرار چڑھا لایا ہوں جس میں بہت زیادہ شور وغل
اور گھوڑوں کی آوازیں ہیں)

وهل ترکتُ نساء الحیّ ضاحیةً ؛ فی ساحة الدار یستوقدن بالغُبُطِ
(اور کیا قبیلہ کی عورتوں کو میں نے چھوڑا ہے کہ گھر کے صحن میں دھوپ میں بیٹھ کر پالان
جلا رہی ہوں)

Marfat.com

وتحتها بیت آخر علی غیر الروی من الابیات الاول و هو :

اس کے نیچے ایک اور شعر لکھا ہے لیکن وہ پہلے کے وزن پر نہیں ہے ۔

قتل ملوک و سار تحت لوائه ۔۔ شجر العری و عراعر الاقوام

اس نے بادشاہوں کو قتل کیا اور بڑے بڑے سردار لوگ اس کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو گئے ۔

قال فکتب الیه عبد الملک کتابا و جعل فی طیه جوابا لابن الاشعث ۔

عبد الملک نے اس کے جواب میں ایک خط لکھا اور اس کے درمیان جواب ابن اشعث کا ۔

ما بال من اسعی لاجبر عظمه ۔۔ حفاظا و ینوی من سفاهته کسری

اس شخص کا کیا حال ہے جس کی ہڈی جوڑنے کی کوشش میں کرتا ہوں اور وہ اپنی بیوقوفی کی وجہ سے میری ہڈی توڑنے کی فکر میں ہے ۔

اظن خطوب الدهر بینی و بینه ۔۔ ستحمله منی علی مرکب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

و [illegible] یقتب [illegible]

[illegible]

[illegible]

و ما بینعلک [illegible]

Marfat.com

لا فی ... ن خرجتُ منه کنتُ الأمَ

نے جو شعر کہے ہیں. اگر میں اپنے نفس و قالب میں ... تو میں سب عربوں سے کمینہ اور

العرب :

نسب ... اس نے کہا ہے

قومٌ اذا حاربوا شدّوا مآزرهُم ❊ دون النساء ولو باتت بأطهار

وہ ایسے لوگ ہیں کہ جنگ کرنے کے وقت تہبند مضبوطی سے باندھ لیتے ہیں. اگرچہ وہ طہر کی

حالت میں رات بسر کریں

تما الیلة سبیل او یحکم الله بینی وبین عدو عبد الرحمن بن

اس ... سے ختم نہیں ہو سکتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ میرے اور عبد الرحمن بن

الاشعث ... فلم یقربها حتی قُتِل عبد الرحمن

اشعث کے درمیان فیصلہ کر دے. پھر عبد الرحمن بن اشعث کے قتل تک اس کے

بن الاشعث.

قریب نہیں گیا

قوله قرّی منها جسما بحری : یقال بحر اللیل اذا ستار وقق

قوله قرای منه جسما بحری میں بحر اللیل کہتے ہیں جب رات اپنی تاریکی سے

الظلمة ... بحر القمر اذا ... الارض بضائه ومن

... اسی طرح بحر القمر اس وقت بولتے ہیں جب وہ اپنی روشنی سے

... القمر ... حری

... آسمان کے درمیان پڑ گئے

ینشد فی المازنی ... بن الحارث بن کعب :

مازنی نے بنو حارث بن کعب کے ایک شخص کے یہ شعر پڑھے : ؎

والقمر الباهر السماء لقد ❊ زرنا هداد بجحفل لجب

آسمان کو روشن کرنے والے چاند کی قسم ہم نے شور و غل کرنے والے لشکر جرار کے ساتھ

Marfat.com

تسمعُ رجز الكماة بينهم ۞ قدّم واخّر وارحبي وهبي

(تم مسلح بہادروں کی ڈانٹ سنو گے "بڑھو، ہٹ، دوڑ اور ٹھہر")

من كلّ هدّارةٍ كهادية لـ رمح امون وشيظم سلبِ

(یہ الفاظ ہیں گھوڑوں کے لیے ہیں جو چھریرے، نیزے کے بالائی حصہ کی مانند باریک، مضبوط، دراز قد اور تیز رو ہیں)

وقال طفيل الغنويّ يصف كيف تُزجَرُ الخيل - فجمعه في بيت واحد:

طفیل غنوی نے کہا ہے اور وہ بیان کرتا ہے گھوڑے کو کس طرح ڈانٹا جاتا ہے سب لفظ اس نے ایک شعر میں جمع کر دیے ہیں:

وقيل اقدمي واقدم واخّ واخّري ۞ وها وهلا واصبر وقادعها هبي

آگے بڑھنے کے لیے قدمی واقدم کہا جاتا ہے۔ پیچھے ہٹنے کے لیے اخّ واخّری کہا جاتا ہے۔ ڈانٹنے کے لیے ہا، ہلا اور صبر، روکنے کے لیے ہبی کا لفظ بولتے ہیں۔

وقال ابو الحسن واجّ - ومن زجر الخيل ايضاً هقب وهقط.

ابو الحسن نے اجّ کا بھی ذکر کیا ہے۔ گھوڑے کو ڈانٹنے کے لیے ہقب و ہقط کا لفظ بھی ہے۔

وانشدني ابو عثمان المازني:

مجھے ابو عثمان مازنی نے یہ شعر سنایا:

لمّا سمعتُ زجرهم هقط ۞ علمتُ ان فارساً مُنحطّ

(جب میں نے ان کی جھڑک سنی کہ وہ ہقط کہہ کر گھوڑے کو ڈانٹتے ہیں مجھے پتہ چل گیا کہ ایک شہسوار گر پڑا ہے۔)

وقال الفرّاء هقط بالكسر والفتح ويروى هقط [illegible]

فراء کہتے ہیں ہقط کسرہ اور فتح دونوں کے ساتھ پڑھا جاتا ہے [illegible]

[illegible]

Marfat.com

وقوله بين الجثم والشرط هما موضعان باعيانهما ۔ وقوله في ساحة الدار

جثم اور شرط دو جگہوں کے نام ہیں۔ قوله في ساحة الدار يستوقدن بالغبيط

يستوقدن بالغبيط يقال فيه قولان متقاربان احدهما انهن قد يئسن

کے دو معنی ذکر کیے جاتے ہیں۔ ایک معنی تو یہ ہے کہ وہ عورتیں اب سفر سے ناامید ہو چکی ہیں

من الرحيل فجعلن مراكبهن حطبا - هذا قول الاصمعي ۔ وقال

انھوں نے اپنے پالانوں یعنی ہودجوں کو ایندھن بنا لیا ہے۔ یہ اصمعی کا قول ہے اور کچھ

غيره : بل قد منعهن الخوف من الاحتطاب والغبيط من مراكب

دوسرے اہل علم کہتے ہیں کہ خوف کی وجہ سے وہ دور چل کر ایندھن نہیں لا سکتیں۔

النساء وكذلك الحدج ۔

غبیط اور حدج ہودج جس پر عورتیں سوار ہوں۔

قال امرؤ القيس .

امرؤ القیس نے کہا ہے ؎

تقول وقد مال الغبيط بنا معا : عقرت بعيري يا امرؤ القيس فانزل

وہ کہہ رہی تھی جبکہ ہودج ہم دونوں کے ساتھ ایک جانب جھکا جاتا تھا۔ اے امرؤ القیس

تو نے میرے اونٹ کو ہلاک کر دیا ہے، نیچے اتر جا۔

فاعلمك ان الغبيط لها والمحامل انما اوّل من اتخذها الحجاج

اس سے معلوم ہوا کہ غبیط عورتوں کی سواری کہتے ہیں۔ حجاج نے سب سے پہلے محمل

ففي ذلك يقول الراجز :

کو رواج دیا۔ راجز رجزیہ اشعار کہنے والے نے کہا ہے ؎

اوّل عبد عمل المحاملا : اخزاه ربّي عاجلاً واجلا

(سب سے پہلا غلام جس نے محمل کو رواج دیا ہے خدا اسے جلد یا دیر میں رسوا کرے۔)

وقوله شجر العراء فالعراء نبتٌ يمينة ان ضمّ العين ۔ والعراء

قوله شجر العراء ۔ عرا ایک بوٹی کا نام ہے جبکہ عین مضموم پڑھی جائے گی ۔ اور

Marfat.com

مدحور و ذ وجہ الارض ۔ قال اللہ عز وجل لَنُبِذَ بالعراءِ و ھو مذموم
مراد مدحور سطح زمین کو کہتے ہیں۔ اللہ عز وجل نے فرمایا ہے اسے سطح زمین پر پھینک دیا گیا

و قال الھذلی :

جبکہ مذموم تھا۔ ہذلی نے کہا ہے۔

رفعتُ رِجلاً ما اخافُ عثارھا ۞ و نبذتُ بالبلد العراء ثیابی

میں نے وہ قدم اٹھایا جس کے پھسلنے کا مجھے ڈر نہ تھا۔ اور خالی برباد شہر میں میں نے اپنے کپڑے پھینک دیے۔

و ھذا التفسیر و الانشاد عن ابی عبیدۃ :

یہ تفسیر اور شعر ابو عبیدہ سے مروی ہے۔

قولہ دون النساء و لو باتت باطہار ۔ معناہ ان یجتنبہا فی طہرھا

قولہ دون النساء و لو باتت باطہار۔ اس کا معنی یہ ہے کہ اپنی عورتوں

و ھو الوقت الذی یستقیم لہ غشیانہا

سے طہر میں بھی مجامعت سے اجتناب کرتا ہے۔ حالانکہ اس حالت میں ان سے جماع کرنا

فیہ ۔ و اھل الحجاز یرون الاقراء الطہر ۔ و اھل العراق یرونہا الحیض

درست ہے۔ اہل حجاز اقراء کا معنی طہر کرتے ہیں اور اہل عراق حیض کو کہتے ہیں اور

و اھل المدینۃ یجعلون عدد النساء و یحتجون بقول الاعشی :

اہل مدینہ عورتوں کی مدت طہر کو قرار دیتے ہیں۔ اور اعشی کے اس قول سے حجت پکڑتے ہیں۔

و فی کل عام انت جاشم غزوۃ ۞ تشد لاقصاھا عزیم عزائکا

ہر سال میں تو جنگ کی مصیبت برداشت کرتا ہے اور دور دراز کی جنگ کے لیے مضبوط کمر کو کس لیتا ہے۔

مورثۃ مالاً و فی الحی رفعۃ ۞ لما ضاع فیہا من قروء نسائکا

جو تجھے مال کا وارث بناتی ہے اور قبیلہ میں عزت و رفعت کا باعث ہے اس لیے کہ تیری عورتوں کے طہر اس میں ضائع ہوتے ہیں۔

Marfat.com

قوله ولو بانت باظهار. فلو. سذہ فی الکلام ان تدل علی

قولہ ولو بانت باظہار اصل میں لَو کسی شے کے عدم وقوع پر دلالت کرتا ہے

وقوع الشیء لوقوع غیرہ ، تقول: لوجئتنی لاُعطیتُک . و

دوسری شے کے عدم وقوع کی وجہ سے تو کہے گا کہ اگر تو میرے پاس آتا میں تجھے دیتا.

لو کان زیدٌ ھناك لضربتُہ . ثم تتبّعُ فتصیر فی معنی اِنّ

اگر زید یہاں ہوتا تو میں اس کو مارتا. پھر اس کے معنی میں وسعت پیدا کردی گئی اور

الواقعۃ للجزاء . تقول انتَ لاُنکرمُنی و لو

ان کا وہ معنی پیدا کیا گیا جو جزاء کے لیے آتا ہے تو کہے گا تو میری عزت نہیں کریگا اگرچہ

اکرمتُک . تدید وان اکرمتُک .

میں تیری عزت کروں. یہاں ولو اکرمتُک ، ان اکرمتُک کے معنی میں ہے

قال اللہ عزوجل : وما انتَ بمؤمنٍ لنا ولوکُنّا صادقین . فامّا

اللہ عزوجل فرماتے ہیں تو ہماری تصدیق نہیں کرے گا اگرچہ ہم سچے ہوں. لیکن

قولہ عزوجل : فَلَن یُّقبَلَ مِن اَحَدِھِم مِلءُ الاَرضِ ذَھَبًا وَّلَوِ

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے فلن یقبل من احدھم ملءُ الارض ذھبًا ولو

افتدٰی بِہٖ . فان تاویلہ عند اھل اللغۃ لایُقبل بہ ان یتبرّا و

افتدی بہ. اس کا معنی جو اہل لغت بیان کرتے ہیں. اگر وہ نیکی کی نیت سے خرچ کرے

ھو مقیم علی الکفر ولایُقبل ان افتدی بہ.

جبکہ وہ کفر پر ثابت ہو قبول نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اس کا فدیہ قبول کیا جائے گا.

فلو فی معنی اِنْ . و انّما منع لو ان تکون من حروف المجازاۃ فتجزم

لَو، اِن کے معنی میں ہے لیکن لَو کو حروف مجازہ د حروف شرطیہ میں شمار نہیں کیا جائے گا

کما تجزم اِنْ ، انّ حروف المجازاۃ انما تقع لما

اور وہ نہ جزم دیتا ہے جیسا کہ وہ جزم دیتے ہیں. کیونکہ حروف مجازات ایسے افعال پر

یَقَع . ویصیر الماضی معھا فی معنی

المستقبل تقول: ان جئتنی اکرمتک وان قعدت عنی زرتک
مضارع کا معنی دیتے ہیں جیسے ان جئتنی اکرمتک وان قعدت عنی زرتک
فهذا لم یقع وان کان لفظه لفظ الماضی لما احدثته
ابھی اس کا وقوع نہیں ہوا۔ اگرچہ فعل ماضی ہے کیونکہ اس میں اِنْ نے اپنا عمل کیا ہے ای
فیه إن. وکذا: متی اتیتنی اتیتک. ولو تقع فی معنی الماضی. تقول
طرح متی اتیتنی اتیتک. جبکہ لو ماضی کے معنی کے لیے آتا ہے جیسے اگر تو کل
لو جئتنی امس لصادفتنی. ولو رکبت الی امس لالفیتنی.
میرے پاس آتا مجھے مل لیتا۔ اگر کل تو سوار ہو کر میرے پاس آتا تو مجھ سے ملاقات کر لیتا
فلذلک خرجت من حروف الجزاء فاذا ادخلت معها لا صار
اس لیے اسے حروفِ جزا میں شمار نہیں کیا گیا۔ جب اس پر لا داخل ہو جائے تو اس کا
معناها ان الفعل یمتنع لوجود غیره فهذا خلاف ذلک المعنی
معنی ہو جاتا ہے کہ فعل غیر کے وجود کی وجہ سے رک گیا ہے یہ اس کے معنی کے خلاف
ولا تقع الا علی الاسماء ویقع الخبر محذوفا لانه لا یقع فیها
ہے اور اسماء پر ہی استعمال ہوتا ہے اور خبر محذوف ہوتی ہے کیونکہ اس میں واقع ہوتا
الاسم الا وخبره مدلول علیه فاستغنی عن ذکره. لذلک
ہے وہ خبر کے حذف پر دلالت کرتا ہے اس لیے اس کو ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ جیسے
تقول: لولا عبد الله لضربتک والمعنی فی هذا المکان
تو کہے گا لولا عبد الله لضربتک اور معنی یہ ہے فی هذا المقام من قرابتک
من قرابتک او صداقتک. او نحو ذلک. فهذا معناها فی هذا
او صداقتک یعنی اگر عبد اللہ اس جگہ ہوتا تو میں تجھے مارتا۔ اس جگہ اس کا یہ معنی ہے
الموضع ولها موضع آخر تکون فیه علی غیر هذا المعنی. وهی لولا تتنی
ایک دوسری جگہ اس کا ایک دوسرا معنی ہوتا ہے اور وہ لولا ہے۔ جو ہلا کے
تقع فی معنی هلا التی للتحضیض. ومن ذلک قوله: لولا اذ

سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا - اى هلّا - وقال تعالى
جب تم نے اس کو سنا ایماندار مردوں اور عورتوں نے نیک گمان نہ کیا۔ یہاں لولا - هلّا کے
لَوْ لَا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ - فهذه
معنی میں ہے۔ اسی طرح فرمایا: لولا ينهاهم الربانيون والاحبار۔ اس کے ساتھ
لا يليها الا الفعل وانّما للامر والتخصيص مظهرًا او مضمرًا - كما قال:
بیشہ فعل آتا ہے کیونکہ وہ امر اور تخصیص کے لیے خواہ ظاہر ہو یا مضمر جیسے شاعر نے کہا اور
نُسِبَ لجرير وقيل للاشهب بن رُمَيْلَة -
یہ اشعار جریر کی طرف منسوب کیے گئے ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ اشہب بن رمیلہ کے ہیں۔
تعدّون عقر النيب افضل مجدكم ٭ بني ضوطرى لولا الكمي المقنعا
اے کمینی عورت کے بچو تم بوڑھی اونٹنیاں ذبح کرنا عزت تصور کرتے ہو۔ مسلح بہادر کیوں
تیار نہیں رکھتے؟

اى هلّا تعدّون الكمي المقنعا ولولا اولى لا يليها الّا الاسم
اس میں بھی لولا - هلّا کے معنی میں ہے۔ پہلے لولا کے ساتھ اسم آتا ہے جیسا کہ میں
على ما ذكرت لك - ولا بدّ فى جوابها من اللام او معنى اللام - تقول:
پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ ضروری ہے کہ اس کے جواب میں لام داخل ہو یا لام کا معنی ہو۔ جیسے
لولا زيدٌ فعلتُ والمعنى لفعلتُ -
لولا زيدٌ فعلتُ معنی ہے لفعلتُ -

وزعم سيبويه ان زيدًا من حديث لولا - واللام والفعل حديث
سیبویہ کا خیال ہے کہ لولا کے ضمن میں زید، لام اور فعل کا باہمی ربط لولا کی وجہ سے
معلّقٌ بحديث لولا وتأويله انّه للشرط الذى وجب من اجلها -
ہے۔ اس کا معنی یہ ہے کہ یہ شرط کی وجہ سے واجب ہوئی ہے۔ اگر نہ ہو تو اس کے بعد اسم
وامتنع لحال الاسم بعدها ولو بغير لا، لا يليها الّا الفعل مضمرًا او مظهرًا الّا انّها
آئے لا کے بغیر لو پر فعل مضمر یا مظہر داخل ہوتا ہے کیونکہ وہ دوسرے حروف کی طرح

Marfat.com

تشارك حروف الجزاء في ابتداء الفعل وجوابه تقول لوجئتني لاعطيتك فهذا
فعلوں پر داخل ہوتا ہے تو کہے گا لوجئتني لاعطيتك یہاں فعل ظاہر ہے۔ اور فعل مضمر
ظهور الفعل واضماره. قوله عزوجل: قُلْ لَوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَائِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْ. و
جیسے اللہ عزوجل کا فرمان: لو انتم تملكون خزائن رحمة ربي۔ اس کا معنی
المعنى - والله اعلم لو تملكون انتم. فهذا الذي رفع انتم. ولما
اس طرح ہوگا والله اعلم لو تملكون انتم۔ اس نے انتم کو مرفوع کہا ہے اور جب
أضمر ظهر بعده ما يفسره.
وہ مضمر ہوگیا اس کے بعد ظاہر ہوگیا جو اس کی تفسیر کرتا ہے۔

ومثل ذلك لو ذات سوار لطمتني اراد لو لطمتني ذات سوار
اور اس کی مثال ہے لو ذات سوار لطمتني یہاں بھی لو لطمتني ذات سوار

ومثله قول المتلمس:
مجھے کوئی کنگن پہننے والی آزاد عورت تھپڑ مارتی۔ متلمس نے کہا ہے ۔

ولو غير اخوالي ارادوا نقيصتي ... جعلت لهم فوق العرانين ميسما
اگر میرے ماموں کے علاوہ میری تذلیل کا ارادہ کرتے تو میں ان کی ناک پر نشان لگا دیتا۔

وكذلك قول جرير:
اسی طرح جریر کا قول ہے ۔

لو غيركم علق الزبير بحبله ... أدّى الجوار الى بني العوام
اگر تمہارے علاوہ زبیر کسی کے ساتھ تعلقات استوار کرتا تو وہ عوام کی طرف ہمسائیگی کا حق
ادا کر دیتا۔

فنصب بفعل مضمر - يفسر ما بعده لانه بالفعل
اس نے فعل مضمر کے ساتھ منصوب کر دیا ہے۔ ما بعد اس کی تفسیر بیان کرتا ہے۔ اصل
وهو في التمثيل لو علق الزبير غيركم. وكذلك كل شئ للفعل نحو
میں اس طرح تھا لو علق الزبير غيركم اسی طرح ہر شئے جو فعل کے لئے ہو۔ جیسے

Marfat.com

الاستفهام والامر والنہی ۔ وحروف الفعل نحو اذا وسوفَ ۔ وکذا وقع ھنا
استفہام ۔ امر ۔ نہی ۔ اسی طرح حروف فعل جیسے اذا اور سوفَ ۔ اسی طرح یہاں اذا
اذا دسوف ۔ ولم یذکر سیبویہ مع سوف الا قد وھو الصحیح ۔ وھذا
اور سوف کا ذکر ہے سیبویہ نے سوف قد کے ساتھ ذکر کیا ہے جو کہ صحیح ہے اور
مشروح فی کتاب المقتضب علی حقیقۃ الشرح ۔
اسے کتاب المقتضب میں تفصیل کے ساتھ ذکر کر دیا گیا ہے ۔

واما قولہ و عراعرُ الاقوام فمعناہ رُؤس الاقوام الواحد عرعرۃ
قولہ و عواعر الاقوام اس کا معنیٰ قوموں کے سردار ہیں ۔ اس کی واحد عرعرۃٌ
وعرعرۃ کل شیٍٔ اعلاہ ۔
ہے اور عرعرہ ہر شے کے اعلیٰ حصے کو کہتے ہیں ۔

ومن ذلک کتاب یزید بن المھلب الی الحجاج بن یوسف : وان
اس میں سے یزید بن مہلب کا خط ہے جو اس نے حجاج بن یوسف کو لکھا ۔ اس
العدو نزل بعُرعُرۃ الجبل ونزلنا بالحضیض ۔ فقال الحجاج
میں لکھا تھا کہ اللہ کا دشمن پہاڑ کی چوٹی پر اترا ہے اور ہم پست زمین میں فروکش ہیں حجاج
لیس ھذا من کلام یزید ۔ فمن ھناک ؟ قیل یحیی بن یعمر ۔ فکتب الی
کہنے لگا کہ یزید کا کلام معلوم نہیں ہوتا ۔ وہاں کون ہے ۔ کہا گیا ۔ یحیٰی بن یعمر ۔ اس نے یزید
یزید ان یشخصہ الیہ ۔
کی طرف لکھا کہ اسے میرے پاس روانہ کرو ۔

زعم التوزیّ قال قال الحجّاج لیحیی بن یعمر یومًا ۔ اتُسمعُنی اَلحَنَ
توزی کا خیال ہے کہ ایک دن حجاج نے یحیٰی بن یعمر سے کہا تم نے سنا ہے کہ کبھی میں
قال : الامیر افصح من ذلک ۔ قال فاعاد علیہ القول ۔ واقسم
لحن کرتا ہوں یا نہیں وہ کہنے لگا آپ تو بہت فصیح ہیں ۔ اس نے دوبارہ تاکیدًا کہا ۔ یحیٰی
علیہ فقال یحیی نعم تجعل اَنّ مکان اِنّ ۔ فقال لہ ارحل عنّی ولا تجاورنی ۔

Marfat.com

قال ابو العباس: هذا على ان يزيد لم تؤخذ عليه زلة فى لفظ الا

ابو العباس کہتے ہیں۔ یزید نے ایک مرتبہ اس کی غلطی پکڑی تھی۔ اس نے ایک مرتبہ

واحدة فانه قال على المنبر وذكر عبد الحميد بن عبد الرحمن بن زيد بن الخطاب

منبر پر خطبہ دیتے ہوئے عبد الحمید بن عبد الرحمن بن زید بن خطاب کا ذکر کیا وہ کہنے لگا یہ

فقال هذه الضبعة العرجاء فاسندت عليه عندنا ان لانثى من الضبع. و

لنگڑی مادہ بجو ہے ... بجو کو ضبع کہتے ہیں ... ضبعان۔

يقال للمذكر ضبعان فاذا جمع قيل ضبعان واذا جمع على ...

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

كلّ جارٍ ظلّ مغتبطا ÷ غير جيراني بني جبلة

(ہر پڑوسی میرے پڑوسیوں میں سے بنو جبلہ کے سوا سب خوش ہیں)

خرّقوا جيب فتاتهم ÷ لم يبالوا حرمة الرجلة

(انھوں نے اپنی نوجوان لڑکی کا دامن پھاڑ دیا اور عورت کی حرمت کا بھی لحاظ نہ کیا)

ولا يقال للناقة والجمل جملان ولا يقال للبقرة والثور

ناقہ یعنی اونٹنی اور جمل دونوں کو جملان نہیں کہہ سکتے اسی طرح بقرہ (گائے) اور

ثوران لاختلاف الاسمين

ثور (بیل) کو ثوران نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ مؤنث اور مذکر کے لیے الگ الگ نام موجود

وانما يكون ذلك فيما ذكرنا الا في قول من قال للانثى

ہیں۔ ایسا اس وقت ہوتا ہے جس کا ہم نے ذکر کر دیا ہے۔ ہاں جو لوگ گائے کو ثورة

ثورة قال الشاعر:

کہتے ہیں وہ کہہ سکتے ہیں۔ شاعر نے کہا ہے ؎

جزى الله فيها الاعورين ملامة ÷ وعبدة ثفر الثورة المتضاجم

اللہ تعالیٰ اعورین کو اور عبدۃ کو جو گائے کا فراخ فرج ہے ذلیل کرے۔

قال ابو الحسن المتضاجم المتسع۔

ابو الحسن کہتے ہیں متضاجم کا معنی فراخی ہے۔

Marfat.com

سپر گائیڈ سیریز

سپر او۔ٹی گائیڈ

فاضل عربی، اردو اور فاضل فارسی کرنے کے بعد آپ او۔ٹی کا امتحان دے سکتے ہیں۔ او۔ٹی کرنے کے بعد ٹیچر حضرات کافی اچھا گریڈ حاصل کر سکتے ہیں۔ او۔ٹی کے طلبہ کی سہولت کے پیش نظر ہمارے ادارے نے او۔ٹی گائیڈ شائع کر دی ہے۔ اس کے مطالعہ کے بعد طلبہ مزید کسی کتاب کے مطالعہ کی ضرورت محسوس نہ کریں گے اور یہ گائیڈ انشاء اللہ طلبہ کی کامیابی کی ضامن ہوگی۔ قیمت ۔۔۔۔ ۳۶

اردو معلے برائے فاضل اردو ۔۔۔۔ ۱۰ — تدریس فارسی برائے فاضل فارسی ۔۔۔۔ ۱۰

ستارہ پارے ۔۔۔۔ ۴۵ — نصاب سالانہ پرچے ۔۔۔۔ ۹

سپر فاضل عربی گائیڈ

اس گائیڈ میں فاضل عربی کے مکمل چھ پرچے شامل ہیں۔ [illegible] حماسہ [illegible] مفضلیات [illegible] تاریخ ادب عربی، مقدمہ ابن خلدون [illegible] تاریخ اصول حدیث [illegible] امتحانات کے قریب جب طلبہ زیادہ مطالعہ سے گھبرا جاتے ہیں تو ایسے وقت میں سپر گائیڈ ان کی رہنمائی کرے گی اور ہر قسم کی بنیادی معلومات اہم سوالات امتحان کے دنوں میں تیاری [illegible] پرچے حل کرنے کا مربوط طریقہ [illegible] کے مطالعہ کے بعد سپر گائیڈ کا مطالعہ [illegible] آپ کی کامیابی کا ضامن ہوگا۔ قیمت ۔۔۔۔ ۶۰

حل شدہ پرچے فاضل عربی ۱۹۸۵ء تا حال

سپیشل سپر گیس پیپرز فاضل عربی ۔۔۔۔ ۶۰

شیخ محمد بشیر اینڈ سنز
جلال الدین ہسپتال، اردو بازار، لاہور

Marfat.com

فاضل عربی کیلئے ہمارے ادارے کی معہ ترجمہ کتب و خلاصے

دیوانِ حماسہ ترجمہ مولانا ذوالفقار علی دیوبندی -/۲۰ ترجمہ محمد امین کھوکھر -/۲۷	**دیوانِ المتنبی** ترجمہ مولانا ذوالفقار علی دیوبندی -/۱۵ ترجمہ محمد امین کھوکھر -/۲۰	**دیوانِ حسان** ترجمہ مولانا محمد بشیر صدیقی -/۶ ترجمہ محمد امین کھوکھر -/۶
مفضلیات ترجمہ مولانا محمد بشیر صدیقی -/۴ ترجمہ محمد امین کھوکھر -/۶	**محیط الدائرہ** ترجمہ علامہ محمد شفیع -/۲۲ تلخیص محمد امین کھوکھر -/۴	**العبرات، معہ اعراب** ترجمہ محمد امین کھوکھر -/۳۹
اسرار البلاغت تلخیص محمد یٰسین قصوری -/۴ تلخیص محمد امین کھوکھر -/۶	**مقاماتِ حریری** ترجمہ مولانا افتخار علی -/۲۴ تلخیص محمد امین کھوکھر -/۶	**الکامل للمبرد** ترجمہ مولانا اخیار اللہ -/۱۵ ترجمہ محمد امین کھوکھر -/۱۵
تاریخ ادب عربی تلخیص ڈاکٹر غلام جیلانی -/۳۰	**مقدمہ ابن خلدون** تلخیص عبدالصمد صارم -/۱۰ تلخیص محمد امین کھوکھر -/۴	**محاضرات** تلخیص بشیر احمد تمنا -/۱۸ تلخیص محمد امین کھوکھر -/۴
تفسیر بیضاوی [illegible] ترجمہ محمد امین کھوکھر -/۳۹ تلخیص محمد ولی اللہ منصور -/۹	**جواہر العلوم** تلخیص محمد امین کھوکھر و محمد یٰسین قصوری -/۸	**مؤطا امام مالکؒ** تلخیص محمد امین کھوکھر -/۱۵
تاریخ و اصول حدیث اسرار الرحمٰن بخاری وحید اللہ انجم -/۱۰	**تاریخ و اصول تفسیر** تلخیص محمد طفیل -/۱۰ تلخیص محمد امین کھوکھر -/۴	**ہدایہ (تلخیص)** محمد طفیل -/۲۱
حجۃ اللہ البالغہ (تلخیص) ڈاکٹر غلام جیلانی -/۱۸	**تاریخ فلاسفۃ الاسلام** تلخیص عبدالاعلیٰ رحمانی -/۸	**تاریخ الفقہ** تلخیص محمد طفیل -/۱۰
میر عربک گرامر مکمل چھ پرچے محمد امین کھوکھر و محمد یٰسین قصوری -/۳۶	**حل شدہ پرچے** ۱۹۸۶ - تا حال -/۲۷	**سپر فاضل عربی گائیڈ** نیا ایڈیشن -/۶۶

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com